بسم اللہ الرحمن الرحیم

طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ (الحدیث)

اربعین

فی

فضائلِ علمِ دین

مؤلفہ

مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی

مہتمم دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ (رجسٹرڈ) خطیب جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی

شعبہ نشر و اشاعت

دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ (رجسٹرڈ) منگلا کالونی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ (الحدیث)

اربعین

فی

فضائلِ علمِ دین

مؤلفہ

مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی

مہتمم دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ (رجسٹرڈ) خطیب جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی

شعبہ نشر و اشاعت

دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ (رجسٹرڈ) منگلا کالونی

نام کتاب ——— اربعین فی فضائل علم دین

مؤلف ——— حافظ محمد زمان نقشبندی منگلا ڈیم

مصححان ——— شیخ الصرف والنحو مولانا حافظ نذیر احمد صاحب
منڈی بہاؤالدین و
چوہدری محمد اکرم وڑائچ ساروکی گجرات

کتابت ——— حافظ محمد نذیر خوشنویس ساگری (جہلم)

ترتیب و اہتمام ——— بشارت اقبال زرتاش منگلا کالونی

مطبع ———

سال طباعت ——— ماہ رمضان ۱۴۱۰ھ بطابق اپریل ۱۹۹۰ء

صفحات ——— ۱۲۸

ناشر ——— انجمن جلالیہ نقشبندیہ منگلا کالونی ضلع جہلم

قیمت ——— 120

تقسیم کار ——— مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور


بسم الله الرحمن الرحيم

اِسے

خُود پڑھیئے

اور

دُوسروں کو پڑھائیے

بفیضانِ نظر

استاذ العلماء والفضلاء جلال الملّت والدین شیخ الاسلام والمسلمین حافظ الحدیث والقرآن پیر طریقت رہبر شریعت مفتیٔ اعظم پیر سیّد

محمد جلال الدین شاہ رحمت اللہ علیہ

دربار عالیہ بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤالدین

میں اپنی اس ناچیز مساعی کے ثواب کو جو اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے مجھے عطا فرمائے۔

اپنی **والدہ ماجدہ** مرحومہ مغفورہ متوفیہ اکتوبر ۱۹۵۱ء کی روح پُر فتوح کو نذر کرتا ہوں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْھَا۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْھَا

بِجَاہِ یٰسٓ وَطٰہٰ

غمِ دیں خور کہ غم غمِ دیں است

غم دین کا کھا اس لئے کہ دین کا غم ہی غم ہے

ہمہ غمہا فروتر ازیں است

باقی تمام غم اس غم سے گھٹ کر ہیں

غمِ دنیا مخور کہ بیہودہ است

غم دنیا کا نہ کھا کیونکہ بے فائدہ ہے

ہیچکس در جہاں نیاسودہ است

جہاں میں کوئی آسودہ نہیں ہے

چونکہ اس کتاب میں منتخب چالیس۴۰ حدیثوں سے علم دین کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس لئے چالیس حدیثوں کی فضیلت پیشِ خدمت ہے۔

حدیث

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روائت ہے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ حداس علم کی کیا ہے۔ جہاں انسان پہنچے تو عالم فقیہہ ہو۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْھًا وَکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَافِعًا وَّشَھِیْدًا۔ مشکوٰۃ باب العلم صـ۳۶

حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت پر چالیس احکامِ دین کی حدیثیں حفظ کرے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ فقیہہ اٹھائے گا اور قیامت والے دن میں اس کا شفیع وگواہ ہوؤنگا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی زید مجدہ ایک مردِ مجاہد ہیں۔ تبلیغِ دین کا کوئی بھی راستہ اور اصلاحِ اُمّت کی کوئی شاہراہ ایسی نہیں جس پر انہوں نے سفر نہ کیا ہو۔

دینی تعلیمی ادارے کے قیام سے تصنیف و تالیف تک علامہ موصوف متحرک، مُستعد اور جذبۂ خدمت سے سرشار نظر آتے ہیں۔

علامہ حافظ محمد زمان نقشبندی مدظلہ نے جہاں کئی دیگر علمی کتب کا تحفہ علمی پیاس بجھانے والوں کو دیا ہے۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارک سے "اربعین" کی فضیلت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے علم دین کی فضیلت پر نہ صرف چالیس احادیث مبارکہ کو جمع کیا بلکہ ان احادیث کے ضمن میں فوائد کے نہایت قیمتی موتی بھی عطا کئے ہیں۔

علم دین کی فضیلت سے کون عقلمند شخص انکار کر سکتا ہے۔ دین ایک ایسی شاہراہ ہے جس پہ سفر کئے بغیر آخرت کی منزل حاصل کرنا ناممکن ہے۔

اس لیے علامہ حافظ محمد زمان نقشبندی کی یہ کاوش (فضائلِ علمِ دین) نہایت اہم اور مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ زید مجدہ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور آپ کی اس کاوش کو امتِ مسلمہ کے لیے ذخیرہ نافعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

مولانا محمد صدیق ہزاروی
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ۔ لاہور

۷ مئی ۲۰۰۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری محمد زمان نقشبندی صاحب مدظلہ العالی

جناب عالی!

گذارش یہ ہے کہ میں نے آپ کی تصنیف لطیف اربعین فی فضائل علم دین پڑھی، پڑھ کر دل کو نہایت ہی سکون ہوا اور ایمان کی شمع مزید روشن ہوئی۔ عرض یہ ہے کہ میں بھی تشنگانِ علم دین میں سے ایک علم کا پیاسا طالب علم ہوں۔ بحمدہٖ تعالیٰ میں نے سال دوم کی کتب پڑھ لی ہیں۔ جن میں قانونچہ کھیوالی، کتاب الصرف، ابواب الصرف، صرف بہائی، میزان الصرف، نحو میر، شرح مائۃ عامل، ہدایۃ النحو، تیسیر المنطق، نور الایضاح یہ تمام کتب ہیں۔

میں نے خط اس لیے لکھا ہے کہ میں غریب طالب علم ہوں، بار بار آنے کی میرے پاس طاقت نہیں، اگر آپ اجازت عنایت فرمادیں تو میں ایک ہی دفعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

آپ اپنا قیمتی وقت نکال کر میرے اس خط کا جواب عنایت فرمادیں۔ جناب کی مجھ پر بہت کرم نوازی ہو گی۔

میرا پتہ

متعلم محمد عمر مدرسہ جامعہ رسولیہ شیرازیہ

شعبہ درس نظامی

نزد چوک سردار چپل بلال گنج امیر روڈ

لاہور شریف

۷۸۶

جناب قابل احترام مولانا حافظ محمدؐ زمان نقشبندی صاحب

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

اس دفعہ بھی مورخہ ۹۰/۱/۸ کو ہمارے ادارہ میں عید میلادالنبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نہایت عقیدت و احترام سے منائی گئی۔ مہمانِ خصوصی جناب صوفی محمد رفیق نقشبندی صاحب بانی ومہتمم جامعہ بوستان العلوم نقشبندیہ کڈیالہ تحصیل بھمبر تھے انہوں نے تحفہ کے طور پر ہمارے ادارہ کی لائبریری میں آپ کی کتاب فضائل علم دین دی۔ میں نے بڑے شوق سے پڑھی۔آپ نے ماشاء اللہ بہت اچھی کتاب لکھی ہے اور بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور ہم سب مسلمانوں کو اسلام کے مطابق چلنے کی توفیق دے۔ تو عرض یہ ہے کہ آپ نے جو کتاب (فضائل صلوٰۃ وسلام) عصرِ حاضر میں لکھی ہے وُہ درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

ہدیہ معلوم نہیں ورنہ بھیج دیتا۔ انشاء اللہ کتاب ملنے پر ضرور بھیجوں گا۔

پتہ: شوکت علی قادری محمودی

مدرس گورنمنٹ مڈل سکول کانگڑہ شرقی

تحصیل بھمبر ڈاکخانہ کانگڑہ پوسٹ کوڈ نمبر ۱۰۰۳۱

اگر کوئی غلطی ہو تو معذرت چاہتا ہوں۔

فقط والسّلام

دُعاگو شوکت علی

۷۸۶
۹۲

محترم و مکرّم مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی صاحب زید مجدہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا ارسال کردہ رسالہ "مبارک الاربعین فی فضائل علم الدین موصول ہوا، اس کے ساتھ ہی دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ، منگلا کالونی کی رپورٹ موصول ہوئی، یہ معلوم کرکے دلی مسرّت ہوئی کہ آپ کے دارالعلوم نے مختصر عرصے میں خاصی کامیابی حاصل کی ہے، مولائے کریم جلّ شانہ اس ادارے کو دن دُونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ آپ موجودہ دَور کے تقاضے کے مطابق لٹریچر کی اہمیت کا بھرپور احساس رکھتے ہیں۔ اس قسم کے رسائل مسلسل شائع کرتے چاہئیں اس سے ایک تو ادارے کا تعارف ہوگا دُوسرا دین کا پیغام مؤثر انداز میں لوگوں تک پہنچے گا۔ مولائے کریم آپ کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور باعثِ ترقیٔ درجات بنائے۔

والسّلام

مولانا محمد عبدالحکیم شرف

قادری نقشبندی

۳۰ جولائی ۱۹۹۰ء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِيۡمِ

دیگر موضوعات کی طرح فضیلتِ علم و علماء پر بھی لکھنے والوں نے بہت کچھ لکھا جس میں سے کچھ زیورِ طبع سے آراستہ ہوا اور کچھ بوجوہ منصہ شہود پر نہ آسکا مگر ہر لکھنے والے کا اپنا انداز اور اپنا اسلوب ہوتا ہے۔ "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است"

حضرت علامہ مولٰنا حافظ پیر محمد زمان نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ مہتمم دارالعلوم جیلانیہ نقشبندیہ و خطیب جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگا کالونی عمدہ خطیب کہنہ مشق مدرس، عالمی مبلغ ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین مصنف و مؤلف بھی ہیں۔ آپ کی متعدد درسی و غیر درسی تصنیفات و تالیفات شائع ہو کر عوام و خواص میں مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ پیشِ نظر کتاب "فضائلِ علمِ دین" فضیلتِ طالب علم اور فضیلت عالمِ دین سے متعلق چالیس احادیثِ نبویہ کا انتخاب فرمایا۔ ہر حدیث کے ترجمہ اور تشریح کے علاوہ اسماء الرجال پر بھی بحث کی ہے۔ اور دیگر متعدد فوائد بھی ذکر فرماتے ہیں۔

اندازِ بیاں نہایت سادہ، سہل اور عام فہم ہے اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو ان کے لیے ذخیرہ آخرت اور مسلمانوں کے لیے نافع اور راہنما بنائے! آمین

مولانا حافظ محمد عبد الستار سعیدی
ناظم تعلیمات
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری
گیٹ لاہور

فہرست

۷۸۶
۹۲

پیشِ لفظ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہِ الکریم
امّابعد
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون ط
تم فرماؤ! کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان ۔ پارہ ۲۳ ۔ رکوع ۱۵ ۔ سورۃ الزمر

جاننا چاہیئے!

کہ اس دنیا کے اندر بے شمار عہدے ہیں ۔ ان گنت عُلوم و فنون ہیں ۔ مختلف اوصاف کے لوگ مالک ہیں ۔ کسی کو امانت ملی ۔ کسی کو وزارت ۔ کسی کو صدارت کسی کو بادشاہت ملی ۔ اور کسی کو مال و اولاد ، جائیداد ملی ۔ کسی کو حسن و جمال ملا ۔ اور کسی کو قوت و طاقت ملی ۔

غرضیکہ

ان تمام خوبیوں اور وصفوں سے اللہ تعالیٰ کو پسند آیا ۔ تو ایمان اور علم کا مقام پسند آیا ۔

قرآنِ کریم میں ارشادِ گرامی ہے

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں اور علم والوں کے درجے بلند فرمائے گا۔

فائدہ۔ اس فرمانِ عالیشان سے معلوم ہوا۔ کہ دنیا و آخرت سے ایمان اور علم کا درجہ بلند و بالا ہے۔

چنانچہ دیکھ لیجئے

- حضرت آدم علیہ السلام کا درجہ فرشتوں پر علم ہی کی وجہ سے بلند ہوا۔ قرآن حکیم پ اول
- حضرت خضر علیہ السلام کا مرتبہ اللہ تعالیٰ نے علم لدنی سے بلند فرمایا۔ قرآن حکیم پ ۱۶
- حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم تعبیر سے نوازا ″ ″ پ ۱۲
- حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زرہ سازی کا علم عنایت فرمایا۔ قرآن حکیم
- حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جانوروں کی بولیوں کو سمجھنے کا علم عطا فرمایا۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تورات انجیل کا علم عطا فرمایا۔ قرآن حکیم

اور ہمارے حضور پُر نور شافع یومُ النشور صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے ماکان ومایکون کا بیان سکھایا۔ قرآن مجید پ ۲۷

یعنی کائنات کے ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ ہر خشک و تر کا اندھیرے اجیالے کا علم عطا فرمایا۔

فائدہ:۔ پتہ چلا اللہ تعالیٰ جس کسی کو بلند درجے تک پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے علم کی دولت سے نوازتا ہے۔ پھر علم کی بدولت اللہ تعالیٰ اس کو مراتبِ علیٰ تک پہنچاتا ہے۔

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ

ترجمہ علم (دین) حاصل کرو اگرچہ وہ چین میں ہو

یعنی۔ علم دین حاصل کرنے کے لئے تمہیں چین تک جانا پڑے۔ تو جاؤ مگر علم دین حاصل کرو۔

یہ ہے علم دین کا مقام

درمختار میں ہے۔ "اَلْعِلْمُ وَسِيْلَةٌ اِلٰی كُلِّ فَضِيْلَةٍ"۔

یعنی علم ہر فضیلت کا وسیلہ ہے۔

طحطاوی میں ہے۔ "اِنَّمَا الْعِلْمُ لِاَرْبَابِهٖ وَلَايَةٌ لَيْسَ لَهٗ عَزْلٌ"

علم والوں کے لئے علم وہ منصب دائمی ہے۔ جس کے لئے معزولی نہیں۔ سو ہمیں یہ چاہیئے۔ کہ ہم اگر حافظ، قاری عالم نہ بن سکیں۔ تو کم از کم بقدر ضرورت علم دین حاصل کریں۔ قرآن پڑھیں، سمجھیں۔ اپنے بچوں بچیوں کو دینی تعلیم ضرور دلوائیں جب کہ ہم اس سے بہت دور ہیں۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کتاب میں فضیلتِ علم دین پر بات کی گئی ہے۔ اس میں ایک باب ہے۔ اس کی چار فصلیں ہیں اس مناسبت پر کہ مرسل بھی چار، کتابیں بھی چار جلیل القدر فرشتے بھی چار۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے یار اصحاب چار رض، صاحبزادیاں چار شریعت اور طریقت کے طریقے بھی چار چار لفظ اللہ کے حروف چار اور لفظ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے حروف بھی چار۔ اس کی چار فصلیں بنائیں۔

پہلی فصل فضیلتِ علم دین میں

دوسری فصل طالب علم کی فضیلت میں

تیسری فصل عالمِ دین کی فضیلت میں

چوتھی فصل فضیلت علم دین پر بزرگان دین کے اقوال زرّیں اور احادیث مترجم اردو

اور اس میں چالیس حدیثیں جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس سے قبل فضیلت درود شریف پر ایک کتاب (فضائل صلوٰۃ وسلام) لکھی ہے۔ جو کہ بفضلِ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی۔ اب یہ فضیلتِ علم دین پر یہ چند ٹوٹے پھوٹے حروف پیش کر رہا ہوں۔

مقصود اس حقیر سی محنت سے یہی ہے۔ کہ دنیا و آخرت سنور جائے۔

اللہ جل جلالہٗ اور اس کے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم

کی خوشنودی حاصل ہو جائے۔

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدی ومولائی وملجائی و حبیبی وشفیعی وقرۃ عینی وراحت قلبی محمد و علی آلہ واصحابہ وازواجہ واحبائہ اجمعین ومن تبعہ باحسان الی یوم الدین

پیر حافظ محمد زمان نقشبندی

خطیب جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا

ومہتمم دار العلوم جلالیہ نقشبندیہ منگلا

پہلی فصل

فضیلتِ علمِ دین

حضرات گرامی! دنیا میں ہزاروں علوم ہیں۔ اور ان کے حاصل کرنے کے لئے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں سکول و کالج یونیورسٹیوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ہر ملک تعلیمی منصوبے پر کثیر رقم خرچ کرتا ہے۔ بعض غریب والدین اپنی اولاد کو درجہ کمال تک پہنچانے کے لئے دن رات مشقت اٹھاتے نظر آتے ہیں۔ بعض والدین اپنی غربت کی وجہ سے اپنی لائق ترین اولاد کو پڑھانے سے قاصر نظر آتے ہیں۔ خواہ نخواہ اولاد کو مزدوری پر لگا دیتے ہیں۔ مگر ان علوم میں سے انتہائی سستا علم، علم دین ہے۔ نہ نمبرات کی شرط نہ ہوسٹل کا کرایہ نہ کتب کا خرچ نہ خورد و نوش کا خرچہ۔ بس جو طالب علم، دین کا جذبہ دین کی تڑپ لئے ہوئے مدرسہ میں چلا جائے علمائے کرام اس کا تعلیمی سلسلہ بے لوث شروع کرا دیتے ہیں۔ یہاں تک ایک وقت آجاتا ہے۔ کہ ان العالم یستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء کا مصداق بن جاتا ہے۔ یاد رہے کہ دینی اور دنیاوی تعلیم میں ایک لطیف سا فرق یہ ہے۔ کہ دنیاوی تعلیم کا مقصود محض دنیا کمانا ہے۔ اور دینی تعلیم کا مقصود اللہ جل جلالہٗ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا حاصل کرنا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا۔ کہ علوم میں سے علم دین اعلیٰ ترین علم ہے۔

علمِ دین کی فضیلت پر چند احادیث طیبہ پیش کی جاتی ہیں

حدیث ۱ عَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰہُ یُعْطِیْ متفق علیہ

ترجمہ۔ حضرت امیر معاویہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کا اللہ تعالیٰ بھلا چاہتا ہے اسے دین کا فقیہہ بنا دیتا ہے۔ اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ بخاری و مسلم

اس حدیث پاک سے چند فوائد حاصل ہوئے

۱۔ تعارف راوی۔ ایک یہ کہ اس حدیث کے راوی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور ان سے امام بخاری و امام مسلم رضی اللہ عنہما جیسے بزرگوں نے روایت فرمائی آپ کا نام شریف معاویہ بن ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف ہے۔ آپ پانچویں پشت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں۔ والدہ کا نام ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبدالشمس بن عبد مناف ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر اسلام لائے مگر اسلام ظاہر نہ کیا۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام ظاہر کیا۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی سالے ہیں۔ کیونکہ اُمِّ حبیبہ بنت ابوسفیان جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ وہ امیر معاویہ کی حقیقی بہن ہیں اسلئے امیر معاویہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سسرالی رشتہ دار بھی ہیں۔

لہٰذا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے دوہرا رشتہ ہوا۔ نسبی رشتہ اور سسرالی مولانا رومی نے مثنوی شریف میں امیر معاویہ

کو تمام مسلمانوں کا ماموں فرمایا۔ اس کا یہ ہی مطلب ہے کہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ مسلمانوں کی روحانی ماں۔ امیر معاویہ ان کے سگے بھائی لہذا مسلمانوں کے روحانی ماموں ہوئے۔

عہد فاروقی میں شام کے حاکم بنے آخر عمر تک حاکم ہی رہے۔ مدت خلافت چالیس سال۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ۴ سال۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پوری مدتِ خلافت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی پوری مدت خلافت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت۔ یہ کل بیس سال ہوئے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہا نے سنہ ۴۱ھ میں خلافت سے دست برداری فرما کر ان سے صلح کر لی۔ تو حکومت مکمل طور پر ان کو حاصل ہو گئی اور مسلسل بیس سال مزید زمام سلطنت ان کے ہاتھ میں رہی آپ کے پاس حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا تہبند شریف قمیض مبارک اور کچھ بال شریف و ناخن مبارک تھے۔ آپ نے وصیت فرمائی تھی۔ کہ مجھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے تہبند چادر شریف میں کفن دینا اور میرے منہ اور ناک پر ناخن اور بال شریف رکھ دینا بمقام دمشق ۴ رجب سنہ ۶۰ھ ۷۵ سال عمر پا کر انتقال فرمایا۔ مرآت۔

۲۔ یہ کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ دین کی سمجھ عطا فرماوے۔ لوگوں کی عقلیں ناقص ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس پر خوش ہوتا ہے۔ اس کو مال دے دیتا ہے۔ وقار اقتدار دیتا ہے۔ حکومت و سلطنت دیتا ہے۔ مگر میرے عزیزو، بھائیو، بزرگو! یہ سمجھنا غلط ہے اسپنے پیارے نبی آنکھ کے تارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ اللہ تعالےٰ جس کے بارے میں بھلائی کا اچھائی کا ارادہ فرمائے اس کو کیا عطا فرماتا ہے۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جس کے لئے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔ اس کو

دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

میں (حافظ محمد زمان نقشبندی) نہ جاہ و جلال کا مالک ہوں۔ نہ حسن و جمال کا نہ زر و مال کا مالک ہوں۔ نہ اقتدار کا۔ لیکن جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی میں چٹائی پر بیٹھا ہوا عوام کے فائدے کیلئے یہ چند حروف لکھنے کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس شان والے اللہ نے اپنے شان والے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے یہ چند حروف لکھنے کی سمجھ عطا فرمائی۔

الحمد للہ یہ دین کی تھوڑی سی سمجھ جو کہ سورج کے بالمقابل ایک کرن ہے مگر دنیا کی تمام نعمتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

۴۔ یہ کہ آخری جملہ وانما انا قاسم واللہ یعطی سے معلوم ہوا۔ کہ دین و دنیا کی ساری نعمتیں، علم، مال، اولاد، ایمان، عرفان وغیرہ دیتا خدا ہے بانٹتے حضور ہیں۔ جو ملا حضور کے ہاتھوں سے ملا۔ صلے اللہ علیہ وسلم

اعلیٰحضرت فاضل بریلوی نے کیا خوب فرمایا۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستان بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافع برایا تمہیں شافع خطایا
کوئی تم سا کون آیا

صلے اللہ علیہ وسلم

حدیث ۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللہ علیہ وسلم
لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا

فَسَلَّطَهٗ عَلٰی هَلَکَتِهٖ فِی الْحَقِّ وَ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِکْمَةَ فَهُوَ یَقْضِیْ بِهَا وَ یُعَلِّمُهَا متفق علیہ و مشکوٰۃ صہ ۳۲

ترجمہ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسد نہیں۔ مگر دو شخصوں میں۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ مال دے۔ تو اس کو راہ حق میں خرچ کرنے پر توفیق عطا فرما دے۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ علم دے تو وہ اس سے (حق سچ) فیصلے کرے اور وہ علم لوگوں کو سکھائے (بخاری مسلم)

فائدہ۔ کسی دوسرے کے پاس نعمت دیکھ کر اپنے لئے چاہنے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہنا۔ اور اپنے لئے اس نعمت کا چاہنا جیسے یہ چاہنا کہ فلاں شخص غریب ہو جائے اور میں امیر ہو جاؤں۔ یہ حسد ہے۔ اور یہ ہر مسلمان کے لئے عیب۔

اور یہ چاہنا کہ فلاں کے پاس یہ نعمت ہے کاش مجھے بھی مل جائے یہ غبطہ ہے۔ یعنی رشک۔ حسد ہر طرح ہر جگہ حرام ہے۔ مگر غبطہ یعنی رشک ان دو جگہوں پر جائز۔ حدیث کا مطلب یہ ہے۔ کہ مالدار سخی جسے خداوند عالم اچھے کاموں پر مال خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایسے ہی بافیض عالم دین جس کے علم سے لوگ مستفیض ہوئے یہ دونوں قابل رشک ہیں۔ یعنی یہ خواہش کرنی چاہیئے۔ کاش مجھے بھی اللہ تعالیٰ فلاں سخی کی طرح مال عطا فرمائے۔ تو میں اچھے کاموں پر اس کو خرچ کروں۔ اور یہ کہ کاش اللہ تعالے مجھے بھی مخلص عالم دین کی طرح عالم بنائے تو میں دین کی خدمت کروں۔ یہ رشک کرنا بھی ثواب ہے۔ مگر افسوس کہ موجودہ دور میں دنیاوی معاملات میں رشک نظر آتا ہے۔ مگر دینی معاملات میں ← الا ماشاء اللہ

حدیث ۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَهٗ رواہ مسلم و مشکوٰۃ صد ۳۲

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ فرمایا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب انسان فوت ہو جاتا ہے۔ تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔ سوائے تین اعمال کے ایک صدقہ جاریہ یا علم جس کا نفع پہنچتا رہے یا وہ نیک بچہ جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہے۔

فائدہ۔ ظاہر ہے۔ مرنے کے بعد اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔ کہ مردہ نہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ نہ روزے رکھے۔ نہ زکوٰۃ دے اِلاَّ وہ مقبول بندے جو مرے بعد بھی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ قرآن پڑھتے ہیں۔ حج کرتے ہیں مکلف ہو کر نہیں بلکہ غیر مکلف ہو کر

مطلب حدیث کا یہ ہے۔ کہ مرے بعد ویسے تو ہر قسم کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔ مگر تین چیزیں وہ ہیں۔ کہ مرے بعد بھی ان کا ثواب مردہ کو پہنچتا رہتا ہے۔ خواہ کوئی ایصال ثواب کرے یا نہ کرے۔

- ایک صدقہ جاریہ یعنی وقف شدہ چیزیں۔ جیسے مسجد اور مدرسے کی تعمیر و ترقی میں حصہ ________ کہ مسجد کا وجود جب تک قائم رہے گا اور درس و تدریس کا سلسلہ جب تک رہے گا۔ مُنفق کو ثواب ملتا رہے گا۔
- دوسرا علم:۔ علم سے مراد دینی تصانیف اور نیک شاگرد۔ جو استاد کے مشن کو جاری رکھیں۔ ان کے پڑھنے پڑھانے سے استاد کی روح کو ثواب پہنچتا رہے گا اور اس کے ذریعے سے استاد کے درجات میں ترقی ہوتی رہے گی۔

○ تیسرے اولادِ صالح کی نیکیوں سے مجاہد کے جہاد سے حافظ، قاری کی تلاوت سے عالمِ دین کی مذہبی خدمات سے وعظ و تقریر سے والدین کو ثواب ملتا رہتا ہے اور ضرور ملتا رہے گا۔ چند حکایات پیش خدمت ہیں۔

پہلی حکایت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر پر سے گزرے۔ دیکھا کہ اس میت کو عذابِ قبر ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر آگے تشریف لے گئے۔ جب واپس تشریف لائے ملاحظہ فرمایا۔ وہی قبر نور علی نور ہے۔ اور اس میں رحمت الٰہی کا نزول ہے۔ آپ حیران ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض گذار ہوئے الٰہی! مجھے بتایا جائے۔ اس میں کیا راز ہے۔ جواب آیا۔ اے نبی! یہ شخص گنہگار اور بدکردار تھا۔ اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا۔ لیکن اس نے بیوی حاملہ چھوڑی تھی۔ اس کے لڑکا پیدا ہوا اور آج اس کو مکتب میں بھیجا گیا۔ استاد نے اس کو بسم اللہ پڑھائی۔ ہمیں حیا آئی۔ کہ میں زمین میں ایسے شخص کو عذاب دوں۔ جس کا بیٹا زمین پر میرا نام لے رہا ہے۔ اور مجھے رحمٰن، رحیم کی صفات سے یاد کر رہا ہے۔ لہٰذا میں نے اس کا عذاب معاف فرما دیا۔ اور اس کی قبر کو رحمتوں کا خزینہ بنا دیا۔

معلوم ہوا۔ بچوں کی نیکی سے والدین کی نجات ہوتی ہے۔

دوسری حکایت

کتاب روض میں لکھا ہے۔ کہ ایک نیک سیرت عورت باہیتہ نامی کا انتقال ہونے لگا۔ اس نے دعا کی۔ الٰہی! مجھے مرتے وقت رسوا نہ کرنا اور قبر کے اندر مجھے وحشت میں نہ رکھنا۔ جب انتقال کر گئی۔ تو اس کے لڑکے نے یہ اہتمام کیا۔ کہ

ہر جمعہ کو اپنی ماں کی قبر پر جاکر ایک قرآن پاک ختم کر کے اپنی والدہ کو بخشتا اور سب قبرستان والوں کے لیئے دعا کرتا۔ ایک دن اس نے اپنی والدہ کو خواب میں دیکھا۔ حال دریافت کیا۔ اماں جی تمہارا کیا حال ہے۔ ؟

والدہ نے جواب دیا۔ بیٹا! موت کی سختی بڑی سخت چیز ہے۔ لیکن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قبر میں راحت سے ہوں۔ ریحان میرے نیچے بچھی ہوئی ہے۔ ریشم کے تکیے لگے ہوئے ہیں۔ بیٹے نے پوچھا۔ اماں جی میرے لائق کوئی خدمت ہو۔ تو بیان فرمائیں۔ ماں نے جواب دیا۔ بیٹا تو ہر جمعہ کو میرے پاس آ کر قرآن پاک پڑھتا ہے۔ اس کو نہ چھوڑنا۔ جب تو آتا ہے۔ تو سارے قبرستان والے خوش ہو کر مجھے خوشخبری دینے آتے ہیں۔ کہ تیرا بیٹا آگیا۔ مجھے بھی تیرے آنے کی بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور ان سب اہل قبرستان کو بھی ——

لڑکا کہتا ہے کہ اس کے بعد میرا یہی معمول رہا۔ کہ ہر جمعہ کو اہتمام سے قبر پر جاتا تھا اور قرآن خوانی کرتا۔ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ مردوں اور عورتوں کا ایک بڑا مجمع میرے پاس آیا۔ میں نے پوچھا آپ کون لوگ ہیں۔ اور کیوں آئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم فلاں قبرستان کے لوگ ہیں۔ ہم تمہارا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں۔ کہ تم ہر جمعہ کو ہمارے پاس آتے ہو۔ اور ہمارے لئے دعائے مغفرت کرتے ہو۔

تیسری حکایت

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ ایک قبرستان کی سب قبریں ایک دم شق ہو گئیں۔ اور مردے ان میں سے نکل کر زمین پر سے کوئی چیز چن رہے ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک شخص فارغ بیٹھا ہے۔ کچھ بھی نہیں چنتا۔ میں نے اس کے پاس

جاکر سلام کیا۔ اور پوچھا۔ یہ لوگ کیا چن رہے ہیں۔ اُس نے جواب دیا۔ جو کچھ صدقہ دعا، درود، ذکر اذکار، تلاوتِ قرآن اس اہلِ قبرستان کو لوگ بھیجتے ہیں۔ ان کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔ میں نے پوچھا پھر تم کیوں نہیں چنتے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ مجھے اس بچے کھچے ثواب سے غرض نہیں۔ اس لئے کہ میرا ایک لڑکا ہے۔ جو فلاں بازار میں زلابیہ (جو حلوے کی ایک قسم ہے) بیچا کرتا ہے۔ وہ روزانہ ایک قرآن پاک ختم کر کے مجھے بخشتا ہے۔ راوی کا بیان ہے۔ کہ صبح اٹھ کر بازار گیا۔ میں نے دیکھا کہ واقعی دوکان پر ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اُس کے لب ہل رہے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ تم کیا پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا میرے والدگرامی انتقال فرما چکے ہیں۔ اور میں بلاناغہ ایک قرآن پاک ختم کر کے والدگرامی کو ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے۔ اس کے بعد دوبارہ وہی منظر دیکھا۔ کہ سب چن رہے ہیں۔ اور ان میں وہ آدمی بھی ہے۔ میں متعجب ہوا صبح اٹھ کر پھر اسی بازار میں گیا۔ پتہ کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ اس لڑکے کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔

میری والدہ ماجدہ مرحومہ مغفورہ نے میرے بڑے برادر حضرت قبلہ استاد الحفاظ مولنا حافظ محمد اعظم نقشبندی (امام / مدرس جامع مسجد غوثیہ منڈی بہاؤالدین) کو پھالیہ (گجرات) کے ساتھ ایک قصبہ رائکے کے مدرسہ میں حفظ القرآن کیلئے داخل کرایا۔ یہ اُن کی دینی تڑپ کا ثبوت ہے۔ قرآن حفظ کرنے کے بعد قبلہ بھائی صاحب جامعہ محمدیہ نوریہ بھکھی شریف میں داخل ہوئے تاکہ مزید علوم دینیہ حاصل کریں۔

والدہ ماجدہ رحمت اللہ علیہا کی دعاؤں کے صدقہ اور حضور قبلہ عالم پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ کے جوتوں کے صدقہ

ہر جمعہ کو اپنی ماں کی قبر پر جا کر ایک قرآن پاک ختم کر کے اپنی والدہ کو بخشتا اور سب قبرستان والوں کے لیئے دعا کرتا۔ ایک دن اس نے اپنی والدہ کو خواب میں دیکھا۔ حال دریافت کیا۔ اماں جی تمہارا کیا حال ہے۔؟

والدہ نے جواب دیا۔ بیٹا! موت کی سختی بڑی سخت چیز ہے۔ لیکن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قبر میں راحت سے ہوں۔ ریحان میرے نیچے بچھی ہوئی ہے۔ ریشم کے تکیے لگے ہوئے ہیں۔ بیٹے نے پوچھا۔ اماں جی میرے لائق کوئی خدمت ہو۔ تو بیان فرمائیں۔ ماں نے جواب دیا۔ بیٹا تو ہر جمعہ کو میرے پاس آکر قرآن پاک پڑھتا ہے۔ اس کو نہ چھوڑنا۔ جب تو آتا ہے۔ تو سارے قبرستان والے خوش ہو کر مجھے خوشخبری دینے آتے ہیں۔ کہ تیرا بیٹا آگیا۔ مجھے بھی تیرے آنے کی بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور ان سب اہل قبرستان کو بھی ——

لڑکا کہتا ہے کہ اس کے بعد میرا یہی معمول رہا۔ کہ ہر جمعہ کو اہتمام سے قبر پر جاتا تھا اور قرآن خوانی کرتا۔ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ مردوں اور عورتوں کا ایک بڑا مجمع میرے پاس آیا۔ میں نے پوچھا آپ کون لوگ ہیں۔ اور کیوں آئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم فلاں قبرستان کے لوگ ہیں۔ ہم تمہارا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں۔ کہ تم ہر جمعہ کو ہمارے پاس آتے ہو۔ اور ہمارے لئے دعائے مغفرت کرتے ہو۔

تیسری حکایت

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ ایک قبرستان کی سب قبریں ایک دم شق ہو گئیں۔ اور مردے ان میں سے نکل کر زمین پر سے کوئی چیز چن رہے ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک شخص فارغ بیٹھا ہے۔ کچھ بھی نہیں چنتا۔ میں نے اس کے پاس

جاکر سلام کیا۔ اور پوچھا۔ یہ لوگ کیا چن رہے ہیں۔ اُس نے جواب دیا۔ جو کچھ صدقہ دعا، درود، ذکر اذکار، تلاوتِ قرآن اس اہلِ قبرستان کو لوگ بھیجتے ہیں۔ ان کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔ میں نے پوچھا پھر تم کیوں نہیں چنتے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ مجھے اس بچے کھچے ثواب سے غرض نہیں۔ اس لئے کہ میرا ایک لڑکا ہے۔ جو فلاں بازار میں زلابیہ (جو حلوے کی ایک قسم ہے) بیچا کرتا ہے۔ وہ روزانہ ایک قرآن پاک ختم کر کے مجھے بخشتا ہے۔ راوی کا بیان ہے۔ کہ صبح اٹھ کر بازار گیا۔ میں نے دیکھا کہ واقعی دوکان پر ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اُس کے لب ہل رہے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ تم کیا پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا میرے والدگرامی انتقال فرما چکے ہیں۔ اور میں بلاناغہ ایک قرآن پاک ختم کر کے والدگرامی کو ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے۔ اس کے بعد دوبارہ وہی منظر دیکھا۔ کہ سب چن رہے ہیں۔ اور ان میں وہ آدمی بھی ہے۔ میں متعجب ہوا صبح اٹھ کر پھر اسی بازار میں گیا۔ پتہ کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ اس لڑکے کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔

میری والدہ ماجدہ مرحومہ مغفورہ نے میرے بڑے برادر حضرت قبلہ استاد الحفاظ مولنا حافظ محمد اعظم نقشبندی (امام / مدرس جامع مسجد غوثیہ منڈی بہاؤالدین) کو بھالیہ (گجرات) کے ساتھ ایک قصبہ رائکے کے مدرسہ میں حفظ القرآن کیلئے داخل کرایا۔ یہ اُن کی دینی تڑپ کا ثبوت ہے۔ قرآن حفظ کرنے کے بعد قبلہ بھائی صاحب جامعہ محمدیہ نوریہ بھکھی شریف میں داخل ہوئے تاکہ مزید علوم دینیہ حاصل کریں۔

والدہ ماجدہ رحمت اللہ علیہا کی دعاؤں کے صدقہ اور حضور قبلہ عالم پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے جوتوں کے صدقہ

سے آج بھائی صاحب کو منڈی بہاؤ الدین میں ایک مقام حاصل ہے۔ کہ منڈی بہاؤ الدین میں مرد و زن اپنے پرائے سبھی ان کا احترام کرتے ہیں۔ تو قبلہ بھائی صاحب مرحوم کے راستے پر میں بھی گامزن ہو گیا۔ بھکھی شریف میں قرآن کریم حفظ کیا۔ درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ آج اللہ تعالےٰ نے یہ موقع عنایت فرمایا ہے۔ کہ دین کی بقدر ہمت خدمت کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول و منظور فرمائے۔

مجھے یہ یقین ہے۔ کہ میری تحریروں، تقریروں، تبلیغوں۔ تلاوتوں۔ تعلیمی پروگراموں سے پیر کامل کو پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب اور والدہ مرحومہ مغفورہ کو ضرور ثواب پہنچ رہا ہے۔ اور ان کی روح کو تسکین مل رہی ہے۔

حدیث ۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روائت۔

مشکوٰۃ شریف ص۳۲ کتاب العلم میں بحوالہ مسلم ہے۔ جس کا آخری حصہ پیش خدمت ہے۔ فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنْ عِنْدَهٗ۔

ترجمہ: فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ نہیں جمع ہوتی کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں قرآن پڑھنے اور آپس میں قرآن سیکھنے اور سکھانے کے لئے۔ مگر ان پر چین اترتا ہے۔ اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ اور فرشتے گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ اسے اس جماعت میں یاد کرتا ہے۔ جو اس کے پاس ہے۔ جسے عمل پیچھے کر دے اسے نسب بڑھا نہیں سکتا۔

فوائد

فائدہ اول ۔ تعارف راوی :۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں ۔ ان کے نام و نسب میں اختلاف ہے ۔ زیادہ مشہور یہ ہے ۔ کہ قبل اسلام ان کا نام عبدالشمس بن صخر تھا۔ بعد اسلام ان کا نام شریف عبدالرحمٰن بن صخر تجویز ہوا۔ آپ بلی سے بہت پیار کرتے تھے ایک مرتبہ بارگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ الثناء میں حاضر ہوئے آستین میں بلی لئے ہوئے تھے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں دیکھ کر پیار سے فرمایا۔ یا اباھریرہ اے بلی کے باپ ۔ یہ ان کی کنیت ہوئی تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ عطا کردہ یہ پیار بھرا نام ان کے اصلی نام پر غالب آگیا۔ غزوۂ خیبر کے سال ایمان لائے سائے کی طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں۔ مگر مجھے یاد نہیں رہتیں۔ آپ سرکار صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی چادر بچھا۔ میں نے اپنی چادر بچھا دی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے چادر لپیٹ کر ارشاد فرمایا۔ اب اٹھالو۔ نہ جانے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے چادر میں کیا سے کیا کچھ دے دیا۔ جو نہ دیکھنے کی چیز ہے نہ چھونے کی چیز ہے۔

دینے والے کی دین کے انداز بھی کیا نرالے ہیں۔ سبحان اللہ آپ کو غضب کا حافظہ عطا ہوا۔ آپ سے پانچ ہزار تین سو چونسٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ ۷۸ سال عمر پاکر ۵۹ھ میں انتقال فرمایا۔

فائدہ دوم ۔ خوشا وہ محفلیں خوشا وہ مجلسیں جن میں قرآن پڑھا پڑھایا جاتا ہے ۔ اور سیکھا سکھایا جاتا ہے ۔ یَتْلُوْنَ سے تلاوت قرآن مراد ۔ یَتَدَارَسُوْنَ سے باقی علوم ۔ صرف ، نحو ، فلسفہ ، منطق ، حدیث ، تفسیر ۔ فقہ وغیرہ مراد ہیں ۔ اس لئے کہ یہ تمام علوم قرآن پاک کے خادم ہیں ۔ اسی لئے یتلون کے بعد یَتَدَارَسُوْنَ کا علیحدہ ذکر فرمایا ۔

جس محفل میں قال اللہ و قال الرسول کی آواز بلند ہو اس کی چار فضیلتیں بیان کی گئیں ۔

ا ۔ یہ کہ ایسی محفل پر سکینہ (دل کا چین) اترتا ہے ۔

سکینہ اللہ تعالٰے کی مخلوق ہے ۔ اس کے اترنے سے سکونِ قلبی نصیب ہوتا ہے ۔ خوف وہراس جاتا رہتا ہے ۔ ابر کی مانند نمودار ہوتی ہے ۔

۲ ۔ یہ کہ رحمتِ خاص اترتی ہے ۔ جو بوقتِ ذکر یا بوقتِ تلاوت طلباء کو یا ذاکرین کو گھیر لیتی ہے ۔

۳ ۔ یہ کہ سیاحین فرشتے ایسی محفل کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں ۔

۴ ۔ اللہ تعالٰی ان طلباء اور ذاکرین کا ذکر فرشتوں کی جماعت میں کرتا ہے ۔ خوش نصیب ہیں وہ طلباء اور ذاکرین جن کا ذکر اللہ کرے اور فرشتوں کی نورانی جماعت کرے ۔

یارب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

تحصیل علم کی کہانی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں ۔ " رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں کم سن تھا اپنے ایک ہم عمر انصاری لڑکے سے میں نے کہا ۔ چلو اصحاب رسول اللہ سے علم حاصل کر لیں ۔ کیونکہ ابھی وہ زندہ ہیں ۔ انصاری نے جواب دیا ۔

ابن عباس، تم بھی عجیب آدمی ہو۔ اتنے صحابیوں کی موجودگی میں لوگوں کو بھلا تمہاری کیا ضرورت پڑے گی! اس پر میں نے انصاری کو چھوڑ دیا اور خود علم حاصل کرنے لگ گیا۔ بارہا ایسا ہوا۔ کہ معلوم ہوتا۔ فلاں صحابی کے پاس فلاں حدیث ہے۔ میں ان کے گھر دوڑ جاتا۔ اگر وہ قیلولے (دوپہر کے آرام) میں ہوتے تو میں چادر کا تکیہ بناکر ان کے دروازے پر ہی پڑا رہتا۔ اور گرم ہوا میرے چہرے کو جھلسا دیتی۔

مسلمانو! میری ملت کے جوانو! ابن عباس کے یہ مذکورہ الفاظ ہمارے لئے قابل توجہ ہیں۔ اور

فرماتے ہیں جب وہ صحابی باہر آتے مجھے اس حال پر پاتے تو متاثر ہوکر کہتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ابن عم آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں کہتا، سنا ہے۔ آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فلاں حدیث روائت کرتے ہیں۔ اسی لئے میں حاضر ہوا ہوں۔ وہ کہتے آپ نے کسی اور کو بھیج دیا ہوتا۔ یا میں خود چلا آتا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رض کہتے ہیں۔ میں جواب دیتا۔ نہیں۔ اس کام کے لئے خود مجھی کو آنا چاہیئے تھا۔ فرماتے ہیں، اس کے بعد یہ ہوا۔ کہ جب (اکثر) اصحاب رسول گذر گئے۔ تو وہی انصاری دیکھتے کہ لوگوں کو میری کیسی ضرورت ہے۔ اور حسرت سے کہتے۔ "ابن عباس تم مجھ سے زیادہ عقل مند تھے"۔

حدیث ۵۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہِ علیہ وسلم طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ رواہ ابن ماجہ مشکوٰۃ شریف صـ ۳۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ طلب کرنا علم دین کا ہر مسلمان مرد و (زن) پر فرض ہے۔ اور نا اھل پر

علم دین کا پیش کرنا ایسا ہے۔ جیسے سوروں کو موتی جواہرات اور سونے کے ہار پہنانے والا۔

فائدہ۔ اس حدیث پاک کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں طلب علم دین کی فرضیت بیان کی گئی ہے۔ یعنی ہر مسلمان مرد و (عورت) پر علم دین کا سیکھنا فرض ہے علم سے مراد بقدر ضرورت شرعی مسائل ہیں۔ لہذا نماز روزہ وطہارت وغیرہ کے مسائل ضرور یہ سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ حاجی پر حج وغیرہ کے مسائل سیکھنا فرض مگر پورا عالم دین بننا فرضِ کفایہ ہے۔ اگر آبادی میں ایک آدمی بھی عالمِ دین بن گیا۔ تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو گیا۔

مسند امام ابوحنیفہ میں ومسلمةٍ بھی ہے۔ یعنی دین کا بقدر ضرورت سیکھنا جس طرح مرد پر ضروری ہے۔ اسی طرح عورت پر بھی ضروری۔ بلکہ موجودہ دور میں اور بھی زیادہ ضروری ہے۔

کیونکہ اس موجودہ فیشن ایبل دور میں عورتیں دین سے زیادہ دور جا چکی ہیں۔ کوئی ناخن بڑھانے میں مصروف ناخن ایسے جیسے بیلچے۔ کوئی ناخن پالش انتہائی فخر سے لگاتی ہیں۔

حالانکہ ناخن پالش لگانے سے نہ غسل ہوتا ہے نہ وضو

کوئی سرخی پوڈر پر زور دیتی ہیں۔ کوئی بال کٹائے پھرتی ہیں۔ تو کوئی لمبے بال کرنے کے لئے فیشنی بالوں کا جوڑ لگاتی ہیں۔ قرآنِ کریم میں ارشاد گرامی ہے۔

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ

توضرور تبدیل کر دیں گے اللہ کی خلقت کو

یہ حالات اس آیہ کریمہ کی تفسیر ہیں۔ کوئی عریاں لباس پہنتی ہیں۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ عورتوں میں بھی ایک جماعت پیدا ہو۔ جو قرآن

پڑھے قرآن پڑھائے علم دین سیکھے علم دین سکھائے درسِ نظامی (احدیث تفسیر، فقہ دیگر علوم، پڑھے اور پڑھائے۔ اس معاشرے میں بہت ضروری ہے۔ کہ مستورات میں حافظہ قاریہ عالمہ زاہدہ عورتیں ہوں جو عورتوں کو مسائل ضروریہ بتاسکیں۔ اسلامی طرز سے زندگی گذارنے کا طریقہ بتاسکیں۔ اور یہ معاشرے سے ایک قسم کا جہاد ہے۔ خدا کی قسم پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دینا آسان ہے۔ دریا کا رخ بدل دینا سہل ہے۔ مگر بگڑی قوم کا سنوارنا بہت مشکل ہے۔

قارئین کرام! ہم نے بچیوں کے لئے شعبہ حفظ، ترجمہ، تفسیر، درس نظامی کا اللہ جل جلالہٗ کے بھروسہ پر آغاز کیا ہے۔

یہ ایک تحریک ہے۔ انشاء اللہ یہ تحریک رنگ لائے گی۔ اور اللہ کے دین کا ڈنکا بجے ہی بجے گا۔ ہماری راہ میں ہر قسم کی رکاوٹیں کھڑی کی گئی ہیں مگر میں یہ سمجھتا ہوں۔ یہ تمام حربے یہ تمام رکاوٹیں۔ مخالفتیں قدرت کی طرف سے **امتحان ہیں۔** دین کے خلاف **انشاءاللہ** تمام منصوبے خاک میں مل جائیں گے۔ دنیوی تعلیم کے لئے کسی قسم کی رکاوٹیں اور مشکلات نہیں مگر افسوس کہ دینی تعلیم کے لئے ہر قسم کی رکاوٹیں اور مشکلات موجود ہیں۔ اس حدیث کا دوسرا حصہ یہ ہے۔ کہ پیش کرنا علم کا غیر اہل پر ایسے ہے جیسے خنزیروں کے گلے میں موتی جواہرات اور سونے کے ہار پہنادئے جائیں مراد اس علم سے دقیق (باریک) مسائل ہیں۔ باریک مسائل علماء اور خواص کے لئے ہیں۔ عوام الناس کے عقل وشعور ان باریک مسائل کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ جیسے خنازیر کے گلوں میں موتیوں جواہرات وسونے کے ہار ڈال دیئے جائیں۔ تو خنازیر کو ان کی کیا قدر وقیمت معلوم ـــ اسی لئے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے ان کی عقل کے لائق کلام کرو ورنہ وہ اللہ و رسول کو جھٹلادینگے۔

یارب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حدیث ۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلے اللّٰہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ اِنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ اَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضْلٌ فِيْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِيْ عِبَادَةٍ وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ

رواہ البیہقی و مشکوٰۃ ص ۳۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ جو تلاش علم میں ایک راہ چلا تو میں اس پر جنت کا ایک راستہ آسان کردوں گا اور جس کی دو پیاری چیزیں میں لے لوں یعنی آنکھیں تو اس کو جنت دوں گا۔ اور علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے۔ اور کارخانہ دین کا نظام پرہیزگاری ہے۔

اس حدیث سے چند فوائد حاصل ہوئے

۱۔ معلوم ہوا علم دین سے جنت کا راستہ آسان ہوتا ہے۔ مرقات میں ہے علم کے بغیر جنت کے تمام راستے بند ہیں۔ علم دین ان دروازوں کی چابی ہے۔

۲۔ اللہ نے فرمایا۔ میں جس کی آنکھیں بیکار کردوں اور وہ اس پر صابر و شاکر رہے تو اس صبر پر اسے جنت دوں گا۔ معلوم ہوا دنیاوی تکالیف خدا کی

رحمتوں کا ذریعہ ہیں۔

۳۔ علم کی تھوڑی سی زیادتی عبادت کی بہت سی زیادتی سے افضل ہے۔

۴۔ کارخانۂ دین کا نظام پرہیزگاری ہے۔ پرہیزگاری نہیں تو کارخانہ دین کا نظام بیکار ہے۔ علم کے ساتھ ساتھ عمل ضروری ہے۔ عمل کے بغیر علم بیکار ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

حدیث ۷:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللہ علیہ وسلم تَعَلَّمُوْا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوْا النَّاسَ فَاِنِّیْ مَقْبُوْضٌ (ترمذی ومشکوۃ ص۳۵)

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرائض (علم میراث) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ کہ میری وفات ہونے والی ہے۔

حدیث ۸۔ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللہ علیہ وسلم مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَکَهٗ کَانَ لَهٗ کِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ یُدْرِکْهُ کَانَ لَهٗ کِفْلٌ رواہ الدارمی

ترجمہ:۔ واثلہ بن اسقع سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ جو تلاش علم میں نکلے پھر اسے پالے تو اس کے لئے دوہرا حصہ ہے۔ تو اگر نہ پا سکے تو اس کے لئے اکہرا حصہ ہے۔

تعارف راوی

واثلہ اسقع کے بیٹے ہیں۔ یہ اس وقت مسلمان ہوئے جب حضور اقدس

صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے سامان جمع فرمار ہے تھے۔ کہا جاتا ہے۔ انہوں نے تین سال سرورِ عالم نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ اور یہ اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ پہلے بصرہ میں ٹھہرے پھر شام میں۔ ان کا مکان شریف دمشق سے نو میل کے فاصلے پر ایک گاؤں بلاط میں تھا۔ پھر بیت المقدس میں منتقل ہو گئے وہیں وفات ہوئی۔ سو سال عمر پائی۔

فائدہ۔ طالب علم۔ علم دین کی دولت پالے تو دوہرا ثواب ہے۔ اگر خدانخواستہ زمانہ طالب علمی میں مرجائے یا کسی اشد مجبوری کی وجہ سے تکمیل نہ کر سکے یا اس کا ذہن کام نہ کرتا ہو۔ مگر لگا رہے۔ تب بھی اس کو ثواب ملے گا۔

طالب علمی کا زمانہ اتنا مبارک ہے کہ ضائع نہیں جاتا

حدیث ۹۔ حافظِ قرآن کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَۃٍ تَقْرَأُھَا رواہ الترمذی و ابوداؤد والنسائی مشکوٰۃ ص۱۸۶

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ کہتے ہیں۔ فرمایا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ صاحبِ قرآن سے کہا جاوے گا۔ قرآن پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا۔ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ بس تیرا آخری مرتبہ وہی ہے۔ جہاں آخری آیت پر پہنچے۔

فائدہ۔ صاحبِ قرآن سے مراد حافظِ قرآن ہے۔ ملا علی قاری نے بڑی تفصیل سے اس کو واضح کیا ہے۔ ناظر خوان اس میں داخل نہیں۔ بعض علماء نے فرمایا ہے۔ کہ اس سے مراد وہ ناظرہ خوان ہو سکتا ہے۔ جو بہت کثرت سے تلاوت کرتا رہتا ہے۔ مرقات میں ہے۔ کہ اس پڑھنے والے سے مراد وہ نہیں جس کو قرآن لعنت کرے۔ بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے بھی ہیں۔ کہ وہ قرآن پڑھتے ہیں۔ اور قرآن ان کو لعنت کرتا ہے۔ یعنی جن کے عقائد بد ہوں۔ اعمال کے مقبول ہونے کے لیۓ درستگئ عقائد بہت ضروری ہے۔

ترتیل لغت میں صاف اور واضح طور پر پڑھنے کو کہتے ہیں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

کہ ترتیل سات اقسام پر ہے

اول۔ حرفوں کو صیحح نکالنا۔ اپنے اپنے مخارج سے

دوم۔ وقوف کی جگہ پر اچھی طرح وقف کرنا۔

سوئم۔ حرکتوں میں اشباع کرنا۔ یعنی زبر، زیر، پیش کو اچھی طرح ظاہر کرنا۔

چہارم۔ آواز کو کچھ بلند کرنا۔ تاکہ کلام الٰہی کے الفاظ زبان سے نکل کر کانوں تک پہنچیں۔ اور وہاں سے دل پر اثر کریں۔

پنجم۔ آواز کو اس طرح سے درست کرنا کہ اس میں درد پیدا ہو جاوے اور دل پر جلدی اثر کرے۔ اور درد والی آواز دل پہ جلدی اثر کرتی ہے۔ اور روح کو قوت ملتی ہے۔

ششم۔ شد مد کو خوب ظاہر کیا جائے کہ اس کے اظہار سے کلام پاک میں عظمت

ظاہر ہوتی ہے۔

ہفتم۔ آیات رحمت و عذاب کا حق ادا کیا جائے

ان سات چیزوں کو ترتیل کہا جاتا ہے۔ مقصود ان سب کا ایک ہی ہے یعنی کلام الٰہی میں فہم و تدبر۔

مطلب حدیث پاک کا یہ ہے۔ کہ بروز قیامت حافظِ قرآن قاری قرآن کو کہا جاوے گا۔ قرآن پاک کی ایک ایک آیت پڑھتا جا۔ اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنت کے درجات قرآن مجید کی آیات کے برابر ہیں۔ قرآن کریم کی کم از کم چھ ہزار آیات ہیں۔ اس سے اوپر کی آیات میں اختلاف ہے۔ لہٰذا جو شخص جتنی آیات کا ماہر ہو گا۔ اتنے ہی درجے اس کا اوپر ٹھکانہ ہو گا۔ سبحان اللہ۔

اور جو شخص پورے کلام الٰہی کا ماہر ہو گا۔ اس کا درجہ سب سے اونچا ہو گا شارحین حدیث فرماتے ہیں۔ کہ ہر آیت ایک درجہ ہے۔ جنت میں قاری کو کہا جاوے گا۔ کہ جنت کے درجات پر اپنی تلاوت کے مطابق چڑھتا جا۔ جو شخص قرآن پاک مکمل کرلے گا۔ یعنی الحمد سے والناس تک پڑھ جائے گا۔ وہ جنت کے اعلیٰ درجے تک پہنچے گا۔ اور جو شخص جسقدر قرآن پاک سے حصہ پڑھے گا۔ اسی کے مطابق درجات پر پہنچے گا۔

یعنی حفاظ، قراء کے لئے جنت میں انتہائے ترقی انتہائے تلاوت پر ہے بعض علما نے فرمایا ہے۔ کہ یہ ترقی باعتبار کیفیت مراد ہے۔ اور ترتیل کو اس میں دخل نہیں۔ لہٰذا جس ترتیل سے دنیا میں پڑھتا تھا اسی ترتیل سے جنت میں پڑھتا جائے گا اور اس کے مطابق درجات میں ترقی ہوتی چلی جائے گی۔

حدیث شریف میں ہے۔ کہ اگر دنیا میں بکثرت تلاوت کرتا تھا۔ تو وہاں بھی

پڑھ سکے گا۔ قرآن بھلا دینے کی بیماری آج کل عام ہے۔ والدین ذوق شوق سے اپنی اولاد کو قرآن کریم حفظ کراتے ہیں۔ اور اولاد لاپرواہی سے اس دولت لازوال کو ضائع کر دیتی ہے۔ یعنی اولاد قرآنِ پاک بھلا دیتی ہے۔ افسوس افسوس اس سے بڑھ کر اور کیا بدنصیبی ہوگی۔ کہ اس دولتِ لازوال کو دن رات ایک کر کے حاصل کیا جائے اور سستی کی وجہ سے ضائع کر دی جائے۔ اللہ تعالیٰ طلبا کو اس نقصانِ عظیم سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اگر کسی کو اللہ تعالیٰ یہ دولت (علم دین) (حفظ قرآن) کی عطا فرمائے۔ تو اپنے فضل سے اس کو سنبھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیث ۱۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم اَلْمَاھِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَالَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْآنَ یَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ لَہٗ اَجْرَانِ ۔ بخاری ومسلم ومشکوٰۃ ص ۱۸۴

ترجمہ۔ حضرت عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا ہے۔ کہ قرآن کا ماہر ان ملائکہ کے ساتھ ہے۔ جو میر منشی ہیں اور نیکوکار ہیں۔ اور جو شخص قرآن شریف کو اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور اس میں دقت اٹھاتا ہے۔ اس کو دوہرا اجر ہے۔

فائدہ۔ ماہرِ قرآن سے مراد وہ جو قرآنِ کریم کے معانی، مفہوم، مقصود، اسرار و رموز کو سمجھے۔ سفرۃ سے سفر کرنے والے فرشتے مراد جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور انبیائے کرام کے درمیان آتے جاتے رہتے ہیں۔ وحی وغیرہ کیلئے یعنی ماہرِ قرآن کا حشر ان جماعتوں کے ساتھ ہوگا۔ اچھوں کا ساتھ بھی اچھا۔

وحسن اولٰئک رفیقا

اٹکنے والے کو دوہرا ثواب۔ ایک اس کی قرأت کا دوسرا اس کی مشقت کا جو اس نے بار بار اٹکنے کی وجہ سے اٹھائی۔ سبحان اللہ کیا شانِ عطائی ہے۔ یہ ہے۔ فبما رحمة من الله لنت لهم الخ کا ظہور۔ کتنی حوصلہ افزائی فرمائی ہے ان لوگوں کی جو قرآن پاک صحیح تو نہیں پڑھ سکتے۔ لیکن کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

اُس مُشفِق مہربان صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُن کو دوہرا ثواب ہے۔ یہ اس لیے تاکہ اُن کو مزید قرآن مجید پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔

مگر رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے میرے غلاموں! اگر تم کو باوجود کوشش کے قرآن صحیح پڑھنا نہیں آتا۔ تو فکر نہ کرو اور ہمت مت ہارو تم کوشش کیے جاؤ کوشش کیے جاؤ تمہیں اس محنت کوشش کے بدلے دوہرا اجر ملے جاؤ۔

قربان ان کی عطا پہ۔ نثار ان کی بخشش پہ

صلے اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

حدیث ۱۱۔ عَنِ ابنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم مَنْ قَرَءَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ۔ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ۔ مشکوٰۃ صہ ۱۸۶

ترجمہ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سے ارشاد نقل کیا ہے۔ کہ جو شخص ایک حرف کتاب اللہ سے پڑھے۔ تو اس کے لئے اس ایک حرف کے بدلے ایک نیکی ہے۔ اور اس ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے۔ ”فرمایا“ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے لام بھی ایک حرف ہے۔ میم بھی ایک حرف ہے۔

تعارف راوی

عبد اللہ بن مسعود کی کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔ آپ ہذلی ہیں۔ سادس الاسلام ہیں۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے گہرے رازداروں اور خادم خصوصی تھے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی مسواک شریف، نعلین مبارک اور وضو کا پانی ساتھ رکھتے تھے۔ حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزووں میں شریک ہوئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظاہری صورت وسیرت حلم و وقار میں مشابہ تھے۔ ہلکے بدن والے چھوٹے قد والے گہرا گندمی رنگ والے تھے چھوٹا قد ہونے کے باوجود دراز قد والے لوگ جب محفل میں بیٹھتے تو ان کے قد کے برابر معلوم ہوتے۔ یہ آپ کی (عبد اللہ بن مسعود) کی کرامت تھی۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے۔ تو یہ نعلین مبارک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو پہناتے۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نشست فرماتے۔ تو پائے اقدس سے نعلین مبارک اتارتے اور اپنی آستین میں محفوظ رکھتے تھے۔ اور سینے سے لگا لیتے سبحان اللہ کتنا بلند نصیبہ ہے۔

المختصر۔ آپ کے مناقب و فضائل بہت زیادہ ہیں۔ اس سلسلہ میں صرف اتنا بتا دینا کافی ہے۔ کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رَضِیتُ لِاُمَّتِی مَا رَضِیَ بِہٖ ابْنُ عَبْدٍ وَ سَخَطْتُ لَھَا مَا سَخَطَہٗ بِہٖ

میں اپنی امت میں سے اس سے راضی ہوں جس سے ابن مسعود راضی ہیں۔ اور اس سے ناراض ہوں جس سے ابن مسعود ناراض ہیں۔ کوفہ میں مسند قضا کے مالک بنائے گئے۔ اور وہاں کے بیت المال کی ذمہ داری بھی حضرت عمر فاروق کے زمانہ خلافت اور ابتدائی دور خلافت عثمانی میں ان کے سپرد کی گئی۔ پھر

مدینہ شریف میں تشریف لائے اور مدینہ میں ۳۲ھ میں وفات پائی جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ اکمال۔ عمر شریف ساٹھ یا باسٹھ سال پائی۔

فائدہ۔ قرآن مجید میں ہر ہر حرف کی ایک ایک نیکی ملتی ہے۔ اور ہر نیکی پر اللہ تبارک کی طرف سے دس نیکیوں کے برابر اجر عطا ہوتا ہے۔ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزید مثال دے کر سمجھایا۔ تو فرمایا الٓمٓ ایک حرف نہیں بلکہ الف الگ حرف ہے، لام الگ حرف میم الگ حرف یعنی تین حروف تو اسطرح صرف ایک دفعہ الٓمٓ پڑھنے سے تیس نیکیاں ملیں گی۔ یہ ثواب اقل ہے یعنی کم از کم وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ اللہ تعالیٰ ثواب دگنا کرتا ہے۔ جس کے لئے چاہے۔ اس خزانہ میں اس کی عطا میں کوئی کمی نہیں۔ کوئی لینے والا تو ہو۔

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی۔ اگر تو کسی قابل ہوتا

"اس کی رحمت کاملہ کی آواز ہمارے کانوں میں گونجتی رہتی ہے"

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے راہ روِ منزل ہی نہیں

اب ذرا توجہ فرمائیں۔ قرآن کریم کے حروف ۳۲۱۶۵۰ ہیں تو جس نے از اول تا آخر قرآن پاک ایک دفعہ ختم کیا۔ اس کی نیکیاں ۳۲۱۶۵۰ ہوئیں۔ تو ہر نیکی کا ثواب بقدر دس کے ہوا۔ تو۔ ۳۲۱۶۵۰ کو دس سے ضرب دو تو ۳۲۱۶۵۰۰ ہوا۔ تو معلوم ہوا جو شخص صرف ایک دفعہ قرآن پاک ختم کرے تو اس کے نامۂ اعمال میں ۳۲۱۶۵۰۰ کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ تو اب ذرا غور فرمائیے۔ جن بزرگوں کی عادت مبارکہ تھی۔ دن رات میں دو دو قرآن پاک ختم کرتے۔ جیسے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ۔ ان کے ثواب کا کیا

ٹھکانا ہو گا۔

عالم بے عمل کی بُرائی

ارشاد رب العالمین ہے۔ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؁

ترجمہ۔ کیا حکم کرتے ہو تم لوگوں کو بھلائی کا اور خود بھول بیٹھے ہو اپنی جانوں کو حالانکہ پڑھتے ہو کتاب، کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

دوسری آیت کریمہ۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ؁

اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ جو خود نہیں کرتے۔

معلوم ہوا۔ واعظ بے عمل کے لئے وعظ عالم بے عمل کے لئے اس کا علم وبال جان ہے۔ عالم بے عمل کی برائی کے لئے احادیث بہت ہیں۔ صرف ایک حدیث پر اکتفا کرتا ہوں۔

حدیث ۱۲۔ فرمایا رسولِ پاک صاحب لولاک علیہ التحیۃ والتسلیمات نے۔

۱ مَرَرْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ بِاَقْوَامٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ هُمْ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ؁

ترجمہ۔ فرمایا میں شب معراج ایسی جماعت پر گذرا۔ جس کے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے۔ میں نے کہا اے جبرائیل یہ کون ہیں۔ جبریل نے عرض کیا یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ خود عمل نہیں کرتے۔

یارب صل وسلم دائما ابدا۔ علی حبیبک خیر خلق کلھم

حدیث ۱۳ - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم مَنْھُوْمَانِ لَا یَشْبَعَانِ مَنْھُوْمٌ فِی الْعِلْمِ لَا یَشْبَعُ مِنْہُ وَمَنْھُوْمٌ فِی الدُّنْیَا لَا یَشْبَعُ مِنْھَا روا ہ البیقہی ومشکوٰۃ

ترجمہ۔ دو حریص سیر نہیں ہوتے ایک علم کا حریص جو علم سے سیر نہیں ہوتا۔ اور (دوسرا) دنیا کا حریص وہ دنیا سے سیر نہیں ہوتا۔

فائدہ۔ عالم دین علم سے سیر نہیں ہوتا۔ دنیا دار دنیا سے سیر نہیں ہوتا دین کی حرص بہت اچھی دنیا کی حرص بری۔ خداوند کریم اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ہم مسلمانوں کو دین کی حرص عطا فرمائے۔

حدیث ۱۴ - وَعَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم آفَۃُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ وَاِضَاعَتُہٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِہٖ غَیْرَ اَھْلِہٖ۔ رواہ الدارمی مرسلا ومشکوٰۃ شریف

ترجمہ۔ حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے روائت ہے فرماتے ہیں۔ فرمایا اللہ کے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم نے علم کی آفت بھول جانا ہے۔ اور اس کی بربادی یہ ہے کہ نااہل کو بیان کرو

فوائد

فائدہ اول۔ تعارف راوی۔ آپ کا نام شریف سلیمان کنیت ابو محمد ہے۔ اسدی ہیں۔ کوفی ہیں۔ عظیم الشان تابعی ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے۔ تیرہ سو حدیثیں آپ سے منقول ہیں۔ ۷۰ سال تکبیر اولیٰ سے نماز باجماعت پڑھی ہے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن پیدائش ہوئی۔
۱۴۸ھ میں وفات ہوئی آپ کو سید المحدثین بھی کہا جاتا ہے
مرآت شرح مشکوٰۃ

فائدہ دوم۔ تعارف راوی۔ سے آپ معلوم کر چکے۔
کہ حضرت اعمش رضی اللہ عنہ نے ستر سال نماز با جماعت تکبیر اولیٰ سے پڑھی۔ مگر ہم وہ ہیں۔ کہ اول تو ہم نمازی ہی نہیں ہوتے۔ گھرانوں کے گھرانے خاندانوں کے خاندان بے نماز ہیں۔ اگر خوش قسمتی سے نمازی ہوں گے۔ تو بھی جماعت کی پرواہ نہیں۔ دنیا داری میں اس قدر مصروف ہیں۔ کہ یاد ہی نہیں۔ کہ نماز بھی کوئی چیز ہے اور جماعت بھی کوئی شے ہے۔
اور اگر جماعت سے نماز پڑھنے کے عادی ہوں گے۔ تو تکبیر اولیٰ کا احترام نہیں۔ جانتے ہی نہیں کہ تکبیر اولیٰ کا ثواب کیا ہے۔ اور تکبیر اولیٰ رہ جائے تو دینی مذہبی نقصان کیا ہے۔ صرف تین روائتیں عرض کرتا ہوں۔ دو جماعت سے نماز پڑھنے کے ثواب کی اور ایک تکبیر اولیٰ کے رہ جانے کے نقصان کی۔

پہلی روائت۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ فرمایا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کے لئے چالیس دن نماز باجماعت پڑھے۔ تکبیر اولیٰ کو پالے اس کے لئے دو آزادیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ ایک آزادی دوزخ سے اور دوسری آزادی نفاق سے

دوسری روائت۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوۃٍ فِیْ بَیْتِہٖ وَفِیْ سُوْقِہٖ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ ضَعْفًا

یعنی آدمی کی وہ نماز جو جماعت کے ساتھ پڑھی گئی اس نماز سے جو گھر میں یا بازار میں پڑھی جائے۔ پچیس درجۃ المضاعف ہوتی ہے یعنی پچیس گنا زیادہ درجہ ہے۔

ذرا توجہ فرمائیں۔ اس افصح الفصحاء ابلغ البلغاء کا یہ ارشاد نہیں کہ پچیس درجہ کی زیادتی ہے۔ بلکہ یہ ارشادِ گرامی ہے۔ کہ پچیس ۲۵ درجۃ المضاعف ہے۔ یعنی اس کا ثواب ہر عدد پر دو گنا ہوتا چلا جاتا ہے۔ پچیس ۲۵ مرتبہ تک تو اس صورت سے جماعت کی ایک نماز کا ثواب غالباً ۳۳۵۵۴۴۳۲ تین کروڑ پینتیس لاکھ چون ہزار بتیس ہے۔ اگر ہر نماز باجماعت کے بدلے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے نمازی کو ثواب اسقدر عطا فرمائے۔ تو کچھ بعید نہیں۔

اب بتائیں! جو شخص نماز باجماعت پڑھے وہ تو اتنی نیکیاں پالے۔ جو اوپر بیان کی گئی ہیں۔ اور جو نماز باجماعت نہ پڑھے۔ وہ اتنی نیکیوں سے محروم ہو۔ تو کیوں ہو؟ آج کل کوئی ایک روپیہ کا نقصان برداشت نہیں کرتا۔ تو نیکیاں کروڑوں کی تعداد میں ضائع ہو جائیں تو ہو جائیں مسلمان نہیں ہوش میں آتا۔

نماز باجماعت نہ پڑھنے کا نقصان

ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے چالیس اونٹ چوری ہو ہو گئے۔ آپ اس پریشانی میں بیٹھے تھے۔ کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم

ان کے پاس تشریف لائے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غمزدہ
پایا۔ دریافت فرمایا۔ آج پریشانی کس بات کی ہے۔ ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے اپنی چوری کا واقعہ سنایا۔ یہ سن کر حضور اقدس صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا میں نے خیال تھا۔ کہ شائد ابو بکر صدیق کی
تکبیر اولیٰ فوت ہو گئی ہے۔ اس لئے پریشان ہیں صدیق اکبر نے عرض
کیا۔ کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم تکبیر اولیٰ کا فوت
ہونا اتنا بڑا ہے۔ فرمایا۔ اگر کسی کے اتنے اونٹ ہوں۔ جن سے ساری
زمین بھر دی جائے۔ اور وہ سب مر جائیں تو اتنا افسوس و غم نہ ہو
گا جتنا کے تکبیر اولیٰ کے فوت ہونے کا ہونا چاہیئے۔ سبحان اللہ و
بحمدہ سبحان اللہ العظیم و بحمدہ نستغفر اللہ۔
دعا ہے۔ کہ اللہ تبارک و تعالےٰ ہم کو نماز پڑھنے کی اور باجماعت
نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فائدہ سوم ۔ حدیث مذکورہ میں فرمایا گیا۔ کہ آفت علم کی نسیان (یعنی
علم کا بھول جانا ہے) تو علم سینہ میں موجود رہتا ہے محفوظ رہتا ہے۔
پڑھنے پڑھانے سے۔ لہٰذا عالِم کو چاہیئے۔ کہ کتب کا مطالعہ جاری
رکھے۔ حافظِ قرآن کو چاہیئے کہ تلاوت جاری رکھے۔ منزل پڑھتا
رہے تاکہ حفظِ قرآن کی دولت اس کے سینے میں محفوظ رہے۔ قرآن پاک
ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اس سے جتنا پیار کرو گے۔ اس سے جتنا
قریب ہوؤ گے۔ یہ اتنا ہی تمہارے زیادہ قریب ہو گا۔ اور اس
سے جتنا دور ہوؤ گے۔ یہ بھی دور ہو گا۔ اس کو جو بھی سینے سے
لگائے اپنا ہو یا پرایا مسلم ہو یا غیر مسلم یہ اس کے سینے میں داخل

ہو جاتا ہے۔

حضرت مولٰنا نعیم الدّین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

کیا آپ نے سنا نہیں کہ ایک مرتبہ مفسر قرآن خزائن الفرقان حضرت مولٰنا نعیم الدین مراد آبادی رحمت اللہ علیہ کے پاس ایک سکھ نے سوال کیا۔ کہ حضرت! آپ کے قرآن کے مجھے پندرہ پارے یاد ہیں۔ کیا ہمارے گرنتھ سے بھی آپ کو کچھ حصہ یاد ہے (اس کے سوال کرنے کا مطلب کچھ اور تھا یعنی قرآن کی توہین مقصود تھی) آپ نے فرمایا۔ سکھ جی! یہ تو ہمارے قرآن پاک کی حقانیت کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ اور اس کی شان ہے۔ کہ جو بھی اس کو سینے سے لگائے اس کے سینے میں داخل ہو جاتا ہے۔ نہ اپنا دیکھتا ہے نہ پرایا۔ تم بتاؤ! تمہیں اپنی کتاب گرنتھ کا چوتھا حصہ بھی کیا یاد ہے۔ اس پر وہ لاجواب ہوگیا۔

الغرض

علم دین کو حاصل کرنا اور قرآن کریم حفظ کرنا بہت بڑی بات ہے لیکن ہم نے بہت سارے حفاظ اور علم والوں کا بیڑا غرق ہوتے دیکھا ہے جو دنیاوی دھندوں میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ایسا مصروف ہوتے ہیں۔ کہ علم اور حفظ کی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

خداوند کریم ہم کو شیطان کے مکر و فریب سے بچائے۔

علامہ شامی نے فرمایا ہے۔ کہ چھ چیزیں حافظہ کمزور کرتی ہیں

(۱) چوہے کا جوٹھا کھانا (۲) جوں پکڑ کر زندہ چھوڑ دینا (۳) ٹھہرے ہوئے

پانی میں پیشاب کرنا۔ (۴) گوند چبانا (۵) کھٹا سیب کھانا (۶) سیب کے چھلکے چبانا۔

حافظہ قوی ہونے کا وظیفہ۔ جو کوئی بعد نماز داہنا ہاتھ سر پر رکھ کر اکیس بار یَا قَوِیُّ پڑھ کر دم کرے گا۔ اس کا حافظہ انشاء اللہ قوی ہوگا۔

نوٹ۔ ہم نے اپنی کتاب فضائل صلوٰۃ وسلام فصل اول میں حافظہ قوی ہونے کے اور بھی وظائف بیان کئے ہیں۔ وہاں سے معلوم کریں۔

یارب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حدیث ۱۵۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَّسْمَعُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَہَاہُ الْجَنَّۃِ رواہ الترمذی۔ ومشکوٰۃ شریف ص

ترجمہ:۔ حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن خیر کے سننے سے سیر نہیں ہوگا تا آنکہ اس کی انتہا جنت ہو جائے۔

فوائد

فائدہ اول تعارف راوی۔ اس حدیث کے راوی ابو سعید ہیں۔ نام شریف ابو سعید بن مالک انصاری خدری ہیں۔ اپنی کنیت ہی کے ساتھ ساتھ مشہور ہیں۔ حافظ الحدیث اور صاحب فضل وعقل علماء میں سے ہیں۔ احادیث کی بہت روائت کرتے ہیں۔ صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت ان سے روائت کرتی ہے۔ ۷۴ھ میں انتقال فرمایا جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ ۸۴ سال عمر پائی۔

(اسماء الرجال)

فائدہ دوم :۔ علم دین کی حرص ایمان کی علامت ہے ۔ جتنا ایمان قوی اتنی ہی یہ حرص زیادہ بڑے بڑے علماءٔ علم پر قناعت نہیں کرتے۔ صوفیاء فرماتے ہیں اطلبوا العلم من المھد الی اللحد۔ یعنی گہوارہ سے قبر تک علم سیکھو۔ اس حدیث میں علم کے حریص کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

(مرآت شرح مشکوٰۃ کتاب العلم)

اللھم صل وسلم و بارک علی شمس الضحیٰ
بدر الدجیٰ کھف الوریٰ نور الھدیٰ سیدنا
و مولنا محمدن المصطفیٰ و رسولنا المجتبیٰ
و آلہ الکرماء و اصحابہ الاتقیاء اجمعین۔

شعبہ ہائے تعلیم

دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ (رجسٹرڈ) منگلا کالونی

رکن

تنظیم المدارس (رجسٹرڈ) اہلسنّت پاکستان

- ناظرہ قرآن پاک — برائے طلباء
- حفظ القرآن — برائے طلباء
- ترجمۃ القرآن — برائے طلباء
- تفسیر القرآن — برائے طلباء
- درس نظامی — برائے طلباء

- اعلیٰ معیار تعلیم
- پاکیزہ ماحول
- قیام کی سہولتیں
- وطعام کی سہولتیں

بلامعاوضہ

منجانب صاحبزادہ قاری محمد ناصر محمود مظہری

شعبہ ہائے تعلیم

دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ (رجسٹرڈ)

مدرسۃ البنات
منگلا کالونی

رکن

تنظیم المدارس (رجسٹرڈ) اہلسنّت پاکستان

○ ناظرہ قرآن پاک	برائے طالبات
○ حفظ القرآن	برائے طالبات
○ ترجمۃ القرآن	برائے طالبات
○ تفسیر القرآن	برائے طالبات
○ درس نظامی	برائے طالبات

○ اعلیٰ معیار تعلیم ○ پاکیزہ ماحول

○ اعلیٰ تعلیم یافتہ معلمات کی خدمات میسر ہیں

دوسری فصل

فضیلتِ طالب علم

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشادات عالیہ نقل کیے جاتے ہیں۔

حدیث عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّے اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحىٰ إِلَيَّ إِنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلِكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ۔ مشکوٰۃ المصابیح کتاب العلم ص ۳۶

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے سنا۔ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ جو کوئی طلب علم میں کسی راستہ پر چلتا ہے تو میں اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہوں۔

تعارف راویہ

ہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین ہیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی۔ والدہ ماجدہ کا نام ام رومان بنت عامر ہے۔ ہجرت سے تین سال قبل حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بمقام مکہ میں ان سے عقد

فرمایا مہینہ شوال کا تھا اور سنہ ۲ھ شوال میں ہجرت کے ۱۸ ماہ بعد حضرت عائشہ الصدیقہ کی رخصتی ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۹ سال تھی۔ ۹ سال حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ رہیں۔ جب حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ اس وقت حضرت عائشہ کی عمر شریف ۱۸ سال تھی۔ آپ اعلیٰ درجہ کی فقیہہ عالمہ، فاضلہ، فصیحہ تھیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بکثرت روایات آپ نے نقل فرمائی ہیں۔

کتب احادیث میں مرویات صدیقہ کی تعداد دو ہزار دو سو دس ہے۔

صحیحین (بخاری و مسلم) میں	۱۷۴	حدیثیں
صرف بخاری شریف میں	۵۴	"
صرف مسلم شریف میں	۶۷	"
دیگر کتب معتبرہ میں	۲۰۱۷	"

مدینہ منورہ میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ ۱۷ رمضان سہ شنبہ میں وفات پائی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔" (اکمال)

حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَہَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ۔ مشکوٰۃ شریف کتاب العلم ۳۴

ترجمہ۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ فرشتے اپنے پر طالب علم کی رضا کے لئے بچھاتے ہیں۔

فائدہ۔ مطلب یہ کہ یا تو بروز قیامت طالب علم کے نیچے فرشتے پر بچھائیں گے یا دنیا میں ہی بچھاتے ہیں۔ جو کہ طالب علم کو محسوس نہیں ہوتے۔ یہ اس

کی شان ہے۔ جو ابھی عالم نہیں بنا بلکہ ابھی علم حاصل کر رہا ہے۔ تب بھی فرشتے اس کے پاؤں کے نیچے پر بچھاتے ہیں۔ تب پورا عالم دین بن جائے گا۔ تو اللہ کے نزدیک اس کی کیا شان ہوگی۔

حکایت۔ مذکورہ حدیث جب ایک طالب علم نے پڑھی۔ تو اس کو شرارت سوجھی اس نے اپنی جوتیوں کے نیچے میخیں لگوائیں اور کہا کہ جب میرے پاؤں کے نیچے فرشتے پر بچھائیں گے تو اپنی ان میخوں سے ان کو پامال کر دوں گا۔ اس نے اتنا کہا۔ تو خدائے جبار و قہار نے اسی وقت اس کی شوخی کی ایسی سزا دی کہ اس کے پاؤں میں مرض آکلہ پیدا ہوئی تو اس کے پاؤں اپنے آپ کو کھا گئے۔ نزہۃ المجالس ص ۶۹

حکایت۔ ایک اور شخص نے ایک دینی طالب علم سے بطور تمسخر کہا۔ اپنے پاؤں اوپر اٹھالو۔ کہیں فرشتوں کے پر نہ ٹوٹ جائیں۔ بس اس کا اتنا کہنا تھا کہ مسخری کرنے والے کے دونوں پاؤں خشک ہو گئے۔

نزہۃ المجالس ج اول ص ۶۹

حدیث عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم
مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عُتَقَاءِ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلَی الْمُتَعَلِّمِیْنَ الْعِلْمَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ مَا مِنْ مُّتَعَلِّمٍ یَخْتَلِفُ اِلٰی بَابِ عَالِمٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ عِبَادَۃَ سَنَۃٍ وَّبَنٰی لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ مَّدِیْنَۃً فِی الْجَنَّۃِ وَیَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ وَالْاَرْضُ تَسْتَغْفِرُ لَہٗ ۔ نزہۃ المجالس ص ۶۹

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ سرورِ کائنات فخر موجودات علیہ التحیۃ والتسلیمات نے فرمایا۔ جو شخص یہ خواہش رکھے۔ کہ وہ

آزاد ہونے والوں کو دیکھے تو چاہیئے کہ وہ دیکھے دینی طلباء کو۔ قسم ہے۔
اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔
کہ طالب علم جب عالِم دین کے دروازے پر آتا ہے تو اس کے ہر قدم کے
عوض اللہ تعالیٰ ایک سال کی عبادت لکھ دیتا ہے۔ اور ہر قدم کے عوض
جنت میں ایک شہر تیار کر دیتا ہے۔ اور زمین پر چلتا ہے۔ تو زمین اس
کے لئے استغفار کرتی ہے۔

تعارف راوی

انس بن مالک

آپ کا نسب انس بن مالک بن النضر ہے کنیت ابوحمزہ ہے
قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم کے خادمِ خاص ہیں۔ ان کی والدہ کا نام اُمِّ سلیم ہے
حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ پاک
تشریف لائے تو اِن کی عمر شریف دس سال تھی۔ شادی کے بعد
اولاد سے محرومی تھی۔ ان کی والدہ بارگاہ رسالت میں لائیں۔
عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم۔ انس
لاولد ہیں ان کے متعلق دعا فرمایئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم
نے اولاد کے لئے دعا فرمائی۔ تو ان کا گھر اولاد سے بھر گیا۔ ان
کی اولاد کا شمار ایک سو ہے۔ حضرت عمر فاروق کے زمانہ خلافت
میں بصرہ میں قیام فرمایا۔ تاکہ وہاں لوگوں کو دین سکھائیں۔ صحابہ
کرام میں سے سب سے آخر میں بصرہ میں ۹۱ھ میں ان کا انتقال
ہوا۔ ایک سو تین ۱۰۳ سال عمر پائی۔ رضی اللہ عنہا (اکمال)

فائدہ۔ سبحان اللہ۔ مسلمانو! کتنی بڑی سعادت ہے۔ کیا آپ اتنی بڑی سعادت حاصل کرنے کے لئے تیار ہیں۔؟

خوش نصیب ہیں وہ لوگ۔ جو علم دین سیکھتے ہیں اور اپنی اولاد کو سکھاتے ہیں۔

حدیث ۱۹۔ قَالَ النَّبِیُّ صلے اللہ علیہ وسلم مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ طَالِبِ الْعِلْمِ حَرَّمَ اللّٰہُ جَسَدَہٗ عَلَی النَّارِ وَاسْتَغْفَرَ لَہٗ مَلَکَاہُ وَاِنْ مَاتَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ مَاتَ شَہِیْدًا وَکَانَ قَبْرُہٗ رَوْضَۃً مِّنْ رِیَاضٍ وَیُوْسِعُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ مَدَّ بَصَرِہٖ وَیُنَوِّرُ عَلٰی جِیْرَانِہٖ اَرْبَعِیْنَ قَبْرًا عَنْ یَمِیْنِہٖ الخ نزہۃ المجالس ص ۶۹

ترجمہ۔ حضور رحمت عالم نبی مکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس کے قدم طلب علم میں غبار آلودہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے۔ اور دونوں فرشتے اس کے لئے دعائے استغفار کرتے ہیں

اور اگر علم حاصل کرتا ہوا مر جائے درجۂ شہادت حاصل کرتا ہے۔ اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو حدِ نگاہ تک کشادہ کر دیتا ہے۔ اور اس کی قبر کے دائیں بائیں نیچے اوپر چالیس چالیس قبروں کو روشن کر دیتا ہے۔

فائدہ۔ سبحان اللہ! جب طالب علم کے صدقہ سے اس کے چاروں طرف کی چالیس چالیس قبروں کو روشن کیا جاتا ہے۔ تو عالم دین کی قبر کے اندر روشنی کا کیا عالم ہوگا۔

یا رب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حدیث ۲۰۔ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ جَاءَہُ الْمَوْتُ وَھُوَ یَطْلُبُ الْعِلْمَ لِیُحْیِیَ بِہِ الْاِسْلَامَ فَبَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّبِیِّیْنَ دَرَجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ

مشکوٰۃ شریف صـ ۳٦

ترجمہ۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روائت ہے۔ کہ جس شخص کو موت آئے اس حال میں کہ وہ علم دین حاصل کر رہا ہو۔ تاکہ اس کے ساتھ اسلام کو زندہ کرے۔ تو اس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

تعارف راوی

فن حدیث میں حسن مطلق بولا جائے تو اس سے حسن بصری مراد ہوتے ہیں والد گرامی کا نام ابوسعید ہے۔ خواجہ حسن بصری مدینہ منورہ میں عہدِ فاروقی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل پیدا ہوئے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دستِ مبارک سے ان کو گھٹی دی ——— آپ کی والدہ ماجدہ حضرت اُمّ المومنین ام سلمہ کی لونڈی تھیں۔ اس لئے حضرت اُم المومنین ام سلمہ نے ان کی غیر موجودگی میں اپنا دودھ مبارک پلایا ہے۔ اسی کی برکت سے آپ اتنے بڑے عالم و امام ہوئے۔ حضرت عثمان غنی و حضرت علی المرتضٰے اور دیگر بہت صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ملاقات کی۔ وہ اپنے زمانہ میں علم و فن، زہد و تقویٰ، عبادت ورع کے امام تھے۔ رجب ۱۱۰ھ مقام بصرہ میں انتقال فرمایا۔ وہیں مدفون ہیں آپ کی قبر زیارت گاہِ خواص و عام ہے۔ مرآت، اکمال

فائدہ۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے پاؤں کے نیچے فرشتے اپنے نورانی پر بچھائیں۔؟

کیا آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے ہر قدم کے عوض جنت میں ایک شہر تیار ہو؟ یا کہ آپ کے ہر قدم کے عوض ایک ایک سال کی عبادت لکھی جائے؟

• کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے جسم پر آتش دوزخ حرام ہو اور آپ کو شہادت کی موت حاصل ہو حدِ نگاہ تک قبر کشادہ کی جائے۔

• اور آپ کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہو؟

• کیا آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کو جنت میں انبیائے کرام کا اسقدر قرب حاصل ہو کہ صرف ایک درجہ کا فرق رہ جائے؟

• ہاں، ہاں اگر آپ یہ درجات چاہتے ہیں۔ تو علمِ دین حاصل کریں۔

یارب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

علم عبادت سے افضل

حدیث ۲۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا مشکوٰۃ صہ۳٦

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس نے فرمایا رات کی ایک گھڑی درس وتدریس میں مشغول ہونا پوری رات شب بیداری سے بہتر ہے۔

تعارف راوی

"اس روایت کے راوی عبداللہ بن عباس ہیں۔ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں

والدہ کا نام لبابہ بنت حارث ہے۔ ہجرت سے تین سال قبل پیدا ہوئے جب حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال مبارک ہوا۔ اس وقت ان کی عمر ۱۳ سال تھی۔ امتِ محمدیہ کے بڑے عالم اور مفسرِ قرآن تھے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو فقہ، تفسیر تادیلِ قرآن کی دعا دی۔ آخر عمر میں بینائی جاتی رہی۔ بمقام طائف میں ۶۸ھ میں ۷۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنا عزیقِ رحمت کرے۔

حدیث ۲۲- قَلِیْلُ الْعِلْمِ خَیْرٌ مِّنْ کَثِیْرِ الْعِبَادَۃِ ۔ کشف الغمہ

ترجمہ - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھوڑا علم زیادت عبادت سے افضل ہے۔

حدیث ۲۳- کَانَ اَبُوْذَرٍّ یَقُوْلُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آیَۃً مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَاَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ عَمِلَ بِہٖ اَوْ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تُصَلِّیَ اَلْفَ رَکْعَۃٍ بحوالہ کشف الغمہ صد۱۷

ترجمہ - حضرت ابوذر فرماتے ہیں۔ مجھے فرمایا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی کتاب سے اگر ایک آیت سیکھے صبح کو تو یہ تیرے لئے سو رکعات پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور صبح کو ایک باب علم کا سیکھنا اس پر عمل کرے یا نہ کرے۔ تیرے لئے ہزار رکعات پڑھنے سے بہتر ہے۔

تعارف راوی

اس روائت کے راوی ابوذر غفاری ہیں۔ نام شریف جندب ہے۔ والد کا نام جنادہ ہے۔ یہ بلند مرتبہ مشہور تارک الدنیا اور مہاجرین صحابہ

میں سے ہیں۔ مکہ میں شروع اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ بعض روایات میں ہے۔ کہ یہ ایمان لانے والوں میں پانچویں صحابی ہیں۔ مقام ربذہ میں قیام فرمایا۔ ربذہ ہی میں ۳۲ھ خلافت عثمانی میں وفات پائی۔

فائدہ - ان مبارک روایات سے یہ معلوم ہوا۔ کہ علم عبادت سے افضل ہے۔ جب علم افضل ہے۔ تو بالیقین علم والا (عالم دین) عابد سے ضرور افضل ہوگا۔

یا رب صل وسلم دائما ابدا   علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حدیث ۲۴ - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللّٰہ علیہ وسلم مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ   مشکوٰۃ صـ ۳۴

ترجمہ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تلاش علم میں نکلا وہ اللہ کی راہ میں ہے۔ یہاں تک کہ واپس لوٹے۔

فائدہ - معلوم ہوا۔ دینی طالب علم جتنا وقت زندگی کی جتنی ساعتیں علم میں صرف کرتا ہے۔ جب تک وہ واپس گھر نہیں لوٹتا وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔ سبحان اللہ

غازی کی طرح جب تک گھر نہیں لوٹے گا۔ اس کا چلنا، پھرنا، کھانا، پینا اس کی ہر جائز حرکت اس کا ہر سانس عبادت میں لکھا جاتا ہے۔

حدیث ۲۵ وَعَنْ سَنْجَرَۃَ الْاَزْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَۃً لِّمَا مَضٰی

راہ الترمذی

ترجمہ سنجرہ ازدی کہتے ہیں۔ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تلاش علم کے لیے نکلا تو یہ تلاش اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگی۔

فائدہ ۔ بعض بزرگوں نے فرمایا۔ یہ تلاشِ علم جن گناہوں کا کفارہ ہے۔ ان سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔ بعض نے فرمایا۔ معنی اس کے یہ ہیں۔ کہ اللہ اسے آئندہ گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

حدیث ۲۶ ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِمَجْلِسَیْنِ فِیْ مَسْجِدِہٖ فَقَالَ کِلَاھُمَا عَلٰی خَیْرٍ وَّاَحَدُھُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِہٖ اَمَّا ھٰٓؤُلَاءِ فَیَدْعُوْنَ اللّٰہَ وَیَرْغَبُوْنَ اِلَیْہِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاھُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَھُمْ وَ اَمَّا ھٰٓؤُلَاءِ فَیَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْہَ اَوِ الْعِلْمَ وَیُعَلِّمُوْنَ الْجَاھِلَ فَھُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِیْھِمْ۔

رواہ الدارمی و مشکوٰۃ شریف

ترجمہ ۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مسجد میں دو مجلسوں پر گزرے۔ تو فرمایا۔ یہ دونوں بھلائی پر ہیں۔ مگر ایک مجلس دوسری پر افضل ہے۔ ایپر یہ لوگ (یعنی ذاکرین) اللہ سے دعا کر رہے ہیں۔ اس کی طرف راغب ہیں۔ اگر چاہے۔ انہیں دے چاہے نہ دے۔ لیکن وہ لوگ فقہ و علم خود سیکھ رہے ہیں۔ ناواقفوں کو سکھا رہے ہیں۔ وہ ہی افضل ہیں اور میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر آپ ان میں تشریف فرما ہو گئے۔

تعارف راوی

" اس روائت کے راوی عبداللہ بن عمرو بن العاص ہیں اپنے

باپ سے پہلے اسلام لے آئے۔ امت مصطفوی کے بڑے عالم، عابد حافظ تھے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے احادیث لکھنے کی اجازت چاہی۔ تو آپ نے اجازت عطا فرما دی۔ ان کی وفات کے متعلق بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ ۵۵ھ سے لے کر ۷۳ھ روایات میں مختلف سن بیان کیا گیا ہے۔ آخری روائت ۷۳ کی ہے۔ لیلیٰ بن عطاء کی والدہ عبداللہ بن عمرو بن العاص کے لئے سرمہ بنایا کرتی۔ کیونکہ یہ رات بھر عبادت کیا کرتے تھے۔ چراغ بجھا کر بہت رویا کرتے۔ حتیٰ کہ ان کی آنکھوں کی پلکیں گر گئیں تھیں۔ اکمال

یا اللہ! ان کے درد بھرے آنسوؤں کا صدقہ ہمیں بھی درد بھرے آنسو عطا فرما۔

فائدہ۔ مسجد نبوی شریف میں صحابہ کرام کی دو جماعتیں دو گوشوں میں تھیں۔ ایک گوشہ میں ایک جماعت نوافل اور ذکر اذکار میں مشغول تھی۔ اور دوسرے گوشہ میں دوسری جماعت علمی گفتگو اور لئے ہوئے سبق کا تکرار کر رہی تھی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دو جماعتوں کو ملاحظہ فرما کر فرمایا۔ مجلس علم مجلسِ عبادت سے افضل ہے۔ کیونکہ عابدوں کی عبادت اپنی ذات کے لئے ہے۔ جس کی قبولیت اور ثواب یقینی نہیں۔ کہ یہ اللہ کے کرم پر موقوف ہے۔ اور یہ دوسری جماعت (علم پڑھنے پڑھانے والے) یہ اپنے لئے کچھ نہیں مانگتے دین پھیلا رہے ہیں۔ ان کی خدمت یقیناً قابل قدر ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (ومسلمة)

مشکوٰۃ شریف و مسند امام ابوحنیفہ

یعنی - علم حاصل کرنا (سیکھنا) ہر مسلمان مرد و زن پر فرض ہے۔

فائدہ - اِس ارشادِ گرامی سے علم دین کی ضرورت کا پتہ چلتا ہے۔ کہ ہر مسلمان کے لئے بقدرِ ضرورت علم دین کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ لہذا نماز روزے کے مسائل سیکھنا ہر مرد و زن پر فرض تجارت کے مسائل تاجر پر حج کے مسائل حاجی پر سیکھنا فرضِ عین ہے۔

بقدرِ ضرورت

اس لئے فرمایا گیا ہے۔ کہ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ ہر مسلمان نہ عالمِ دین بن سکتا ہے۔ نہ محدث نہ مفسر نہ حافظ نہ قاری۔ مگر کم از کم ضروریہ مسائل سے آگاہی ہونی ضروری ہے۔

افسوس

کہ ہم علمِ دین کے قریب بھی نہیں جاتے۔ علمِ دین سے نفرت کرتے۔ نہ خود پڑھتے ہیں۔ نہ دوسروں کو پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اس مادی دور میں حالت یہاں تک ناگفتہ بہہ ہو چکی ہے۔ کہ اگر خوش قسمتی سے ہزاروں میں سے کوئی علم کا پیاسا علمِ دین کا شیدائی (بچہ یا بچی) علم دین حاصل کرے۔ تو اس کی حوصلہ افزائی کی بجائے دل شکنی کرتے ہیں۔ اس کے قدم آگے بڑھانے کی بجائے سدِ راہ ہو جاتے ہیں۔ جن طلباءُ و طالبات کے دلوں میں علمِ دین حاصل کرنے کی تڑپ ہے۔ ان کا جی چھڑاتے ہیں۔

افسوس! صد افسوس اس بات پر! کہ آجکل بعض والدین بھی اپنی اولاد کو علمِ دین سے روکتے ہیں۔ دنیوی تعلیم کے لئے تو تن، من دھن کی بازی لگاتے ہیں۔ اور پانی کی طرح پیسہ بہاتے ہیں۔ مگر دینی تعلیم مفت حاصل کرنے اور کروانے سے کتراتے ہیں۔ اور جو دین کا صدقہ کھاتے ہیں ان کو بھی علمِ دین

کی مخالفت کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے لئے تو مرد و زن کی زندگیاں وقف۔ لیکن دینی تعلیم کے لئے وقت نکالنا مشکل۔ مشکل بہت مشکل الا ماشاء اللہ۔ حیف ہے اس زندگی پر اور افسوس ہے اس معاشرے پر۔

میں پوچھتا ہوں

اے مسلمانوں! کیا تمہارا دین سے یہی انصاف ہے؟ پھر بھلا بتاؤ جب تمہارا دین کے ساتھ یہی برتاؤ رہا۔ تو اس کے جاننے والے کیونکر پیدا ہوں گے جب جاننے والے نہ ہوں گے۔ تو اس کو سمجھو گے کیسے؟ اور اس پر عمل کرو گے کیسے؟

میں حیران ہوں۔ کہ بعض لوگ سیاسی پلیٹ فارم پر دو دو گھنٹے گفتگو کر لیتے ہیں۔ مگر جب ان سے پوچھا جائے۔ بھائی صاحب! یہ بتاؤ۔ غسل کے فرائض کتنے ہیں۔ وضو کے فرائض کون سے ہیں۔ تو یوں ہو جائیں گے۔ جیسے منہ میں زبان ہی نہیں۔ نماز کی شرائط پوچھو تو خاموش۔ نماز کے فرائض پوچھو تو خاموش۔ عورت و مرد کی خانگی زندگی کے مسائل سے بے خبر۔ کفن و دفن کے مسائل سے بے خبر۔ مولوی جانے اور اس کا کام جانے۔

ے آہ سلام تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو دولہا تھا وہ ہالے نہ رہے

خوب یاد رکھیے دین کو سمجھنے کے لئے قرآن و حدیث سے انمول موتی نکالنے کے لئے علم دین کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور زندگی گذارنے کیلئے مسائل ضروریہ کا جاننا اشد ضروری ہے۔ لیکن مکمل عالم دین بننا فرض کفایہ۔

علم دین کا مقام پوچھنا ہے۔ تو بزرگان دین سے پوچھو۔ علمائے ربانی سے

پوچھو۔ مجدد الف ثانی سے پوچھو۔ حضرت پیر سید جلال الدین شاہ صاحب سے پوچھو حضرت اعلیٰحضرت فاضل بریلوی، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری سے پوچھو۔ رحمت اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

علم دین کا مقام پوچھنا ہے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر فاروق سے ذو النورین عثمانِ غنی سے پوچھو۔ باب مدینۃ العلم حضرت علی المرتضیٰ سے پوچھو۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین

حضرت رضی اللہ عنہ کا قول ہے

رَضِینَا بِقِسْمَۃِ الْجَبَّارِ فِینَا ۔ لَنَا عِلْمٌ وَّ لِلْجُہَّالِ مَالٌ

ہم خدائے جبار کی تقسیم پر راضی ہیں۔ کہ ہمیں علم عطا ہوا اور جاہلوں کو مال

فَفُزْ بِعِلْمٍ وَّلَا تَجْہَلْ بِہٖ اَبَدًا ۔ اَلنَّاسُ مَوْتٰی وَاَھْلُ الْعِلْمِ اَحْیَاءُ

علم سے کامیابی حاصل کر اور جاہل نہ بن — سب لوگ مُردہ ہیں اور علم والے زندہ ہیں

یا رب صل و سلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حدیث ۲۷۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَعَلَّمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ لِیُعَلِّمَ النَّاسَ اُعْطِیَ لَہٗ ثَوَابَ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا

ترجمہ۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روائت ہے۔ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے سکھایا کسی کو ایک باب علم کا اس نیت سے کہ وہ اوروں کو علم سکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ستر نبیوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔

حدیث ۲۸ - قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الصَّلٰوۃَ مَعَ الْجَمَاعَۃِ وَجَلَسَ فِیْ حَلْقَۃِ الْعِلْمِ وَسَمِعَ کَلَامَ اللّٰہِ وَ عَمِلَ بِہٖ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی سِتَّۃَ اَشْیَاءَ اَلرِّزْقُ مِنَ الْحَلَالِ وَ یَنْجُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ یُعْطٰی کِتَابُہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَیَمُرُّ عَلَی الصِّرَاطِ کَالْبَرْقِ الْخَاطِبِ وَ یُحْشَرُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ مِنْ یَاقُوْتِ حَمْرَاءَ لَہٗ اَرْبَعُوْنَ بَابًا ۔ زبدۃ الواعظین ۔ درۃ الناصحین

ترجمہ ۔ فرمایا نبی کریم رؤف اور رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے کہ جو شخص نماز پڑھے باجماعت اور بیٹھے علم کے حلقہ میں اور سنے اللہ کا کلام اور اس پر عمل کرے ۔ اللہ جل جلالہٗ اس کو چھ چیزیں عطا فرمائے گا ۔

۱ ۔ رزق حلال

۲ ۔ اور نجات پائے گا عذاب قبر سے

۳ ۔ اور دیا جائے گا بروز قیامت اس کے داہنے ہاتھ میں **نامۂ اعمال**

۴ ۔ اور گذرے گا وہ شخص پل صراط پر مثل بجلی کے

۵ ۔ اور اٹھائے گا اس کو اللہ تعالیٰ انبیا کرام علیہم السلام کے ساتھ ۔

٦ ۔ اور بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں یاقوت سرخ کا ایک محل جس کے چالیس دروازے ہوں گے ۔

فائدہ یہ درجات ہیں دینی تعلیم حاصل کرنے والے طلبائے کے لئے ہیں اللہ نصیب کرے سو اللہ تعالیٰ ہمیں علم دین حاصل کرنے کی اور اپنے بچوں اور بچیوں کو علم دین دلانے کی توفیق عطا فرمائے ۔

علم ، بحیثیت علم ہونے کے ہر علم اچھا ہے ۔ علم کوئی بھی بُرا نہیں ۔ دیکھئے !

حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

قرآن حکیم وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا

ترجمہ اور سکھائے اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام

تفسیر مدارک میں اسی آیت کے تحت ہے

"حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام بتا دینے کے معنی یہ ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ تمام جنسیں دکھا دیں جن کو پیدا کیا ہے۔ اور بتا دیا کہ اس کا نام گھوڑا ہے۔ اور اس کا نام اونٹ ہے اور اس کا نام فلاں ہے۔ اس کا نام فلاں ہے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ان کو ہر چیز کے نام بتا دیئے۔ یہاں تک کہ پیالی اور چلو کے بھی۔

تفسیر روح البیان میں ہے

" اور حضرت آدم علیہ السلام کو چیزوں کے حالات سکھائے اور جو کچھ ان میں دینی و دنیاوی نفع ہیں وہ بھی بتائے۔ ان کو تمام فرشتوں کے نام بتائے، حیوانات اور جمادات کے نام بتائے اور ہر چیز کا بنانا بتایا۔ تمام شہروں اور گاؤں کے نام بتائے۔ پرندوں اور درختوں کے نام بتائے، جو کچھ ہو چکا یا جو کچھ بھی ہوگا۔ ان کے نام کھانے پینے کی چیزوں کے نام بتائے جنت کی ہر نعمت کے نام بتائے۔

حدیث شریف میں ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سات لاکھ زبانیں سکھائی گئیں۔

یہ اس کے علم کا حال ہے۔ جو نبی تھے۔ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ اور نائب تھے۔ فتوحات مکیہ باب دہم میں ہے۔

اَوَّلُ نَائِبٍ کَانَ لَہٗ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وَخَلِیْفَتُہٗ آدَمُ علیہ السلام

حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے نائب وخلیفہ آدم علیہ السلام ہیں۔ جب نائب اور خلیفہ کے علم کا یہ حال ہے۔ تو امام الانبیاء خاتم الانبیاء آقا و مولی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کا کیا حال ہوگا۔

تفسیر خازن میں ہے

"وَقِیْلَ عَلَّمَ آدَمُ اَسْمَاءَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَقِیْلَ اَسْمَاءَ ذُرِّیَّتِہٖ وَقِیْلَ عَلَّمَہٗ اللُّغَاتَ کُلَّھَا

اور کہا گیا ہے۔ کہ آدم علیہ السلام کو تمام فرشتوں کے نام بتا دئے گئے اور کہا گیا ہے۔ کہ ان کی تمام اولاد کے نام اور کہا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام زبانیں سکھا دیں۔

اربوں کھربوں چیزوں کے نام اللہ نے آدم علیہ السلام کو بتا دیئے اکثر چیزیں آج سے سو سال پہلے نہ تھیں۔ ان کے نام بھی کسی کو معلوم نہ تھے اب ہیں۔ ان کے نام بھی مختلف زبانوں میں تجویز ہو چکے۔ اکثر چیزیں زمانہ مستقبل میں بنیں گی۔ ان کے نام بھی بعد میں تجویز ہوں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بتا دئے سکھا دئے آدم علیہ السلام کو ان تمام اشیاء کے نام جو موجود تھیں یا قیامت تک پیدا کی جانے والی تھیں۔

پھر لطف کی بات یہ ہے۔ کہ ہر چیز کے تمام زبانوں میں نام بتا دئے گئے۔ مثلاً پانی کو اردو میں پانی فارسی میں آب عربی میں ماء انگریزی میں واٹر معلوم ہوا آدم علیہ السلام کو اردو، پنجابی، سندھی، بنگالی، پشتو، فارسی انگریزی، عربی سب زبانیں سکھا دی گئیں۔ پتہ چلا۔ بحیثیت علم کے ہر علم

اعلیٰ چیز ہے۔ علم سے لوگ اونچے سے اونچے مراتب پالیتے ہیں۔ مگر دنیاوی علوم صرف دنیاوی فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اور بس۔

اکبر الٰہ آبادی نے کیا خوب کہا

؎ کیا بتائیں احباب کیا کار نمایاں کر گئے
بی اے ہوئے نوکر ہوئے پنشن ملی اور گھر گئے

دنیاوی تعلیم کی تو یہ حقیقت ہے جو اس شعر میں بیان کردی گئی ہے۔ مگر دینی تعلیم خدائی تعلیم ہے۔ نبیوں کی تعلیم ہے۔ ولیوں کی تعلیم ہے۔ اس کا فائدہ دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں۔ جیسا کہ قرآن و حدیث سے ظاہر ہے۔

یارب صل وسلم دائما ابدا   علی حبیبك خیر الخلق کلھم

حدیث ۲۹ فرمایا حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ تَحْتَ الْعَرْشِ مَدِیْنَۃً مِّنْ نُّوْرٍ مِّثْلَ الدُّنْیَا عَشَرَ مَرَّاتٍ فِیْھَا اَلْفُ شَجَرَۃٍ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّیَاقُوْتٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّمَرْجَانٍ وَاِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الخ

ترجمہ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے عرش کے نیچے نور کا ایک شہر کہ دس دنیا کے برابر ہے۔ اس میں ہزار درخت ہیں۔ موتی اور یاقوت، زبرجد اور مرجان کے اور جب قیامت ہوگی۔ نکلیں گے پتے ان کے۔ پس ایک ندا دینے والا اللہ کی طرف سے ندا دے گا۔

کہاں ہیں

وہ لوگ جو نماز پنجگانہ با جماعت ادا کرتے تھے۔ اور بعد اس کے حلقۂ علم مین بیٹھتے تھے۔ آئیں آج ان درختوں کے سائے کے نیچے۔ پس وہ لوگ آئیں گے اور ان درختوں کے نیچے بیٹھیں گے۔ اور رکھے جائیں گے

ان کے سامنے دستر خوان نور کے۔ ان میں وہ چیزیں ہوں گی۔ جو ان کا جی چاہے گا اور اس دستر خوان سے ان کی آنکھیں خوش ہوں گی اور ان سے فرمایا جائے گا کُلُوْ مِنْھَا جَمِیْعًا۔ ان میں سے تم سب کچھ کھاؤ۔ (مکاشفۃ الاسرار) مسلمانوں! دینی تعلیم کے کسی بھی شعبہ میں داخل ہو کر ان فضائل کے مستحق بن جاؤ۔

طالبِ علم اور معلم کے آداب اور اس میں دو بیان ہیں

بیانِ اول۔ طالبِ علم کے آداب ہیں۔ اور اس میں گیارہ آداب ہیں۔

پہلا ادب یہ ہے کہ طالب علم اپنے نفس کو رذیل عادات اور بُری صفات سے پاک کرے۔ اس لئے کہ علم دل کی عبادت اور باطن کی درستی ہے اور اس کا نزدیک ہونا خدا سے ہے۔ اور جس طرح نماز کہ وظیفہ اعضائے ظاہری ہے۔ بغیر طہارت ظاہر کے درست نہیں ہوتی۔ اسی طرح عبادت باطن یعنی علم کے باعث دل کی عبادت بھی بغیر بُرے اخلاق اور نجس صفات سے پاک ہونے کے درست نہیں ہوتی۔

حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "دین ستھرائی پر مبنی ہوا ہے" تو ستھرائی ظاہر اور باطن دونوں کو چاہیئے۔

دوسرا ادب یہ ہے کہ طالبِ علم دنیا کے شغل کم کر دے۔ اور اپنے اقارب و وطن سے دوری اختیار کرے۔ اس لئے کہ علاقے سب خارج اور مانع ہیں۔ مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ۔ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے اندر دو دل نہیں بنائے تو جب سب سے تعلق رکھے گا۔ تو فکر بٹا رہے گا۔ حقیقتوں کے دریافت سے قصور رہے گا۔ اور

اسی لئے کسی نے کہا ہے۔ کہ علم تجھ کو اپنا تھوڑا حصہ نہ دے گا۔ جب تک تو اس کے اپنا سب دل و جان حوالے نہ کرے گا۔

تیسرا ادب۔ یہ ہے کہ طالب علم تعلیم پر تکبر نہ کرے۔ اور نہ استاد پر حکومت بلکہ اپنے معاملہ کو ہر حال میں بالکل اس کے اختیار پر چھوڑ دے اور استاد کی نصیحت کو ایسا مانے جیسے بیمار طبیب مشفق و حاذق کو مانتا ہے۔ اور اس سے عاجزی انکساری سے پیش آئے اور اس کی خدمت سے ثواب و شرف کا طالب ہو۔

علم، انکسار اور کان لگانے کے بغیر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ پارہ ۲۶

ترجمہ۔ بے شک نصیحت ہے۔ اس کے لئے جو دل والا ہو یا کان لگائے۔ اور متوجہ ہو۔ دل والا ہونے سے غرض یہ ہے۔ کہ علم کی قابلیت اور سمجھنے کی استعداد رکھتا ہو۔ پھر سمجھنے پر قادر ہونا کافی نہیں بلکہ جب تک کان حضورِ دل سے نہ لگا دے تاکہ جو کچھ کان میں ڈالے اس کو اچھی طرح سن کر انکسار اور شکر اور خوشی اور منت کے ساتھ قبول نہ کرے (اتب تک فیض ناممکن ہے)

استاد کے سامنے شاگرد کو ایسا رہنا چاہیئے۔ جیسے نرم زمین جس پر بہت سا مینہ برسے اور وہ سب پی جاوے۔

جب استاد کوئی سا طریق تعلیم کا اس کو بتا دے شاگرد اس کی پیروی کرے جو شاگرد اپنے استاد کی رائے کے سامنے اپنی رائے اور اپنا اختیار باقی رکھے گا۔ تو وہ اپنی حاجت سے محروم رہے گا۔

ہے۔ تو توفیق یافتہ وہی ہے۔ جو اس ترتیب اور درجات کالحاظ رکھے۔

آٹھواں ادب۔ یہ ہے کہ اس سبب کو معلوم کرے۔ جس سے علوم کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اور شرف دو چیزوں کے باعث سے ہوتا ہے۔ اول ثمرہ کے شرف سے دوم دلیل کی پختگی اور قوت سے۔ مثلاً علم دین اور علم طب کو جو دیکھتے ہیں۔ تو اوّل یعنی علمِ دین کا ثمرہ زندگی ابدی ہے اور دوسرے کا ثمرہ زندگی فانی ہے اسی جہت سے علم دین علم طِب سے اشرف ہے کہ اس کا ثمرہ (پھل) اشرف ہے۔ یہی حال باقی علوم کے بالمقابل علم دین کا ہے۔ لہذا ماننا پڑے گا۔ کہ علم دین تمام علوم سے افضل و اعلیٰ ہے۔

نواں ادب یہ ہے کہ طالب علم کا قصد علم سے سرِدست تو یہ ہو کہ اپنے باطن کو آراستہ اور فضیلت سے مزّین کرے اور انجام یہ ہو۔ کہ خدا تعالیٰ کا قرب اور فرشتوں اور ملائے اعلیٰ کی ہمسائیگی حاصل ہو۔ اور علم سے غرض ریاست اور مال وجاہ اور بیوقوں سے جھگڑنے اور ہمسروں پر فخر کرنے کی نہ ہو (محض اللہ اور اس کے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کا قرب الٰہی اور قربِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو۔ تو بالضرور ایسے علم کی طلب کرے۔ اللہ نصیب کرے۔

دسواں ادب۔ یہ ہے کہ علم کی نسبت اصلی مقصود کی طرف کرے تاکہ جو مقصود کے قریب ہے۔ اس کو بعید پر ترجیح دے۔ اور جو علم مہم ہو۔ اس کو اختیار کرے اور معنی مہم کے یہ ہیں۔ کہ جو تم کو فکر میں ڈالے۔

(احیاء علوم الدین باب العلم)

گیارہواں ادب۔ یہ ہے کہ استاد کی آمد پر شاگرد کا قیام۔ یعنی کھڑا ہونا

مشکوٰۃ شریف باب القیام میں ہے۔ کہ جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں حاضر ہوئے تو حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انصار کو فرمایا قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِ کُمْ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ یہ قیام تعظیمی تھا اور قیام تعظیمی جائز و مستحب ہے۔

اشعۃ اللمعات کتاب الادب بالقیام قوموا الی سیدکم کے ماتحت ہے۔

" اس حدیث کی وجہ سے جمہور علما نے علمائے صالحین کی تعظیم کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ امام نووی نے فرمایا کہ بزرگوں کی تشریف آوری کے وقت کھڑا ہونا مستحب ہے۔"

درمختار جلد پنجم کتاب الکراہیۃ میں ہے۔

یجوز القیام ولو للقاری بین یدی العالم

قرآن پڑھنے والے کو عالم کے سامنے کھڑا ہو جانا جائز ہے۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا تلاوت قرآن کی حالت میں بھی اگر کوئی عالمِ دین یا استاد محترم آ جائے تو اس کے لئے کھڑا ہونا مستحب ہے۔

تنبیہ۔ بدعقیدہ عالمِ دین اور بدعقیدہ استاد کی تعظیم مطلقاً منع ہے۔

الغرض۔ شاگرد پر استاد کی تعظیم و توقیر ادب و احترام لازم ہے۔ ادب میں فیض ملتا ہے۔ بے ادبی میں فیض چھنتا ہے۔ مؤدب شاگرد استاد کی دعاؤں کی برکت سے کامیابی کے مراحل طے کرتا ہے۔ بے ادب اور گستاخ شاگرد نامرادی کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔

ادب میں فیض ہی فیض ہے خیر ہی خیر ہے شاگرد کے لئے استاد کے سامنے عاجزی انکساری ضروری ہے۔ مغرور متکبر شاگرد کبھی فیض نہیں

پا سکتا۔ حضرت میاں محمد نور اللہ مرقدہٗ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

شعر بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ درگاہے ڈھوئی

باہجھ ادب دے منزلِ مقصود نہ پہنچیا کوئی

ہمیں بھی عمر گذر گئی ہے۔ پڑھاتے ہوئے سینکڑوں شاگردوں سے واسطہ پڑا ہے بڑے بڑے مؤدب شاگرد بھی دیکھے ہیں اور بڑے بڑے نرالے شاگرد بھی دیکھے ہیں۔ بہر حال، ہمیں تو پیرِ کامل کا ارشاد ہے۔ شاگرد کے ادب اور بے ادبی کو مت دیکھو۔ بس اپنی ڈیوٹی ادا کئے جاؤ تو بفضلہٖ تعالیٰ اپنی ڈیوٹی احسن طریقہ سے ادا کر رہے ہیں۔ اور جب تک جسم میں جان موجود ہے قرآن پاک کی تعلیم دیتے رہیں گے انشاء اللہ

ادبِ اُستاد کے متعلق ایک حسین واقعہ

ہارون الرشید جبار بادشاہ نے اپنے بیٹے مامون الرشید کی تعلیم کیلئے حضرت امام کسائی سے (جو امام محمد رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی اور اجلہ علما اور قراء سبعہ میں سے ہیں) عرض کیا۔ کہ یا حضرت! آپ شہزادے مامون کو میرے گھر آکر حدیث پڑھا جایا کریں۔ فرمایا میں وہاں پڑھانے نہیں آیا کروں گا شہزادہ میرے مکان پر آجایا کرے ہارون الرشید نے عرض کیا وہ وہیں حاضر ہو جایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو۔ فرمایا یہ بھی نہ ہوگا۔ جو پہلے آئے گا اس کو پہلے جو بعد آئے گا۔ اس کو بعد میں سبق ملے گا۔ اللہ اکبر

آئین جواں مرداں حق گوئی و بیباکی

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

غرض۔ مامون نے پڑھنا شروع کیا اتفاقاً ایک روز ہارون الرشید کا گذر اُدھر سے ہوا۔ دیکھا امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور شہزادہ مامون رشید پانی ڈال رہا ہے۔ بادشاہ غضبناک ہو کر اترا اور مامون رشید کو کوڑا مارا۔

اس پر حاضرین غلط فہمی میں مبتلا ہوئے کہ شاید اپنی توہین محسوس کی ہے۔ کہ شہزادہ ہو کر لوٹا کیوں اٹھائے۔ لیکن ہارون رشید نے یہ کہہ کر فوراً غلط فہمی کو دور کر دیا۔ اور کہا۔

او بے ادب! خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں۔ ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے ان کا (استاد محترم) کا پاؤں دھو۔ سبحان اللہ ہارون رشید نے اپنے بیٹے کو ادب کا ایک قانون سکھا دیا۔

ایک دفعہ ہارون رشید نے ابو معاویہ خزیر کی دعوت کی وہ آنکھوں سے معذور تھے۔ جب لوٹا اور چلمچی ہاتھ دھونے کیلئے لائی گئی تو چلمچی خدمتگار کو دی۔ اور لوٹا خود لے کر ان کے ہاتھ دھلائے۔ اور کہا کیا آپ نے جانا پہچانا کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے۔ کہا نہیں۔ کہا ہارون ہے۔ ابو معاویہ خزیر رحمت اللہ علیہ نے کہا۔ جیسی آپ نے علم کی عزت کی ایسی اللہ تعالیٰ آپ کی عزت کرائے ہارون رشید نے کہا۔ اسی دعا کے حاصل کرنے کے لئے یہ کام کیا ہے۔

ہارون رشید کے دربار میں جب کوئی عالم تشریف لاتے تو بادشاہ ان کی تعظیم کے لئے سروقد کھڑا ہوتا۔

ایک بار درباریوں نے کہا۔ یا امیر المومنین! ایسا کرنے سے رعب (دربار سلطنت کا جاتا ہے۔

جواب دیا۔ اگر علمائے دین کی تعظیم سے رعب سلطنت جاتا ہے۔ تو جانے ہی کے قابل ہے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ان کا رعب روئے زمین کے بادشاہوں پر درجہ اتم تھا۔ سلاطین نصاریٰ ان کا نام لیتے تھراتے تھے۔

مگر ایسے جبار بادشاہ نے اپنے بیٹے کو استاد کی تعظیم کا سبق دیا۔ تو کیسا شاندار۔ خود علماء کی تعظیم کی۔ تو کیسی شاندار

بیان دوم ۔ استاد کے آداب ہیں :۔

-: جاننا چاہیئے :-

کہ علم کے باب میں آدمی کے چار حال ہیں۔ جیسے مال کے حاصل کرنے میں ہوتے ہیں۔ مثلاً مال والا۔

اوّل تو مال پیدا کرتا ہے۔ اس وقت کمانے والا کہلاتا ہے۔

دوم اپنی کمائی کو جمع کرتا ہے۔ تو تونگر ہو جاتا ہے۔ حاجت دوسروں سے مانگنے کی نہیں رکھتا۔

سوم۔ اس مال کو اپنی ذات پر خرچ کرتا ہے۔ تو متنفع او متمتع ہوتا ہے۔

چہارم۔ اسے دوسروں کو دیتا ہے۔ اس صورت میں سخی اور اہلِ فضل گنا جاتا ہے۔ اور پچھلی حالت اور حالتوں سے اشرف (واعلیٰ) ہے۔

اسی طرح علم کا حال ہے۔ وہ بھی مال کی طرح تحصیل کیا جاتا ہے۔ اس کی بھی چار قسمیں ہیں۔

اول۔ علم کی طلب کا زمانہ۔

دوم۔ حاصل کئے پر ایسا عبور ہونا۔ کہ حاجت سوال کی نہ رہے۔

سوم۔ جس بات یعنی علم کے جس شعبہ کو حاصل کیا ہے۔ اس میں فکر کر کے اس سے مستفید ہونا۔

چہارم ۔ علم حاصل کرنے کے بعد دوسروں کو اس سے فائدہ پہنچانا۔ اور یہ حال سب میں اشرف ہے ۔ اس لئے کہ۔

جو شخص علم تحصیل کرے اور لوگوں کو سکھائے تو ایسے ہی شخص کو زمین و آسمان والے ملکوت عظیم کہتے ہیں۔ کہ اس کا حال آفتاب کی طرح ہے۔ کہ خود روشن ہے۔ دوسروں کو روشنی دیتا ہے۔ یا مشک جیسا ہے۔ کہ دوسروں کو معطر کرتا ہے۔ اور خود خوشبو ہے۔

اور جو شخص دوسروں کو بتاتا ہے ۔ آپ خود اس پر عمل نہیں کرتا۔ اس کے بارے میں قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

یا یھا الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون

اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ کچھ جو خود نہیں کرتے

اس کا حال فقر سا ہے کہ دوسروں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اور خود علم سے خالی ہے۔ یا سان کا سا ہے۔ کہ لوہے کو تیز کرتی ہے۔ اور خود نہیں کٹتی ۔ یا سوئی کا سا ہے۔ کہ دوسروں کیلئے لباس تیار کرتی ہے۔ اور خود ننگی رہتی ہے۔ یا چراغ کی بتی ہے ۔ کہ اوروں کو روشنی دیتی ہے۔ اور اپنے آپ کو جلاتی ہے (احیاء علوم الدین)

یا علم تحصیل کیا ہے۔ مگر دوسروں کو بتاتا نہیں۔ وہ بھی علم میں بخیل ہے۔ جیسے مالدار راہِ خدا میں مال خرچ نہ کرنے سے بخیل کہلاتا ہے۔ ایسے ہی وہ عالم جس نے علم تو حاصل کر لیا۔ مگر علم کو لوگوں تک پہنچایا نہیں۔ وہ پرلے درجے کا بخیل ہے۔ حدیث پاک میں علم حاصل کرنے کی اور پھر اس کو پھیلانے کی تاکید آئی ہے۔ اور علم کو پھیلانے کی عالیشان فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اور علم کو حاصل کرنے کے بعد اس کو نہ پھیلانے کی

برائی بیان کی گئی ہے۔ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ لوگوں میں سے بدترین ازروئے منزل کے قیامت کے دن وہ عالم ہوگا۔ جس نے علم (کو پھیلا کر) اس سے اس کے (ثواب) کا نفع نہ کمایا۔

اس لئے کہ علم کو حاصل کرنا اگر کمال ہے۔ تو اس کو پھیلانا اس سے بڑھ کر کمال ہے۔ اور یہ پھیلانا درس تدریس کے ذریعہ سے اعلیٰ طریقہ سے ہوسکتا ہے۔ اور جب آدمی درس وتدریس میں مشغول ہو۔ تو ایک بڑا کام اور نہائت بڑا خطرہ اپنے ذمہ لے لیا۔ اس لئے اس کے آداب و قواعد یاد کرنا چاہیں۔

اوّل ادب۔ یہ ہے کہ استاد شاگردوں پر شفقت کرے۔ اور ان کو اپنے بیٹوں کے برابر جانے حضور سید کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات نے فرمایا **انما انا لکم مثل الوالد الولدہ** ـــــ استاد کا حق ماں باپ کے حق سے زیادہ ہے۔ اس لئے کہ باپ اس کی زندگی اور وجود فانی کا سبب ہے۔ اور استاد حیات جاودانی کا سبب ہے۔

دوسرا ادب۔ یہ ہے کہ تعلیم کے باب میں صاحب شریعت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرے۔ یعنی علم سکھانے پر نہ مزدوری طلب کرے۔ اور کسی طرح کے بدلے کی نیت نہ ہو۔ نہ شکر کا خواہاں۔ بلکہ صرف خدائے تعالےٰ کے واسطے اور اس کے قرب کے طلب کے لئے سکھاوے۔ مختصر یہ کہ علم کے بدلے غرض اور لالچ کو اپنے دل میں جگہ نہ دے ہاں شاگرد اپنی خوشی سے استاد کی جو خدمت کردے۔ وہ استاد کے لئے شاگرد کی طرف سے نذرانہ ہوگا۔ اس میں حرج نہیں۔ دولتِ لازوال لیکر اس کے بدلے فانی دولت دی جائے تو یہ سودا سستا ہے۔

تیسرا ادب۔ یہ ہے کہ شاگرد کی نصیحت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔

چوتھا ادب۔ یہ ہے کہ جو تعلیم کے باب میں عمدہ اور باریک ہے وہ یہ ہے

کہ شاگرد کو اخلاقِ بد سے جبتک ہو سکے منع کرے۔

پانچواں ادب۔ یہ ہے کہ استاد جس علم کو سکھاتا ہو اس کو چاہئے۔ کہ

شاگرد کے دل میں اس علم کے اوپر کے علوم کی بُرائی نہ ڈالے ——

بلکہ جو استاد ایک علم کی تعلیم کا کفیل ہو اس کو چاہئے۔ کہ شاگرد پر دوسرے

علم سیکھنے کی راہ نکال دے۔ اور اگر کئی علوم کا کفیل ہو۔ تو ان میں ترتیب

کا لحاظ رکھے کہ شاگرد ایک رتبہ سے دوسرے رتبے پر ترقی کرتا جاوے۔

چھٹا ادب۔ یہ ہے کہ شاگرد کے سامنے بیان کرنے میں صرف اس کی سمجھ پر

کفائت کرے۔ ایسی بات اس کو نہ کہے جس تک اس کی عقل نہ پہنچے ——

اور اس ادب میں حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی

کرے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ دو کہ ہم انبیاء کا گروہ ہیں۔ ہم کو حکم ہے۔ کہ ہم

لوگوں کو ان کے مرتبوں میں رکھیں۔ اور ان کی عقلوں کے مطابق ان سے

گفتگو کریں۔ تو استاد کو بھی چاہئے۔ کہ شاگرد کے سامنے حقیقت کسی امر

کی اس وقت ظاہر کرے۔ کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ شاگرد اس کو اچھی

طرح سمجھ جاوے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ کہ

اس میں بہت سے علوم ہیں۔ بشرطیکہ اس کے سمجھنے والے ہوں۔ یعنی

میں ان کو اس لئے ظاہر نہیں کرتا۔ کہ ان علوم کا متحمل کوئی نہیں۔ اور حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ نیک بندوں کے دل بھیدوں کی قبریں ہیں۔

اور کسی بزرگ نے فرمایا ہے۔ کہ ہر شخص کو اس کی عقل کے پیمانے کے مطابق

ناپو اور اس کی سمجھ کے ترازو کے مطابق اس سے گفتگو کرو۔ تاکہ تم اس سے بچے رہو اور وہ تم سے نفع پاوے۔

ساتواں ادب۔ یہ ہے کہ جب شاگرد کا حال معلوم ہو جائے۔ کہ کم سمجھ ہے تو استاد کو چاہیئے۔ کہ اس کو موٹی بات جو اس کے لائق ہو بتا دے۔

آٹھواں ادب۔ یہ ہے کہ استاد اپنے علم کے بموجب عمل کرتا ہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کہے کچھ اور کرے کچھ۔ اس لئے کہ علم تو دل کی آنکھ ہے۔ اور عمل ظاہر کی آنکھ ہے ——— عمل علم کے خلاف کرے گا۔ تو ہدایت نہ ہوگی۔ اور جو شخص خود ایک کام کرے دوسرے کو کہے۔ کہ اس کو نہ کرو کہ ظاہر قاتل ہے۔ تو لوگ تمسخر اڑائیں گے۔

(احیاء علوم الدین باب العلم از ص۶۵ تا ص۶۷)

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ

محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عورت اپنا بیٹا لائی عرض گذار ہوئی۔ یا حضرت! یہ میرا بیٹا گڑ بہت کھاتا ہے۔ اس کو فرماؤ۔ کہ گڑ نہ کھایا کرے۔ آپ نے فرمایا! مائی! کل آنا وہ وہ دوسرے روز اپنے بیٹے کو لے کر آئی دوسرے دن آپ نے اس بچے کو مخاطب ہو فرمایا۔ بیٹا گڑ نہ کھایا کرو۔ اس مائی نے عرض کی۔ یا حضرت اتنا ہی فرمانا تھا۔ تو کل ہی فرما دیتے۔ آپ نے فرمایا۔ کل میں نے خود گڑ کھایا ہوا تھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ طلباء کو ادب میں رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالےٰ اساتذہ کو اپنے فرائض منصبی پہنچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یا رب صل وسلم دائما ابدا　　علی حبیبک خیر الخلق کلهم

اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولنا محمد
رسولک المرتضیٰ ونبیک المجتبیٰ وصفیک
المصطفیٰ من الصلوات اطیبها وعلی اٰله
واصحابه وازواجه واحبائه اجمعین

تیسری فصل

عالمِ دین کی فضیلت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ
اللہ تعالیٰ سے تو اس کے بندے علم والے (علما) ہی ڈرتے ہیں۔

فائدہ۔ معلوم ہوا۔ علمائے دین کے دلوں میں خوفِ الٰہی ہوتا ہے۔ اور خوف الٰہی ایک ایسی نعمت ہے۔ جو جنت میں جانے کا سبب بنتی ہے۔ اللہ نصیب کرے۔ **اور**

ارشاد گرامی ہے۔ وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ

ترجمہ۔ اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس کی جنت کی طرف جس کی چوڑائی میں زمین و آسمان سما جائیں۔ جو تیار کی گئی ہے۔ ڈر والوں کیلئے ——— **اور**

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی

اور جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اور اپنے نفس کو خواہشات سے بچائے تو اس کی جائے پناہ جنت ہے۔

فائدہ - آیات کریمہ کی روشنی میں معلوم ہوا۔ کہ عالمِ دین اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ جنت اس کا ٹھکانا ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

فرما دو (اے محبوب) کیا برابر ہو سکتے ہیں علم والے اور جاہل۔

"علم والوں سے مراد علمائے کرام ہیں۔ انہی کے فضائل قرآن وحدیث میں بیان ہوئے ہیں۔ عابد سے عالمِ دین افضل ہے۔ ملائکہ عابد تھے۔ آدم علیہ السلام عالم۔ عابدوں کو عالم کے سامنے جھکنا پڑا۔ حضرت عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات بلکہ دنیا کی تمام عورتوں سے افضل ہیں کیونکہ وہ بڑی عالمہ ہیں۔

یہ ارشاد کہ عالم اور جاہل دونوں برابر نہیں بالکل ظاہر ہے۔ اس میں کسی پیچ وخم کی ضرورت نہیں۔ جیسے روشنی اور اندھیرا برابر نہیں اسلام اور کفر ہدایت وگمراہی برابر نہیں۔ اندھا اور انکھیارا برابر نہیں۔ دن اور رات برابر نہیں۔ سننے والا اور بہرا برابر نہیں زندہ اور مردہ برابر نہیں۔ تو عالم اور جاہل دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔ جب عالم اور جاہل دونوں برابر نہیں تو نبی اور امتی برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔"

عالمِ دین کی فضیلت میں احادیث

حدیث ۳۰ - قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ زَارَ عَالِمًا فَكَاَنَّمَا زَارَنِىْ وَمَنْ صَافَحَ عَالِمًا فَكَاَنَّمَا صَافَحَنِىْ وَمَنْ

جَالَسَ عَالِمًا فَكَأَنَّمَا جَالَسَنِیْ وَمَنْ جَالَسَنِیْ فِی الدُّنْیَا اَجْلَسَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِی الْجَنَّةِ نزهة المجالس

ترجمہ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے عالم دین کی زیارت کی۔ گویا اس نے کہ میری زیارت کی۔ اور جس نے عالم دین سے مصافحہ کیا اس نے گویا مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور جو کسی عالم دین کی مجلس میں بیٹھا۔ وہ گویا کہ میری مجلس میں بیٹھا۔ اور جو میری مجلس میں بیٹھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بروز قیامت جنت میں بٹھائے گا۔

حدیث حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ نے حماد بن ابراہیم سے آیت "وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ" کی تفسیر میں روایت فرمائی کہ بروز قیامت آدمی کا عمل ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے گا۔ تو پلہ اونچا ہو جائے گا۔ پھر ایک چیز لائی جائے گی۔ اور ترازو کے دوسرے پلے میں رکھ دی جائے گی اور وہ جھک جائے گا۔ تب آدمی سے کہا جائے گا۔ تو جانتا ہے یہ کیا ہے؟ وہ کہے گا۔ میں نہیں جانتا۔ تو جواب دیا جائے گا۔ یہ اس علم کی فضیلت ہے۔ جو تو لوگوں کو سکھایا کرتا تھا۔

امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ

نام شریف نعمان بن ثابت ہے۔ امام صاحب کے والد گرامی ثابت بچپن میں حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضرت علیؓ نے ان کے حق میں اور ان کی اولاد کے حق میں دعائے برکت فرمائی۔ امام صاحب ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے زمانہ میں چار صحابی بقید حیات تھے۔ بصرہ میں انس بن مالک کوفہ میں عبد بن اوفی مدینہ شریف میں سہل بن سعد ساعدی مکہ میں

ابو الطفیل عامر بن واصلہ ۔ امام ابو حنیفہ کی ملاقات ان میں سے کسی سے بھی نہیں ہوئی۔

فقہہ کا علم آپ نے حماد بن ابی سلیمان سے حاصل کیا۔ اور حدیث کی سماعت عطاء بن ابی رباح ۔ ابو اسحاق سبیعی، محمد بن منکدر نافع ہشام بن عروہ، سماک بن حرب وغیرہ سے کی۔

مروان بن محمد کے دور میں ابن ہبیرہ نے کوفہ کے محکمہ قضا کی ذمہ داری لینے پر مجبور کیا۔ مگر امام صاحب نے سختی سے انکار کیا۔ اس پر آپ کو دس دن تک دس دس کوڑے روزانہ لگوائے جاتے لیکن جب یہ دیکھا کہ یہ کسی طرح راضی نہیں ہیں تو ان کو چھوڑ دیا۔

جب خلیفہ منصور نے حضرت امام ابو حنیفہ کو عراق بلوایا۔ تو محکمہ قضا سپرد کرنا چاہا۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے قسم کھائی۔ کہ ایسا ہرگز نہ ہو گا آخر میں خلیفہ نے آپ کو قید کرایا۔ قید میں آپ کی وفات شریف ہوئی۔ طحطاوی میں ہے۔

وَاِنَّ اَبَا حَنِیْفَةَ اَمَامَاتَ فَخُتِمَ عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قَبْلَ الدَّفْنِ

جب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان پر دفن سے پہلے ستر ہزار قرآن پاک ختم ہوئے۔ سبحان اللہ

مرقات میں ہے۔ کہ سارے جنتیوں میں سے دو تہائی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور سارے مسلمانوں میں سے دو تہائی مومن حنفی ہیں۔ اکثر اولیا حنفی ہی ہوئے۔

چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی ہر شب پورا قرآن ایک رکعت

میں ختم کرتے تھے۔ ماہ رمضان شریف میں اکسٹھ قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ ایک دن میں ایک رات میں اور ایک تراویح میں۔

۱۵۰ھ میں بمقام بغداد میں وفات پائی۔ بغداد میں آپ کی قبر زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

خلاصہ یہ کہ آپ عالم، عامل، متقی، زاہد، عابد اور علومِ شریعت کے امام تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتوں، برکتوں، نوازشوں کی بارش نازل فرمائے۔

حدیث ۳۱۔ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِذَا مَرَّ الْعَالِمُ اَوِ الْمُتَعَلِّمُ عَلٰی قَرْيَةٍ رَفَعَ اللّٰهُ الْعَذَابَ عَنْ مَقْبَرَتِهَا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نزھۃ المجالس

ترجمہ جب عالم دین یا طالب علم کسی بستی پر سے گذرتے ہیں۔ تو اللہ اس بستی کے قبرستان سے چالیس روز کے لئے عذاب اٹھا دیتا ہے۔

حدیث ۳۲ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِيْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمِيْرًا وَاحِدَهٗ اَوْقَالَ اُمَّةً وَّاحِدَةً مشکوۃ ص ۳۷

ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں۔ فرمایا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ تم جانتے ہو، سب سے بڑا عالم کون ہے۔ عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا سخی ہے۔ پھر میں بنی آدم سے بڑا سخی ہوں۔ اور

میرے بعد بنی آدم میں سے سب سے بڑا سخی وہ شخص ہے۔ جس نے علم سیکھا اور اس کو پھیلایا۔ وہ آئے گا قیامت کے دن بمنزلہ ایک امیر کے۔ یا فرمایا ایک جماعت کئے ہو کر آئے گا

فائدہ۔ یعنی عالم (حق) بروز قیامت کسی کا تابع نہ ہوگا۔ بلکہ سب اس کے تابع ہوں گے۔ کہ عالم دین امام ہوگا۔ اور سارے عابد ساجد، نمازی۔ غازی حافظ، قاری اس کے ماتحت ہوں گے کیونکہ جس نے جو نیکی کی عالم دین کے بتانے سے کی۔ یا ایک عالم کو سارے مسلمانوں کے برابر ثواب دیا جائیگا۔ یعنی سب کی تلاوت، نماز، سخاوت، روزہ، حج، جہاد وغیرہم میں اس کا حصہ ہوگا۔ (مرآت)

یارب صل وسلم دائما ابدا　　علی حبیبک خیر الخلق کلهم

علمائے دین انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں

حدیث ۳۳ - حضرت کثیر بن قیس فرماتے ہیں۔ کہ میں حضرت ابو الدرداء کے پاس دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ جبھی ایک آدمی آیا۔ کہا اے ابو الدرداء! میں مدینہ شریف سے حاضر ہوا ہوں۔ کہ آپ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ مجھے وہ حدیث سنائیے۔ میں صرف اور صرف وہ حدیث سننے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اور کسی کام کے لئے نہیں۔ یہ سن کر حضرت ابو الدرداء نے فرمایا۔ میں نے سنا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا

رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ۔

مشکوٰۃ شریف باالعلم ص ۳۴

یعنی فرماتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جو شخص کسی ایسے راستے پر چلا کہ جس میں علم دین کو تلاش کرے۔ تو اللہ اس کو جنت کے راستوں میں سے کسی راستے پر چلاتا ہے اور بے شک فرشتے طالب علم کی خوشی کیلئے زمین وآسمان کی چیزیں اور پانی میں مچھلیاں بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے۔ جیسے چودھویں رات میں چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔

اور علماء نبیوں کے وارث ہیں۔ اور بے شک نبیوں نے کسی کو درہم و دینار کا وارث نہیں بنایا۔ انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا تو جس نے علم اختیار کیا۔ اس نے پورا حصہ لیا۔

اس حدیث پاک سے چند فوائد حاصل ہوئے

۱۔ یہ کہ بزرگوں کی ملاقات کیلئے دور دراز کا سفر کرکے کسی اللہ والے کے پاس جانا۔ یہ بھی بزرگوں کی سنت ہے۔ دیکھو! کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو ملنے کے لئے مدینہ شریف سے دمشق تک گئے۔ قربان اُن سفروں پر۔

۲۔ یہ کہ تحصیل علم کے لئے دور کا سفر کرنا اللہ کے پیاروں کی سنت ہے۔
دیکھو! حضرت موسیٰ علیہ السلام دراز سفر کر کے حضرت خضر علیہ السلام کے پاس طلب علم کیلئے پہنچے حضرت کلیم کے اس اسوۂ حسنہ سے سبق حاصل ہوتا ہے۔ کہ اپنے سے کم درجہ والے میں کوئی کمال پایا جائے تو اس کے حصول سے باز نہیں رہنا چاہیئے۔

مفتی احمد یار خان رحمت اللہ علیہ تفسیر نورالعرفان میں فرماتے ہیں
" ملاقات کی جگہ بحر فارس اور بحر روم مقرر ہوئی تھی۔ اس کے لئے آپ نے وہاں جانے کا ارادہ فرمایا۔ اس واقعہ سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے

۱۔ طلب علم کے لئے سفر کرنا سنت پیغمبری ہے۔

۲۔ خود استاد کے پاس جانا (سنت) ہے

۳۔ اسے گھر میں نہ بلانا سنت ہے

۴۔ علم کی زیادتی چاہنا بہتر ہے

۵۔ سفر میں توشہ رکھنا اچھا ہے

۶۔ سفر میں اچھا ساتھی ساتھ ہونا بہتر ہے

۷۔ استاد کا ادب کرنا ضروری ہے۔

۸۔ استاد کی بات پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔

۹۔ طریقت والے کبھی خلاف شرع کریں تو اس کی کوئی خفیہ وجہ ہوتی ہے دراصل وہ کام خلاف شرع نہیں ہوتا۔ اس لئے جلد ان سے بدظن نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر یہ پیر کامل کے احکام ہیں۔

۱۰۔ علم صرف کتاب سے نہیں آتا۔ استاد کی صحبت سے بھی آتا ہے۔

۱۱۔ بزرگوں کی صحبت کیمیا کا اثر رکھتی ہے۔ ایک معمولی لوہار کاریگر کا ہاتھ

لگنے سے قیمتی اوزار بن جاتا ہے (ایسے) ہی معمولی انسان (انسانِ کامل کی صحبت سے شان والا بن جاتا ہے۔"

بزرگانِ دین نے تحصیل علم کیلئے طویل ترین سفر کئے

حضور محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ جیلان سے تحصیلِ علم کیلئے بغداد پہنچے۔

داتا گنج بخش علی ہجویری رحمت اللہ علیہ تحصیلِ علم کے لئے شہر شہر جگہ جگہ نگر نگر قریہ قریہ پہنچے۔

حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ کی سیرت یہ بتلاتی ہے۔ کہ آپ نے روحانی کمال حاصل کرنے کے لئے اسلامی ممالک شام، عراق، ماوراءالنہر بغداد، پارس، آزربائیجان، طبرستان۔ خوزستان، کرمان۔ خراسان اور ترکستان کا سفر کیا۔ اور وہاں کے علمائے کرام، اولیائے عظام، صوفیائے کرام کی روح پرور صحبتوں سے مستفیض ہوئے خراسان میں تین سو مشائخ سے ملے۔

پتہ چلا۔ کہ بزرگانِ دین نے علمی روحانی کمال حاصل کرنے کے لئے دور دراز کے سفر کئے۔ کاش ہمارے دلوں میں بھی دین کی تڑپ پیدا ہو جائے۔

۳۔ یہ کہ ابوالدرداءؓ کے پاس ایک شخص صرف ایک حدیث سننے کے لئے حاضر ہوئے۔ سبحان اللہ۔

اب ہمارے پاس محدثین کرام کی محنت سے احادیث پاک کا مٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجود ہے۔ کاش ہم حدیث پاک پڑھیں۔ اسے سمجھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

• امام بخاری رحمت اللہ علیہ کو ۳ لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔ ایک لاکھ صحیح دو لاکھ غیر صحیح۔ مسجد حرام شریف میں سولہ سال میں صحیح بخاری شریف تالیف فرمائی۔ بخاری شریف میں کل احادیث نو ہزار بیاسی ہیں۔ جن میں مکررات اور تعلیقات سب شامل ہیں۔ مکررات کو نکال کر کل دو ہزار چھ سو تیئس احادیث ہیں۔ جن میں سے بائیس حدیثیں ثلاثی ہیں۔ یعنی جن میں امام بخاری اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صرف تین واسطے ہیں۔ سبحان اللہ

• امام مسلم رضی اللہ عنہ نے صحیح مسلم میں ۳ لاکھ حدیثوں میں سے منتخب کر کے چار ہزار حدیثیں جمع کیں۔ مسلم شریف میں ۸۰ سے زیادہ حدیثیں رباعی ہیں یعنی امام مسلم اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم میں چار واسطے ہیں۔

• امام مالک رحمت اللہ علیہ نے تین سو تابعین اور چار سو تبع تابعین سے حدیثیں حاصل کیں۔ قربان جائیں۔ ان کی محنتوں پر۔

• امام احمد بن حنبل رحمت اللہ علیہ نے ساڑھے سات لاکھ احادیث سے منتخب کر کے مسند احمد بن حنبل تصنیف فرمائی۔ مسئلہ خلقِ قرآن میں شاہِ بغداد مامون رشید آپ کے مخالف ہو گیا۔ آپ کو کوڑے مارے گئے ہر کوڑے پر آپ فرماتے قرآن کلام اللہ قدیم ہے۔ بروز جمعہ ۲۴۱ھ میں بغداد شریف میں وفات پائی۔

پچیس لاکھ مسلمانوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ وفات کے دن ہی آپ کی ثابت قدمی کی برکت سے بیس ہزار کافر مسلمان ہوئے۔ سبحان اللہ امام شافعی رض نے آپ کی وہ خون آلودہ قمیص دھو کر پی۔ جس میں آپ کو کوڑے مارے گئے تھے۔ دو سو برس کے بعد آپ کی قبر انور کھل گئی تو آپ کا جسم شریف و کفن مبارک بعینہٖ محفوظ تھا۔ مرآت

یہ چند محدثین کرام کا ذکر کر دیا ہے۔ تاکہ معلوم ہو۔ کہ محدثین کرام کو کس قدر احادیث یاد تھیں۔ اور حدیث کو محفوظ کرنے اور آنے والے لوگوں تک پہنچانے کے لئے ان نفوس قدسیہ نے کسقدر کاوشیں کیں۔

کاش ہم بھی پیارے نبی کی پیاری باتیں یاد کریں اور لوگوں تک پہنچائیں

۴۔ یہ کہ طالب علم کی فضیلت کے متعلق فرمایا۔ کہ اس کے پاؤں تلے فرشتے پر بچھاتے ہیں۔ یہ فضیلت صرف دینی طالب علم کی ہے۔ اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ سبحان اللہ! کتنی بڑی فضیلت ہے۔ اللہ نصیب کرے۔ خوش نصیب ہیں وہ بچے اور بچیاں جو علم دین حاصل کرتے ہیں۔ اور کتنا بڑا نصیب ہے۔ ان والدین کا جو اپنی اولاد کو علم دین کے لئے وقف کرتے ہیں۔

۵ یہ کہ فرمایا من فی السموات ومن فی الارض عالمِ دین کے لئے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے۔ یعنی چاند سورج ستارے ریت کے ذرے درختوں کے پتے تمام خشکی اور تری کے جانور دریاؤں میں مچھلیاں وغیرہ سبھی دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ کیونکہ علمائے دین کی وجہ سے دین قائم ہے۔ اس گئے گذرے مادی اور فرنگی دور میں جب عیش و عشرت کا ہر طرح کا سامان موجود ہے۔ مرد انگریز بننے کی کوشش میں مصروف ہے عورت میم بننے کی کوشش میں مصروف ہے دین سے دوری کا یہ عالم ہے۔ کہ

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
قرآن افسوس کناں ہے کہ قاری نہ رہے

ان حالات کے ہوتے دین کی کچھ تھوڑی سی رمق جو موجود ہے۔ یہ اولیائے کرام کا فیضان اور علمائے کرام کی تعلیمی تقریری تبلیغی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے

خدا کی قسم علماءِ کرام کی برکت سے دین کا نظام قائم ہے اور دین کی بقا سے دنیا کا نظام قائم ہے۔

۶۔ یہ کہ عالم کو عابد پر فضیلت ایسے ہے۔ جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر۔

۷۔ یہ کہ علماء کرام کو انبیاء کرام علیہم السلام کا وارث فرمایا گیا۔ وراثت کس بات کی؟

مال و دولت سونا و چاندی درہم و دینار کی؟ نہیں بلکہ وراثت علم کی۔ بعض انبیاء کرام تارک الدنیا ہوئے مال اپنے پاس کچھ رکھا ہی نہیں۔ تو پھر وراثت کس بات کی۔

بعض انبیاء کرام بڑے بڑے مالدار ہوئے جیسے حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ لیکن ان کی میراث تقسیم نہیں ہوئی انبیاء کا چھوڑا ہوا مال دین کے لئے وقف ہوتا ہے۔ ان کی میراث علم ہوتی ہے۔ مورث انبیاء کرام وارث علماء کرام جب مورث اتنا اعلیٰ ہے۔ تو وارث کتنا شاندار ہوگا (مرات)

حدیث ۲۴ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِیْہُ فِی الدِّیْنِ اِنِ احْتِیْجَ اِلَیْہِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِیَ عَنْہُ اَغْنیٰ نَفْسَہٗ (مشکوٰۃ باب العلم)

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روائت ہے۔ فرماتے ہیں۔ فرمایا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ عالم دین بہت ہی اچھا ہے۔ کہ اگر ضرورت پڑے کام آئے نفع پہنچائے اور اگر اس سے بے پرواہی ہو۔ تو اپنے کو بے نیاز رکھے۔

فوائد

فائدہ اول تعارف راوی:۔ اس حدیث کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ، ہیں۔ آپ کا نام شریف علی بن ابی طالب ہے۔ کنیت ابوالحسن اور ابوتراب لقب حیدر کرار ہے۔ قرشی، ہاشمی اور مطلبی ہیں۔ اسلام کے خلیفہ چہارم ہیں۔ اور بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوائے غزوہ تبوک کے باقی تمام غزوں میں شریک رہے۔ آپ کے فضائل حدو شمار سے زیادہ ہیں۔ آپ ہی محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی نسل کی اصل ہیں۔ اخی الرسول و زوج بتول ہیں۔ یعنی آپ کا ایک ہاتھ چار یار میں ہے۔ دوسرا پنجتن پاک میں شاہِ خیبر شکن ہیں۔

شعر شیر شمشیر زن شاہِ خیبر شکن

پرتو دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

آپ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ بروز جمعہ عین شہادت عثمان کے دن خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما چار سال نو ماہ خلافت کی۔ اور ۶۳ سال کی عمر پاکر ۱۷ رمضان بروز جمعہ کو کی جامع مسجد میں شہید (شدید زخمی) کیے گئے عبدالرحمٰن ابن ملجم نے ایک عورت قطام کے عشق میں مبتلا ہو کر اور اسی کے کہنے پر شہید کیا (زخمی ہونے کے) تیسرے دن وفات پائی۔ امام حسن، امام حسین و عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا۔ امام حسن نے نماز جنازہ پڑھائی کوفہ کے قبرستان نجف میں دفن کیے گئے۔ قبر زیارت گاہ خلق ہے۔ آپ کی نو بیویاں ہوئیں۔ اول حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ان کی وفات شریف کے بعد ۲ ام بنین ۳ لیلیٰ بنت مسعود ۴ اسماء بنت عمیس۔

(۵) امامہ بنت ابی العاص (۶) خولہ بنت جعفر (۷) صہبا بنت ربیعہ (۸) ام سعید بنت عروہ (۹) محیاء بنت امراء القیس رضی اللہ عنہن

ان بیویوں میں سے ۱۲ بیٹے اور نو لڑکیاں ہوئیں۔ جن میں سے حسن حسین رضی اللہ عنہما اور زینت ام کلثوم حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہیں۔ امرآت شرح مشکوٰۃ

فائدہ دوم۔ اس حدیث میں تعریف کی گئی ہے۔ اس عالم دین کی۔ کہ جس کے علم کے مستفید ہونے کے لئے لوگ کسی وقت یاد کریں۔ تو وہ دین کی اشاعت کے لئے دل و جان سے حاضر ہو جائے۔ متکبر و مغرور نہ بنے۔ اور جب لوگ اسے نہ چاہیں تو خودداری کا مظاہرہ کرے۔ ان پر نہ گرے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

حدیث ۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ (راوہ البخاری مشکوۃ ص۳۲)

ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنچا دو! میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے حکایات لو کوئی حرج نہیں اور جو مجھ پر قصداً جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے

اس حدیث سے چند فوائد حاصل ہوئے

فائدہ اوّل۔ تعارف راوی ۔ اس حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ہیں۔ سہمی قریشی ہیں۔ اپنے باپ سے پہلے ایمان لائے ان کے باپ ان سے صرف ۱۲ یا ۱۳ سال بڑے تھے۔ بڑے عابد، حافظ کتب کے مطالعہ میں مشغول رہتے۔ حضور سرور عالم فخر بنی آدم سے احادیث لکھنے کی اجازت چاہی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت مرحمت فرمادی چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے احادیث لکھیں۔ جن کی تعداد سات سو ہے۔ آخر عمر میں نابینا ہوگئے تھے ۶۳ھ طائف یا مصر میں وفات ہوئی۔ (مرقات)

فائدہ دوم ۔ یہ حدیث۔ مشکوٰۃ کتاب العلم کی پہلی حدیث ہے۔ اور اس کے تین حصے ہیں۔ پہلے میں ارشاد ہے " پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" آیت کے لغوی معنی علامت اور نشان کے ہیں۔ اس معنے سے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات طیبات (احادیث) احکام و قرآنی آیات بیّنات سب ولو آیۃ میں داخل ہیں۔ یعنی یہ سب ہی آیتیں ہیں۔ اصطلاح میں قرآن پاک کے اس جملے کو آیت کہا جاتا ہے۔ جس کا مستقل نام نہ ہو لیکن یہاں لغوی معنی مراد ہیں۔ یعنی جس شخص کو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی معجزہ یاد ہو۔ یا کوئی ایک حدیث یاد ہو۔ یا کوئی مسئلہ یاد ہو یا قرآن پاک کی کوئی آیت یاد ہو۔ حضور رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ پہنچادو! میری طرف سے اگرچہ ایک معجزہ، ایک حکم،

ایک حدیث، ایک مسئلہ یا ایک قرآن پاک کی آیت ہی ہو۔ معلوم ہوا تبلیغ صرف علماء پر ہی فرض نہیں۔ ہر مسلمان بقدر علم مبلغ ہے۔ اور یہ تبلیغ عقائد بد پھیلانے کے لئے نہ ہو۔ بلکہ خالصتاً نبوی تبلیغ ہو۔

فائدہ سوم۔ اس حدیث کا دوسرا حصہ یہ ہے "کہ بنی اسرائیل سے قصے لو۔ یعنی ان سے قصے مثالیں سنو، اور لوگوں تک پہنچاؤ۔ بنی اسرائیل سے خبریں لینے کی اجازت ہے۔ احکام لینے کی اجازت نہیں۔

فائدہ چہارم۔ اس حدیث کا تیسرا حصہ یہ ہے۔ کہ فرمایا" جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے" معلوم ہوا حدیث گھڑنا گناہ کبیرہ ہے۔ بلکہ کبھی کفر اس لئے حدیث گھڑنے والا دوزخی ہے۔ محدثین کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ کہ انہوں نے خدمتِ حدیث میں اپنی عمریں صرف کر دیں۔ حدیث کی اقسام بیان کیں اسناد بتائیں۔ اور یہ بتایا۔ کہ فلاں حدیث اعمال و فضائل میں معتبر یعنی ضعیف حدیث اعمال و فضائل میں معتبر ہے۔ راویان حدیث پر جرح قدح کی۔ اور حدیث کی ایسی چھان بین کی۔ کہ سبحان اللہ اب ان کی محنتوں سے موضوع حدیثیں چھٹ گئیں۔

فائدہ پنجم۔ یہ حدیث متواتر ہے۔ ۶۲ صحابہ سے منقول ہے۔ ان ۶۲ میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں۔

خصوصیت۔ خصوصیت اس حدیث کی یہ ہے۔ کہ اس حدیث کے علاوہ کسی اور حدیث کی سند میں عشرہ مبشرہ جمع نہیں ہوئے (مرقات)

یارب صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حدیث ۳۶۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِہٖ وَحَسَنَاتِہٖ بَعْدَ مَوْتِہٖ عِلْمًا عَلَّمَہٗ وَنَشَرَہٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَکَہٗ اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَہٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاہُ اَوْ بَیْتًا لِابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاہُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاہُ اَوْ صَدَقَۃً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِہٖ فِیْ صِحَّتِہٖ وَحَیٰوتِہٖ تَلْحَقُہٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِہٖ (رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان ومشکوۃ شریف صـ۳۶)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ فرمایا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اعمال اور نیکیاں جو مرنے کے بعد بھی مومن کو پہنچتی رہتی ہیں ان میں سے وہ علم ہے۔ جسے اس نے سیکھا۔ اور اسے پھیلایا۔ اور اولاد صالح کو چھوڑ گیا۔ یا قرآن شریف جس کا وارث بنایا گیا۔ یا مسجد بنائی اس نے یا مسافر خانہ بنایا اس نے یا نہر جاری کر گیا۔ یا صدقہ وخیرات جسے نکال گیا اپنے مال سے اپنی صحت وزندگی میں۔ کہ ان کا ثواب اسے بعد از موت پہنچتا رہے گا۔

فائدہ۔ اس حدیث میں آٹھ چیزوں کو صدقات جاریہ فرمایا گیا۔

۱۔ علم دین حاصل کرنا۔ کہ زندگی وفا نہ کرے اور زمانہ طالب علمی میں مرجائے تکمیل نہ کر سکے۔ یا اس کا ذہن کام نہ کرے اور وہ تعلیم میں لگا رہے۔ تب بھی ثواب پائے گا۔ یعنی تعلیم حاصل کرنی یہ بھی صدقہ جاریہ ہے۔

۲۔ علم دین کو پھیلایا۔ کہ کامل شاگرد چھوڑے جو استاد کے مشن کو جاری رکھیں یا دینی مذہبی کتب تصنیف کیں۔ کہ لوگ ان سے مستفید ہوتے رہیں۔ صدقہ جاریہ ہے۔

۳- یا اولاد نیک چھوڑی ، اس کی تربیت سے نیک ہوئی یا بعد میں نیک ہوئی- اولاد کی نیکیوں سے ثواب پہنچتا رہے گا۔

۴- یا قرآن مجید مسجد میں ، درس میں رکھ دیا یا دینی کتب طلباء کے لئے وقف کر دیں۔

۵- مسجد خود بنادی یا بحیثیت متولی چندہ کر کے بنوادی یا جانی مالی، قدمے، درمے، سخنے کسی شکل میں مسجد یا درس کی تعمیر و ترقی میں حصہ ڈال دیا۔ تو جب تک ان مذہبی اداروں کا وجود قائم رہے گا۔ مخیّر کو ثواب ملتا رہے گا۔

۶- یا مسافر خانہ بنا دیا۔ یہ بھی صدقہ جاریہ ہے۔

۷- یا نہر کھدوا دی۔ اور اسی میں داخل ہے کنواں کھدوانا، نلکا لگوانا ہسپتال بنوانا۔ یہ صدقات جاریہ میں داخل ہیں۔

۸- یا اپنی صحت و زندگی میں اپنے مال سے صدقہ دے دیا۔ صحت تندرستی کی اس لئے قید لگائی۔ کہ مرض الموت میں خیرات کرنے سے نصف ثواب ہے۔ اور زندگی کی اس لئے قید لگائی کہ مرنے کے بعد پس ماندگان اکثر طور پر میت کی طرف سے صدقہ کرتے ہی رہتے ہیں۔ بعض میت کی مغفرت چاہنے کے لئے خلوص نیت سے صدقہ کرتے ہیں۔ اور بعض محض ریاکاری و نام و نمود کیلئے۔ کہ برادری میں ناک رہ جائے۔ بہر حال ان آٹھ کاموں کا کرنے والا دنیا سے تو چل بستا ہے مگر اس کو ثواب تا قیامت بعطائے الٰہی ملتا رہتا ہے۔ گویا کہ یہ ایک پنشن ہے۔ جو اس شہنشاہ اعظم کے دفتر سے مردہ کو ملتی رہے گی۔ دنیاوی پنشن کے طالبو! اس خدائی کی پنشن کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کرو

حدیث ۳۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْہُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوْہُ النَّاسَ الخ (مشکوٰۃ ص۳۸)

ترجمہ ۔ ابن مسعود سے روائت ہے ۔ فرماتے ہیں ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم خود سیکھو لوگوں کو سکھاؤ، فرائض خود سیکھو لوگوں کو سکھاؤ۔ قرآن خود سیکھو لوگوں کو سکھاؤ۔ الخ

حدیث ۳۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَثَلُ عِلْمٍ لَا یُنْتَفَعُ بِہٖ کَمَثَلِ کَنْزٍ لَا یُنْفَقُ مِنْہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (رواہ احمد والدارمی ومشکوٰۃ ص۳۸)

ترجمہ ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس علم کی مثال جس سے نفع نہ اٹھایا جائے اس خزانہ کی سی ہے ۔ جس میں سے **اللہ** کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے

فائدہ ۔ وہ عالمِ دین کتنا خوش نصیب ہے ۔ جس کے دن رات قال اللہ وقال الرسول میں گزریں ۔ دین کی خدمت جتنی کی جائے کم ہے ۔ قسم ہے پیدا کرنے والے کی ۔ جتنی زندگی ہے ۔ اس سے دگنی چوگنی زندگی ہو تب بھی دین کی کماحقہ خدمت نہ ہو سکے ۔ ہماری کیا مجال ہے کہ ہم دین کی خدمت کر سکیں ۔ ہم نے دین کی خدمت نہیں کی ۔ بلکہ دین نے ہماری خدمت کی ہے ۔

(مکشوفات منازل احسان جلد پنجم ص۱۶۸۹ المتنفیض دارالاحسان)

کے یہ الفاظ مجھے بہت پسند آئے ۔ کہ

"(دین کیلئے) ہم کچھ بھی نہ کر سکے ۔ ہم نے اسلام کے وقار کو بڑی ٹھیس

پہنچائی اپنی عظمت کو اسلام پر ترجیح دی۔ اور جو بھی کام کیا۔ اس میں اپنا ذاتی مفاد مدنظر رکھا۔ دین کی خاطر کوئی بھی قربانی نہ دی۔ اور اپنی خاطر دین کی ہر شے قربان کر دی۔ چاہئے یوں تھا۔ کہ دین باقی رہتا اگرچہ ہم باقی نہ رہتے۔ خود گر جاتے۔ لیکن دین کی کسی بھی بات کو کبھی بھی گرنے نہ دیتے دین کو زندہ رکھنے کے لئے اپنی زندگی قربان کر دیتے دین زندہ رکھتے۔ اگرچہ خود زندہ نہ رہتے۔ زہے یہ قسمت۔ گر یہ زندگی دین کی زندگی پہ قربان ہوتی۔

ہم دین کی خدمت کا جذبہ لے کر دین کی طرف آئے تھے۔ لیکن ہم سے دین کی کوئی خدمت نہ ہو سکی۔

البتہ دین نے ہماری بڑی خدمت کی۔"

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کا خدمتگذار بنائے۔

المختصر

بڑی

علمِ دین کی فضیلت ہے۔ دینی طالب علم کا بڑا مقام ہے۔ اور عالم دین کی بڑی شان ہے۔

بشرطیکہ۔ اس قال (علم دین) کے ساتھ حال بھی ہو حال اور قال مسلمان کی روحانی پرواز کے دو پر ہیں۔ دو پروں میں سے ایک پر نہ ہو تو روحانی پرواز مشکل ہے

اور حال نام ہے عشقِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہی ایمان کی جان ہے۔ اسی سے علمِ دین میں فیضان ہے۔

بے عشق نبی جو پڑھتے ہیں بخاری، آتا ہے بخار ان کو آتی نہیں بخاری

اور اسی سے مسلمان کی شان ہے۔

در دلِ مسلم مقامِ مصطفےٰ است

آبروئے ماز نامِ مصطفےٰ است

علمائے سوء کی برائیاں

حدیث ۳۹۔ وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صلے اللہ علیہ وسلم عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ یَقُوْلُھَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَاءِ دارمی و مشکوٰۃ باب العلم

ترجمہ۔ حضرت احوص بن حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ ایک شخص نے حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے برائی کے متعلق پوچھا۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے برائی کے بارے نہ پوچھو۔ مجھ سے تم بھلائی کے متعلق پوچھو یہ بات تین بار ارشاد فرمائی پھر ارشاد فرمایا۔ آگاہ رہو۔ کہ عملائے سوء (برے علماء) ہیں۔ اور اچھوں سے اچھے بہترین علماء ہیں۔

فائدہ۔ علماء دو قسم پر ہیں۔ علمائے حق اور علمائے سوء۔ علمائے حق دین مصطفوی کی اشاعت کے لئے ہر وقت سرگرداں رہتے ہیں۔ اور علمائے سوء ابن الوقت اور چڑھتے سورج کے پجاری ہوتے ہیں۔ جدھر دھڑا بھاری دیکھا۔ بس ادھر پلٹ گئے۔ مذہب و ملت کا احساس ختم ...... اور ان کا وجود تقریباً ہر دور میں موجود۔

امام احمد بن حنبل رحمت اللہ علیہ کی ثابت قدمی

ماموں رشید کے دور میں مسئلہ خلق بہت سارے علماء ماموں کے ہم مذہب ہو گئے انیس یا بائیس علماء امام احمد بن حنبل کے ہم مذہب تھے۔ کہ قرآن کو مخلوق نہ کہا

جائے۔ چنانچہ ماموں رشید نے نائب السلطنت (بغداد) اسحاق بن ابراہیم کو ہدایات کیں۔ اور حکم نامہ بھیجا۔ اے اسحاق۔ اگر وہ لوگ اپنے شرک سے باز نہ آئیں۔ تو سوائے بشر بن ولید اور ابن مہدی کے سب کو تلوار کے گھاٹ اتار دو کہا جاتا ہے۔ کہ ماموں کا یہ حکم نامہ سن کر حضرت امام احمد بن حنبل، سجادہ، محمد بن نوح، اور قواری رحمۃ اللہ علیہم کے علاوہ تمام علماء اور مشائخ الحدیث نے قرآن پاک مخلوق ہونے کا اقرار کر لیا۔ اسحاق نے ان چاروں حضرات کو قید کر دیا۔ پھر دوسرے دن اس نے قید خانے میں جا کر اس بارے میں عقیدہ دریافت کیا۔ سجادہ نے اسی وقت اقرار کر لیا۔ اور قواری بھی خلق قرآن کے قائل ہو گئے۔ صرف امام احمد بن حنبل اور محمد بن نوح اپنے فیصلے پر قائم رہے۔ یہ ہے علمائے دین کی شان ہمارے بزرگانِ دین نے سلفِ صالحین نے ہمیں یہ بتا دیا ہے۔ کہ دین کی خاطر ہر مصیبت کو ہنس کے قبول کرو۔ خداوند کریم اول تو یہ وقت لائے ہی نہ۔ کہ جیل میں جاؤ۔ اگر دین کی خاطر جاؤ۔ تو اپنی عظمت تصور کرو۔ دین کا کوئی کام کر کے دکھاؤ وہاں بھی گھر کے گیت نہ گاتے رہو۔

امامِ ربّانی مجدد الف ثانی رحمت اللہ علیہ اور اکبر بادشاہ

نویں صدی ہجری میں اکبر بادشاہ کی ہندوستان پر حکومت کے دوران بے دینی شرک اور الحاد نے ہر طرف پر پھیلا رکھے تھے۔

کفار نے اعلانیہ اکثر مساجد کو شہید کر کے مندر تعمیر کر لئے۔ ہندوؤں کے برت کے دن جسے کادشی کہتے ہیں۔ شاہی فرمان کے مطابق کوئی مسلمان روٹی نہیں پکا سکتا تھا۔ جب کہ رمضان شریف کی اعلانیہ بے حرمتی ہوتی تھی۔ ہندوؤں کی

خوشی کے لئے بادشاہ نے گائے کا گوشت حرام کر دیا تھا۔ اپنے آپ کو سجدہ تعظیمی کرواتا تھا۔

گویا کہ اس نے اپنا ایک علیحدہ دین بنا رکھا تھا۔

علمائے وقت حکومت کی سیاسی حکمت عملیوں کی وجہ سے باہمی حسد و رقابت کا شکار تھے۔ اور عیش پرستی ان پر بری طرح مسلط تھی۔ لہٰذا ان میں کوئی بھی بادشاہ کے خلاف کلمۃ الحق کی آواز بلند نہ کر سکا۔

اعلائے کلمۃ الحق کی پہلی آواز

ان حالات میں واقفِ اسرارِ متشابہات و مقطعات قرآنی محبوب الصمدانی قیوم ربانی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمت اللہ علیہ نے کلمۃ الحق کی پہلی آواز بلند کی اور شہنشاہ اکبر کے مقربین کو جمع کر کے فرمایا

"بادشاہ اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا باغی ہو گیا ہے۔ جاؤ اس کو میری طرف سے کہہ دو کہ اس کی بادشاہی اس کی طاقت، اس کی فوج سب کچھ ایک دن مٹ جانے والی ہے۔ وہ توبہ کرے اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا تابعدار بن جائے۔ ورنہ اللہ کے غضب کا انتظار کرے"

یہاں تک کہ بادشاہ نے دین اکبری کے اعلان کی باقاعدہ تاریخ مقرر کر دی۔ اور اس کے لئے بڑی شان و شوکت کے ساتھ ایک خاص دربار سجایا۔ اِدھر بادشاہ کی دینِ اکبری کا اعلان کرنے کی تیاریاں ——

اُدھر امام ربّانی اس کی بد عقیدگی پر افسوس کناں یہاں تک کہ امام ربانی کی کرامت ظاہر ہوئی اتنا بڑا طوفان آیا۔ کہ تمام خیمے اور قناتیں اکھڑ گئیں۔ اور سجا سجایا دربار درہم برہم ہوگیا۔ بے شمار حفاظتی اقدامات کے باوجود زخمی ہوگیا۔

"اور شہنشاہِ اکبر اپنے خود ساختہ دین کے ساتھ مر گیا"، اکبر بادشاہ کے بعد اس کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ وہ بھی اپنے باپ کی مانند تعظیمی سجدہ کروانے کا قائل تھا۔

امام ربّانی رحمت اللہ علیہ اپنے موقف پر قائم رہے۔ علمائے سُوء نے ہر طرف یہ مشہور کر دیا۔ کہ

- حضرت حکومت کے باغی ہیں
- بڑے خطرناک اور سرکش ہیں۔
- دربار میں سجدہ تعظیمی کے خلاف ہیں۔

جہانگیر نے چاہا۔ کہ امام ربانی دربار میں حاضر ہو کر آدابِ شاہی بجا لائیں۔ یعنی سجدہ تعظیمی کریں۔ مگر آپ نے للکار کے فرمایا۔

"سوائے خدائے عزّ و جل کے کسی کو سجدہ
روا نہیں ـــ اے جہانگیر۔ کیا اس میں
کھلی ہوئی حماقت نہیں۔ کہ میں اپنے جیسے
ایک بے بس و مجبور انسان کو سجدہ کروں۔"

جہانگیر چاہتا تھا۔ کہ امام ربانی اُن کے سامنے جھک جائیں۔ مگر گردن نہ جھکی اس کی جہانگیر کے آگے۔

علمائے سوء کی کارستانیاں

جہانگیر کی خوشنودی کے لئے علمائے سوء نے امام ربانی کے قتل کا فتویٰ صادر کر دیا۔

اللہ اکبر! دنیا پرست علمائ نے امام ربانی کے قتل کا فتویٰ دے دیا۔ **حضرات**۔ فتویٰ اگر حق ہو۔ حق تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو۔ تو دینِ حق کا پرچار ہے۔ اور اگر حسد، بغض، عداوت کی بنا پر ہو۔ تو فساد ہی فساد ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے جبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے اپنے پیاروں و علمائے حق کے دامن سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے حضرت مولٰنا مفتی احمد یار خان مفسر قرآن مرآت شرح مشکوٰۃ صہ ۲۲۵ پر رقمطراز ہیں۔

”عالم کے بگڑنے سے عالم بگڑتا ہے۔ اور عالم کے سنبھلنے سے عالم سنبھلتا ہے۔ عالم مسلمانوں کے جہاز کا کپتان ہے۔ ترے گا تو سب کو لے کر۔ ڈوبے گا تو سب کو لے کر ڈوبے گا۔ آج جتنے فرقے مسلمانوں میں بنے ہیں سب علمائے سوء کی مہربانی سے۔ اور اس کے باوجود اسلام اصلی رنگ میں موجود ہے۔ علمائے خیر کی برکت سے۔ علمائے خیر نے علمائے سوء کی بہت سی علامتیں بیان کی ہیں۔ مگر ان کے بیان کی یہاں قطعاً گنجائش نہیں۔

یا رب صل وسلم دائما ابدا   علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حدیث ۴۰۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَالِمٌ لَا یَنْتَفِعُ لَہٗ

رواہ الدارمی و مشکوٰۃ

ترجمہ۔ حضرت ابو الدرداء سے روائیت ہے۔ فرماتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدتر درجہ وہ عالم ہے۔ جس کے علم سے نفع نہ حاصل کیا جائے۔

فائدہ۔ مفتی صاحب نور اللہ مرقدہٗ مرآت ص۲۳۶ پر اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"یعنی نفع حاصل نہ ہونے کا مقصد یہ کہ" لوگ اس کے علم سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ نہ مسائل بیان کرے۔ یا یہ مطلب ہے۔ کہ خود نفع حاصل نہ کرے یعنی عالم بے عمل، علم ایک درخت ہے۔ عمل اس کا پھل۔ بڑا بدنصیب وہ شخص ہے۔ جو اپنے درخت کا خود پھل نہ کھائے۔

بحمد اللہ چالیس حدیث عربی بمعہ ترجمہ و فوائد و تعارف راویانِ حدیث آج ۲۱ مارچ ۱۹۹۰ء بمطابق ۲۳ شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ بروز بدھ بمقام جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی بوقت سہ پہر ۴ بج کر ۳۰ منٹ پر مکمل ہوئیں۔

خصوصیات کتاب:۔ ۱۔ چالیس احادیث مع ترجمہ، فوائد اور تعارف راویان

۲۔ تمام کتاب مسجد میں بیٹھ کر لکھی گئی۔

یارب صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلھم

چوتھی فصل

فضیلت علم دین پر بزرگانِ دین کے اقوال زریں۔ اور احادیث مترجم

- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے " وہ مجلس کیا ہی خوب ہے جس میں حکمت کی اشاعت ہوتی ہے۔ اور رحمت کی امید کی جاتی ہے۔" (العلم والعلماء)
- حسن بصری کا قول ہے " خالصتاً لوجہ اللہ حدیث کی تحصیل دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے" (العلم والعلماء)
- حضرت حسن بصری کا مقولہ ہے۔ " علم کا ایک باب سیکھنا اور اس پر عمل کرنا دنیا سے اور دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔
- حضرت عبداللہ بن مسعود طلباء کو پڑھتے دیکھتے تو فرماتے " شاباش تم حکمت کے سر چشمے ہو تاریکی میں روشنی ہو تمہارے کپڑے پھٹے پرانے ہیں مگر دل تر و تازہ ہیں۔ تم علم کے لئے گھروں (مدرسوں) میں قید ہوئے مگر تم ہی قوم کے چمکنے والے پھول ہو۔"
- سفیان ثوری کا مقولہ ہے " علم سے بہتر قربت الٰہی کا کوئی طریقہ نہیں۔ العلم العلماء

و حضرت داؤد علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے۔ سینے میں علم کی مثال یہ ہے۔ جیسے اندھیرے گھر میں چراغ۔ العلم والعلماء

و عبداللہ بن مبارک سے مروی ہے۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اختیار دیا گیا۔ کہ علم لیں یا سلطنت انہوں نے علم کو ترجیح دی۔ ان کے بہترین چاؤ پر اللہ نے انہیں علم بھی دیا۔ اور سلطنت بھی دی۔

و حضرت عبدالرزاق روائت کرتے ہیں۔
میں نے سفیان ثوری کو سنا۔ جو ایک عرب کو کہہ رہے تھے۔ کہ اے قوم عرب علم حاصل کرو ورنہ مجھے ڈر ہے۔ کہ علم تم سے نکل کر غیروں میں چلا جائے گا۔ اور تم ذلیل ہو کر رہ جاؤ گے۔ علم حاصل کرو کیونکہ دنیا میں بھی عزت ہے آخرت میں بھی عزت ہے۔

و ایک حکیم کا قول ہے "جو کوئی حکمت کو اپنی لگام بنائے گا لوگ اس کو اپنا امام بنائیں گے۔ جس کی دانائی مشہور ہو جاتی ہے۔ اس کی عزت بھی ہونے لگتی ہے۔ العلم والعلماء

و خلیفہ عبدالملک بن مروان نے اپنے لڑکوں کو نصیحت کی "علم حاصل کرو کیونکہ مالدار ہوئے تو علم تمہارا جمال ہوگا اور غریب ہوئے تو علم تمہارے لئے دولت ثابت ہوگا۔

و حضرت امام جعفر صادق کا قول ہے " اصلی کمال یہ ہے۔ کہ تفقہہ فی الدین حاصل ہو۔ مصیبت میں ثابت قدمی ہو اور معیشت درست ہو۔ ابلیس کسی کی موت پر خوش نہیں ہوتا۔ جتنا کہ عالمِ دین کی موت پر خوش ہوتا ہے۔

و قدیم مقولہ ہے " علم سب سے بڑی شرافت ہے۔ اور ادب و انسانیت سب سے اعلیٰ نسب ہے۔"

و ابن المقفع نے کہا" دولت یا طاقت کی وجہ سے تیری عزت کی جائے تو خوش نہ ہونا۔ کہ یہ ناپائدار عزت ہے۔ ہاں علم یا دین کی وجہ سے عزت ہو تو خوش ہونا کہ یہ پائدار عزت ہے۔

و امام شافعی رحمت اللہ علیہ کا مقولہ ہے۔ طلب علم نفلی نماز سے افضل ہے۔

و سفیان ثوری کہا کرتے تھے، نیت نیک ہو۔ تو طلب علم سے افضل کوئی عمل نہیں۔

و عمر بن عبد العزیز کہا کرتے تھے " جو کوئی علم کے بغیر عمل کرتا ہے۔ اس کا فساد، اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے۔

و قتادہ کا قول ہے " علم کا ایک باب۔ جسے آدمی اپنی اصلاح اور اپنے بعد والوں کی اصلاح کے خیال سے حفظ کرتا ہے۔ سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔

و قتادہ کا ہی قول ہے " میرے نزدیک پوری رات علمی مذاکرے میں گذار دینا عبادت میں گذارنے سے بہتر ہے۔ العلم والعلماء ل

علم میں سوال

و حضرت عبد اللہ بن مسعود کا مقولہ ہے " علم تلاش سے بڑھتا ہے۔ اور سوال سے حاصل ہوتا ہے۔

و ابن شہاب کا قول ہے۔ علم خزانہ ہے۔ اور سوال اس کی کنجی۔

و سلیمان بن یسار کا مقولہ ہے " سلیقہ سوال، نصف علم ہے۔ اور اعتدال نصف زندگی۔

و حسن بصری کا قول ہے " جو کوئی طلب علم میں شرماتا ہے۔ اس کا علم حقیر رہتا ہے۔

و حضرت ابو ذر کی حدیث میں ارشاد ہے۔ کہ مجلسِ علم میں حاضر ہونا ہزار رکعتیں پڑھنے اور ہزار بیماروں کی عیادت کرنے اور ہزار جنازوں میں شرکت کرنے سے بہتر ہے۔ احیاء العلوم

و حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں۔ اگر میں ایک مسئلہ سیکھوں۔ تو میرے نزدیک تمام رات شب بیداری سے بہتر ہے۔

و اور یہ بھی انہیں کا قول ہے۔ کہ عالمِ دین ہو یا طالب علم دونوں خیر میں شریک ہیں۔ احیاء العلوم

و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ہزار شب بیدار روزہ دار اور عابدوں کا مر جانا۔ ایسے عالِم کی موت سے کم ہے۔ جو خدائے تعالیٰ کے حلال و حرام کا ماہر ہو۔

و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ علم سیکھو اور علم کے لئے وقار اور حلم کو سیکھو اور جس شخص سے سیکھتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور جو شخص تم سے سیکھے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ تم سے عاجزی کرے۔ اور علمائے جابر مت بنو۔

و اور کسی نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو علم دیتا ہے۔ تو اس کو علم کے ساتھ حلم، عاجزی۔ خوش خلقی، اور نرمی بھی دیتا ہے۔ علم مفید اسی کا نام ہے۔

و اور کسی بزرگ کا ارشاد ہے۔ کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ علم اور زہد اور تواضع اور حُسن خلق عنایت فرما دے تو وہ متقیوں کا امام ہے۔

و حسن بصری رحمت اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ حلم، علم کا وزیر ہے۔ اور نرمی اس کا باپ ہے۔ اور تواضع اس کا لباس۔ احیاء علوم الدین

شیخ سعدی نے کیا خوب فرمایا

دلا گر تواضع کنی اختیار ٥ شود خلق دنیا ترا دوستدار

اے دل اگر عاجزی کرے تو اختیار دنیا کی مخلوق تجھے دوست رکھنے والی ہوگی

تواضع زیادت کند جاہ را ٥ کہ از مہر پرتو بود ماہ را

تواضع مرتبے کو بلند کرتی ہے جس طرح کہ سورج سے چاند کو روشنی حاصل ہوتی ہے

تواضع کند ہوشمند گزیں ٥ نہد شاخ پرمیوہ سر زمیں

تواضع عقلمند قبول کرتا ہے رکھتی ہے شاخ میوہ سے لدی زمین پر اپنا سر

تواضع کلید درِ جنت است ٥ سرافرازی وجاہ از زینت است

تواضع جنت کے دروازے کی چابی ہے سربلندی اور مرتبے کی زینت ہے

حکائت

بنی اسرائیل میں ایک حکیم تھا اس نے حکمت کے موضوع پر تین سو ساٹھ کتابیں لکھیں۔ یہاں تک کہ حکیم نام سے مشہور ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی پر وحی بھیجی۔ کہ فلاں شخص سے کہہ دو کہ تو نے اپنی حکمت سے زمین بھر دی ہے۔ اور اس میں سے کسی سے تو نے میری نیت نہیں کی ہے۔ اور میں تیری حکمت سے کچھ قبول نہیں کرتا۔ جب حکیم کو خبر ہوئی تو نادم ہوا۔ اور وہ بات ترک کر دی۔ اور عوام میں مل گیا اور بازاروں میں پھرا۔ اور بنی اسرائیل کے ساتھ کھانا پینا شروع کیا۔ اور اپنے جی ہی میں فروتنی (عاجزی) کی پھر اللہ تعالےٰ نے ان کے بنی پر وحی بھیجی کہ اس سے کہہ دو کہ اب تجھ کو توفیق میری رضامندی کی مل گئی ہے۔

احیاء علوم الدین باب العلم

میں کہتا ہوں۔ ہر لمحہ، ہر گھڑی، زندگی کے ہر موڑ پر قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی رضا ملحوظ خاطر ہو۔ تو یقیناً برکت ہوگی۔

چوں نباشد پاک اعمال از ریا ٥ ہست بے حاصل چو نقشِ بوریا

جب اعمال ریا سے پاک نہ ہوں تو چٹائی کے نقشوں کی طرح بے فائدہ ہے

ہر کہ را اندر عمل اخلاص نیست در جہاں از بندگان خاص نیست

جس کے عمل میں اخلاص نہیں ہے جہاں میں وہ خاص بندوں میں سے نہیں ہے

بندہ ناچیز (حافظ محمد زمان نقشبندی) عرض کرتا ہے۔ کہ میرے قبلہ عالم حضور پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب رحمت اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے

کہ۔ ہر کہ کارش از برائے حق بود کار او پیوستہ بارونق بود

یعنی۔ جس کا کام حق تعالےٰ کے واسطے ہو اس کام ہمیشہ بارونق ہوگا

اور یہ تجربہ شدہ بات ہے۔ کہ "جس کا کام حق تعالیٰ کے واسطے ہو۔ اس کا کام ہمیشہ بارونق ہوگا۔" اور برکت ہوتی ہے۔ ہمارے پاس فی الحال نہ وسائل ہیں نہ ذرائع ہیں نہ عملہ اور نہ اساتذہ کی خدمات میسّر ہیں مگر اس کے باوجود طلبأ کا ہجوم ہے۔ لوگ گمان کرتے ہیں۔ ان کی پتہ نہیں کیا غرض ہے۔ کیا مقصود ہے۔ شب و روز درس و تدریس میں مشغول رہتے ہیں۔

تو اے سنی بھائیو! ہماری اور کوئی غرض اور کوئی مقصود نہیں۔ ہمارا مقصود صرف اور صرف اللہ کریم اور اس کے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی رضا چاہنا ہے۔

دعا کیجئے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل

سے اسباب مہیا فرمائے تاکہ اپنے جذبات کے مطابق اس چند روزہ زندگی میں دین کا کچھ کام کر جائیں۔

- مشہور مقولہ ہے "جو کوئی سوال کرنے میں سُبکی سمجھتا ہے۔ اس کا علم ہلکا ہے۔ اور جو خیال کرتا ہے۔ کہ علم کی کوئی انتہا ہے۔ وہ علم پر ظلم کرتا ہے۔
- ابو کثیر نے کہا "علم کی میراث، سونے چاندی کی میراث سے بہتر ہے۔ اچھا دل اچھے موتی سے قیمتی ہے۔ علم تن آسانی سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔
- عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا۔ آپ علم کب تک حاصل کرتے رہیں گے؟ جواب دیا موت تک۔
- سحنون کا مقولہ ہے "علم اسے راس نہیں آسکتا۔ جو پیٹ کر کھانا کھاتا ہے"
- امام شافعی کہا کرتے تھے "جو شخص دولت کے زور اور خودی کے گھمنڈ میں طالب علمی کرتا ہے۔ وہ ناکام رہے گا۔ البتہ جس نے خاکساری، تنگ دستی اور احترام علم کے ساتھ طالب علمی کی، وہ کامیاب ہو گیا۔

تحصیلِ علم کی کیفیت

- ابنِ شبیب کا مقولہ ہے "طبیعت، تربیت سے بنتی ہے اور علم تلاش سے ملتا ہے۔
- علقمہ کہا کرتے تھے "حدیث کا مذاکرہ کرو کیونکہ علم مذاکرے سے جوش مارتا ہے۔
- فراء نے کہا "حکیم جالینوس سے پوچھا گیا، اپنے سب ساتھیوں سے زیادہ آپ نے حکمت کو کیسے حاصل کیا؟ جالینوس نے جواب دیا اس طرح کہ میں نے کتب بینی کے لئے چراغ پر اس سے زیادہ خرچ کیا۔ جتنا وہ لوگ شراب پر خرچ کر چکے ہیں" العلم والعلماء

و بزرجمہر سے پوچھا گیا۔ اتنا بہت علم تم نے کیونکر حاصل کیا؟ جواب دیا۔ کوے کی طرح تڑکے اٹھ کر گدھے کی طرح ثابت قدم رہ کر اور سور کی طرح حریص بن کر۔

و حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہے "علم سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔ جس سے علم سیکھو اس سے خاکساری برتو۔

و حضرت ابوالدرداکا قول " جس کا علم زیادہ ہوتا ہے۔ اسے تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے۔

و سفیان ثوری کہا کرتے تھے "میں علم حاصل نہ کرتا۔ تو میرا دکھ بھی کم ہوتا۔

و حضرت جابر سے روایت ہے حضور رسید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تین شخصوں کی توہین منافق ہی کر سکتا ہے۔ بوڑھے مسلمان کی عادل حاکم کی نیکی کے معلم کی۔

و مشہور مقولہ ہے جو علم کام نہ آئے اس سے دور رہو۔

و اور بے علم خاموش ہو جائیں تو اختلاف ختم ہو جائے
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ علم کو مال پر سات وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔

۱۔ علم (دین) پیغمبروں اور ولیوں کی میراث ہے اور مال فرعون شداد کی میراث ہے۔

فائدہ۔ اس قول سے علم و مال کا فرق نمایاں ہے۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ طلباء اور طالبات جو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی میراث حاصل کرتے ہیں

۲۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے۔ یہاں تک بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ مگر

علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔ کم نہیں ہوتا۔

فائدہ ۔ اس بات کا شب و روز مشاہدہ ہو رہا ہے۔ بلکہ یہ علم ایک ایسا خزانہ ہے۔ کہ جتنا خرچ کرو اتنا ہی بڑھتا ہے۔

۳ ۔ مال کی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ تاکہ چور ڈاکو اسے نہ لے جائیں۔ مگر علم کی حفاظت نہیں کرنی پڑتی۔ بلکہ علم۔ علم والے کی حفاظت کرتا ہے۔

۴ ۔ جب صاحب مال مر جاتا ہے۔ تو مال و متاع کو گھر میں چھوڑ کر خالی ہاتھ مٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ مگر علم۔ صاحب علم کو کسی حال میں تنہا نہیں چھوڑتا۔ جینے میں ساتھ اور مرنے کے بعد بھی ساتھ ہی رہتا ہے۔ خوش عقیدہ عالم دین کو علم ۔ قبر میں بھی کام دے گا۔ اور میدان محشر میں بھی۔ اس لئے کہ عالم باعمل بروز قیامت اپنے علم کے درجہ کے بدولت سات پشتوں کو بخشوائے گا۔ اور متعلقین کے متعلق اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کرے گا۔ عرض کرے گا۔ یا اللہ اس فلاں نے میری جوتی سیدھی کی تھی۔ اس کو بخش دے۔ اس فلاں نے مجھے وضو کے لئے لوٹا بھر کے دیا تھا۔ اس کو معاف فرما دے۔

اور حافظ قرآن باعمل پانچ پشتوں کو بخشوائے گا۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بروزِ قیامت صاحبِ قرآن (حافظ قرآن) سے فرمایا جائے گا۔ قرآن شریف پڑھتا جا۔ اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا۔ الخ

کسی بڑے سے بڑے مالدار جاگیر دار کی موت پر خدا اور رسول کی طرف سے اظہار افسوس نہیں کیا گیا۔ مگر عالم دین کی موت کے متعلق ارشاد ہوا۔

مَوۡتُ العالِم ______ مَوۡتُ العَالَم

۵۔ مال ایک ایسی خسیس چیز ہے۔ جو مومن اور غیر مومن ہر ایک کو ملتا ہے۔ مگر علم نافع سوائے مومن کے کسی کو نہیں ملتا۔

۶۔ تمام لوگ مالداروں کے محتاج ہوتے ہیں۔ مگر دنیا کے اندر کوئی ایسا نہیں جو عالمِ دین کا محتاج نہ ہو۔

۷۔ بروز قیامت علم پلصراط سے گزرنے کے وقت طاقت دے گا اور مال ضعف کا سبب بنے گا۔

حدیث عبیداللہ بن ابی جعفر کہا کرتے تھے۔ علماء دنیا کے لئے روشنی کا مینار ہیں۔ انہیں سے وہ نور پھوٹتا ہے۔ جس سے گمراہ راہِ ہدایت حاصل کرتے ہیں۔

حدیث حضرت عون سے روائت ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

مَنۡهُوۡمَانِ لَا یَشۡبَعَانِ وَلَا یَسۡتَوِیَانِ الخ

دو لالچی ایسے ہیں۔ جو سیر نہیں ہوتے (ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دنیا) اور دونوں برابر نہیں۔ ایسپر صاحب علم وہ زیادہ حاصل کرتا ہے۔ رضا خدا کی۔ اور ڈرتا ہے۔ اللہ سے۔ اور پڑھی یہ آئت۔

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا

اللہ سے تو اس کے بندے اور علمائے (حق) ہی ڈرتے ہیں۔ اور صاحب دنیا تو وہ سرکشی میں بڑھتا ہے۔ اور پڑھی

یہ آیت - کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰیٓ اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی
ہرگز نہیں۔ تحقیق انسان سرکشی کرتا ہے۔ یہ کہ اپنے آپ کو بے پرواہ سمجھتا ہے۔

بوڑھا آدمی علم حاصل کرنے سے نہ شرمائے

حدیث حضرت مکحول سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بوڑھا آدمی جوان سے علم حاصل کرنے سے شرمائے" (العلم والعلماء)

حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روائت ہے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری امت کے عالم دو طرح کے ہیں ایک وہ جسے خدا نے علم بخشا اور اسے بے دریغ لوگوں کو سکھایا اس پر نہ سونا چاندی لیا۔ نہ بدلہ چاہا۔ ایسے علماء کے لئے آسمان کے پرند زمین کے چرند پانی کی مچھلیاں اور کراماً کاتبین بھی دعا کرتے ہیں۔
دوسرا وہ ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ نے دولتِ علم بخشی مگر اس نے خدا کے بندوں سے بخل کیا۔ اس پر سونا و چاندی اور دنیاوی نفع کمایا۔ تو ایسا عالم قیامت کے دن یوں لایا جائے گا۔ کہ اس کے منہ میں آتشیں لگام ڈالی جائے گی۔

دعا - اللہ تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا خدمتِ دین صحیح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حدیث حسن بصری سے مروی ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے جانشینوں پر اللہ کی رحمت! میرے جانشینوں پر

اللہ کی رحمت! میرے جانشینوں پر اللہ کی رحمت۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم

آپ کے جانشین کون ہیں؟ فرمایا" جو میری سنت سے محبت رکھتے ہیں۔ اور بندگانِ خدا کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔"

حدیث بیہقی شریف میں ہے۔ ایک دفعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ مسجد میں جاؤ وہاں میری میراث بٹ رہی ہے تم بھی لے لو۔ ابوہریرہ مسجد میں گئے۔ وہاں قرآن پڑھا پڑھایا جا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر واپس چلے گئے۔ عرض گذار ہوئے میرے آقا۔ وہاں تو آپ کی میراث کوئی تقسیم نہیں ہو رہی۔ اس لئے میں واپس آگیا ہوں۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ بھیجا۔ پھر وہی منظر دیکھا۔ کہ لوگ قرآن پڑھ رہے ہیں۔ سمجھے میراث سے مراد درہم و دینار ہیں۔ یہاں درہم و دینار تو کوئی تقسیم نہیں ہو رہے۔ دوبارہ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فداک امی وابی وہاں میراث تو کوئی تقسیم نہیں ہو رہی۔

حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو پھر کیا ہو رہا ہے؟ عرض کیا وہاں تو قرآن پڑھا پڑھایا جا رہا ہے۔ حضور نبی رحمت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قرآن پڑھنا پڑھانا ہی تو میری میراث ہے

سبحان اللہ۔ یعنی جو قرآن پڑھا رہا ہے۔ جو دین سکھا رہا ہے۔

وہ گویا کہ نبی کی میراث تقسیم کر رہا ہے۔ اور جو قرآن پڑھ رہا ہے۔ دینی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ وہ گویا نبی کی میراث تقسیم کر رہا ہے۔ سبحان اللہ

یارب صل وسلم دائما ابدا   علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حدیث علماء بارشِ نبوت کا تالاب ہیں

حدیث دریاؤں میں مچھلیاں علماء کی زندگی کی دعا کرتی ہیں۔

فائدہ ۔ مرقات میں ہے۔ کہ مچھلیاں علماء کیلئے دعا کیوں کرتی ہیں؟ وہ اس لئے کہ وہ جانتی ہیں کہ علماء کی برکت سے بارش نازل ہوتی ہے۔ جو ان مچھلیوں کی زندگی کا سبب بنتی ہیں۔

حدیث بخاری شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وسلم نے :۔

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ

تم میں سے بہترین وہ شخص ہے۔ جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

فائدہ :۔ قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے والوں کو اپنی قسمت پر ناز کرنا چاہیئے کہ حضور نے ان کی شان بیان فرمائی۔ قرآن سیکھنے کے کچھ درجات ہیں۔ کمال درجہ اس کا یہ ہے۔ کہ مطالب مقاصد سمیت سیکھے۔ اور ادنیٰ درجہ یہ ہے۔ کہ فقط الفاظ سیکھے۔

حدیث سعید بن سلیم سے مرسلاً نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے۔ کہ جو شخص قرآن شریف حاصل کرے۔ اور پھر کسی دوسرے شخص کو جو کوئی اور چیز عطا کی گئی ہو (جیسے مال و دولت، جاہ و جلال، حکومت و سلطنت وغیرہ) اس کو اپنے سے افضل جانے۔ تو اس نے حق تعالیٰ کے اس انعام کی

تحقیر کی۔ اللہ کے اس انعام کی ناشکری کی۔ اس لئے کہ یہ انعام یعنی قرآن کا انعام دنیا کے تمام انعاموں سے بالاتر ہے۔ اور اس انعام کے مقابل دنیا کے تمام انعام ہیچ ہیں۔ کہ وہ انعام فانی اور یہ باقی۔ اِس کا فائدہ صرف دنیا میں اور اُس کا فائدہ دنیا میں قبر میں اور آخرت میں۔

حدیث حضرت ابو امامہ باہلی سے روائت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" جو بچہ طلب علم اور عبادت میں نشو ونما پاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جاتا ہے۔ اور اپنی اسی حالت پر استوار رہتا ہے۔ تو اسے ستر شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔"

و حدیث شریف میں ہے۔ حضور سرور کائنات علیہ التحیتہ والتسلیمات نے فرمایا کہ بعض لوگ میری امت میں سے بہتر ایسے ہیں۔ کہ ظاہر میں تو میری رحمت کے وسیع ہونے سے ہنستے ہیں۔ اور خفیہ اس کے عذاب کے خوف سے روتے ہیں۔ ان کے بدن زمین میں ہیں اور دل آسمان میں ــــــ ان کی جانیں دنیا میں ہیں ــــــ اور عقلیں عقبیٰ میں ــــــ وقار کے ساتھ چلتے ہیں وسیلے سے تقرب اللہ تعالیٰ کا ڈھونڈتے ہیں۔

حدیث ملا علی قاری نے نقل کیا ہے۔ کہ جس شخص نے کلام پاک کو حاصل کر لیا۔ اس نے علوم نبوت کو اپنی پیشانی میں جمع کر لیا۔

حدیث معاذ بن جبل فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوجہ اللہ علم کی تعلیم خشیت ہے ــــــ علم کی طلب عبادت ہے ــــــ علم کی تلاش جہاد ہے ــــــ بے علموں کو علم سکھانا صدقہ ہے ــــــ مستحقوں میں علم خرچ کرنا تقرب ہے ــــــ علم حلال و حرام کا نشان ہے ــــــ

جنت کے راستے پر روشنی کا ستون ہے ــــــ تنہائی میں مونس ہے ــــــ پردیس کا رفیق ہے ــــــ خلوت میں ندیم ہے ــــــ راحت کو معیشت کا بنانے والا ہے ــــــ دشمن کے مقابلے میں ہتھیار ہے ــــــ دوستوں میں زینت ہے ــــــ علم کے ذریعے خدا بعضوں کو اٹھاتا ہے ۔ یعنی بلندی درجہ دیتا ہے اور نیکی کا ایسا قدوہ و امام بنا دیتا ہے ۔ کہ ان کے نقش قدم پر جہان چلا آتا ہے ۔ ان کی سیرت کو نمونہ بنایا جاتا ہے ۔ ان کے قول پر عمل کیا جاتا ہے ۔ ملائکہ ان کی خدمت پر راغب ہوتے ہیں ۔ اپنے پروں سے انہیں چھوتے ہیں ۔ دعائے مغفرت کے لئے ہر چیز (حتی کہ) مچھلیاں

زمین کے کوکیڑے مکوڑے ، خشکی کے درند ۔ فضا کے چرند پرند دعا کرتے ہیں ــــــ علم جہل کی موت ہے ــــــ علم دلوں کی زندگی ہے ــــــ تاریکی میں آنکھوں کے لئے روشنی ہے ــــــ علم ہی کے ذریعے بندے دنیا و آخرت میں اخیار کے مرتبے پاتے ہیں ــــــ اور بلند درجے حاصل کرتے ہیں ــــــ علم میں غور و فکر روزے کے برابر ہے ــــــ اور علم کی مشغولیت قیام کے ہم پلہ ہے ــــــ علم سے رشتے جڑتے ہیں ــــــ علم ہی سے حلال و حرام کی شناخت ہوتی ہے ــــــ علم ، عمل کا رہنما ہے ــــــ اور عمل ، علم کا پیرو ہے ــــــ نصیبے وروں ہی کو علم کی توفیق ملتی ہے ــــــ اور بدبخت اس سے محروم رہتے ہیں ــــــ

فائدہ ۔ پیارے مسلمانوں ! دیکھا آپ نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی فصاحت و بلاغت کا کیا عالم تھا ۔ دنیا کے تمام فصحاء بلغاء کی فصاحت

وبلاغت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فصاحت وبلاغت پر قربان۔

اعلیحضرت رحمت اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کیوں یہ جانے منہ میں زبان نہیں نہ بلکہ جسم میں جان نہیں

اس اَفْصَحُ الْفُصَحَاءِ اَبْلَغُ الْبُلَغَاء کی زبان مبارک سے بے تکلف اور بے بناوٹ الفاظ نکلتے تھے۔ ہم انتہائی تکلف سے جچے تلے الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر بھی ہزار خامیاں۔ مگر کلام مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تکلف کی جگہ نہیں۔ مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی نے کیا خوب فرمایا

اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کی خُطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلّف ملاحت پہ لاکھوں سلام
میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

یارب صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ کی تعلیمی سرگرمیاں

میرا جب سے منگلا کے ساتھ تعلق ہوا ہے۔ میں نے منگلا کے لوگوں کو بڑا ذوق وشوق کا مالک پایا ہے۔ مجھے یہ لوگ علمِ دین کے پیاسے نظر آتے ہیں۔ جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا (جو کہ اہل سنت کا مرکز ہے) میں ناظرہ خوان طلبا وطالبات کی اتنی کثرت ہے۔ کہ طلباء وطالبات کی تعداد زیادہ اور جگہ کم ہے۔ کاش محکمہ واپڈا کی کسی وقت رحم کی نظر پڑ جائے تو مدرسہ کیلئے کوئی جگہ تجویز کر دے تاکہ اس کارِ خیر میں محکمہ کا حصہ پڑ جائے۔

دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ میں شعبہ حفظ القرآن میں مقامی وبیرونی طلباء وطالبات زیرِ تعلیم ہیں اور جب سے میں نے ترجمۃ القرآن اور تفسیر القرآن کی کلاسوں کا اجراء کیا ہے۔ میں نے اتنی برکت پائی ہے کہ سبحان اللہ چند ساتھیوں کے کہنے کی وجہ سے اس مرحلہ کو شروع کر دیا۔ ڈرتا تھا۔ کہ کیا بنے گا۔ یہ مشن کامیاب ہو گا کہ نہیں۔ اور کون پڑھے گا۔ مگر دوست احباب نے طلباء اور طالبات نے اتنا تعاون کیا۔ اور ذوق وشوق کا اظہار کیا۔ کہ فکر جاتا رہا۔ اور دل باغ باغ ہو گیا۔ اور دین کے لئے تعاون کرنے والوں کے حق میں دل سے دعائیں نکلنے لگیں۔ اور درسِ نظامی کا سلسلہ اس سے زیادہ مشکل مگر طلبا وطالبات نے بڑے شوق کا مظاہرہ کیا۔ یہ ایک اور اللہ تعالیٰ کا مجھ ناکارہ پر احسان ہوا۔

آخری گذارش

اگر آپ ! بے نمازہیں۔ تو نماز پڑھیئے قبل اس کے کہ آپ کی نماز پڑھی جائے۔

اگر آپ ! ناخواندہ قرآن ہیں۔ تو قرآن پڑھیئے تاکہ آپ کو قرآن پڑھنے کا شرف حاصل ہو جائے۔

اگر آپ ! صاحب اولاد ہیں۔ تو اپنی اولاد کو دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی بقدر ہمت بقدر ضرورت دلوائیں۔ یہ آپ کے فریضہ میں داخل ہے۔ اگر آپ نے اپنی اولاد کو صرف دنیاوی تعلیم دلوائی اور دینی تعلیم سے محروم رکھا تو آپ نے اپنے فریضہ میں خیانت کی۔

اگر آپ ! طالب علم ہیں تو دنیوی تعلیم کے ساتھ کم از کم بقدرِ ضرورت علم دین حاصل کریں۔ تاکہ آپ کو شریعت کے تقاضوں کے مطابق زندگی گزارنے کا طریقہ آجائے۔

اگر آپ ! خاتون ہیں۔ تو دنیوی تعلیم ہو یا نہ ہو بقدر ہمت علم دین ضرور حاصل کریں۔ آپ کے والدین کے ذمہ یہ آپ کا حق ہے۔ جسے آپ ادب واحترام کے دائرہ میں رہ کر لے سکتی ہے۔ اگر مرد محنت کرکے عالم، حافظ، قاری، محدث، مفسر، قاضی، ولی بن سکتے ہیں تو آپ بھی عالمہ، حافظہ، قاریہ بن سکتی ہیں۔ اور عبادت ریاضت کے ذریعہ سے اللہ کا قرب حاصل کر سکتی ہیں۔

دیکھیئے! حضرت عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہا بڑی مجتہدہ محدثہ

تھیں۔ اور صابرہ شاکرہ خاتون کربلا حضرت زینب مفسرہ قرآن تھیں۔
آپ مستورات کو درس قرآن دیا کرتی تھیں۔

اگر آپ عمر رسیدہ ہیں۔ تو کیا ہے۔ ابھی وقت ہاتھ سے گیا نہیں۔ علم
تو مہد سے لحد تک ہے۔

لہذا علم دین کے لئے تقویٰ و پرہیز گاری کے لیئے رب کریم کے حضور دعا
اور خداوند کریم سے دلِ مرتضےٰ اور سوزِ صدیق مانگیئے۔

الٰہی! تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے دل مرتضےٰ سوزِ صدیق دے
بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے مسلمان نہیں خاک کا ڈھیر ہے

اے مسلمان! قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دھر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے

یارب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

پیر حافظ محمد زمان نقشبندی منگلا ڈیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد۔ چونکہ چالیس احادیث جمع کرنے، حفظ کرنے، شائع کرنے، سنانے، لوگوں تک پہنچانے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اس لئے اکثر محدثین نے جہاں احادیث کے دفتر لکھے وہاں علیحدہ چہل احادیث جسے اربعینیہ کہتے ہیں جمع کیں۔ امام نووی شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اربعینات مشہور رہیں۔

موجودہ دور میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے شفیق مہربان دوست الحافظ محمد زمان نقشبندی کو بھی کتاب (اربعین فی فضائل علمِ دین) لکھنے کا ذوق عطا کیا ہے حافظ صاحب نے اس موضوع (علم دین) کے تمام پہلو احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اجاگر فرما دیئے۔ کہ ہر نوع پر جُدا جُدا فصل قائم کی۔ احادیث شریفہ کو عربی میں نقل فرمایا۔ اور اس کے ترجمہ پر اکتفا نہ کیا۔ بلکہ بحمدِ اللہ حدیث کے ساتھ تعارف راوی اور مُفصّل تشریح کر کے تمام قارئین کے لئے مشعلِ راہ بنا دیا۔ تاکہ عمل کرنے والوں کے لئے چراغ منزل کا کام دے سکے۔ کیونکہ افضل اور مندوب وہ علم ہے۔ کہ علم کے ساتھ عمل بھی کیا جائے۔ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا۔

- جس نے علم حاصل کیا اس کی فضیلت مجھے اس سے بھی زیادہ محبوب ہے جس نے عمل کیا۔
- اور فرمایا۔ تمہارا بہترین دین ورع (پرہیزگاری) ہے۔
- حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ علم سارے کا سارا دنیا ہے۔ اس پر عمل آخرت ہے۔
- حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی۔ اے بیٹا جس طرح پانی

اور مٹی کے بغیر کھیتی درست نہیں ہوتی۔ اسی طرح علم اور عمل کے بغیر ایمان درست نہیں۔ علم با اللہ اور ایمان با اللہ دونوں رفیق ہیں۔ ان دونوں میں افتراق نہیں ہوتا۔ علم با اللہ ہی ایمان کا ترازو ہے۔ اس کے ذریعے کمی بیشی معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے کہ علم ظاہر ایمان ہے اور عمل اسے واضح اور منکشف کر دیتا ہے۔ ایمان، علم کی مدد اور اس کی بصارت ہے۔ اور علم ایمان کی قوت وزبان ہے۔ جس قدر علم میں کمی بیشی ہوگی۔ اسی قدر ایمان میں کمی زیادتی ہوگی۔

• حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔ کہ ایمان برہنہ ہے۔ اس کا لباس تقویٰ ہے۔ اس کی زینت حیاء ہے۔ اس کا پھل علم ہے۔

اور میرے مرشدِ کامل گھمکولی سرکار حضرت زندہ پیر مدظلہ العالی نشانِ حضرت قاسم موہڑوی علیہ الرحمتہ کی مجلسِ ارادت میں علماء فضلاء نے حاضری دی اور نصیحت چاہی تو غوثِ زمان نے ارشاد فرمایا۔ کہ۔ علم نمک جتنا اور عمل آٹے جتنا چاہیئے۔ مزید فرمایا۔ کہ ہم نے جب سے ایک اللہ کا نام یاد کر لیا ہے (دنیا میں) کسی اور کا نام یاد کرنے کی حاجت نہیں۔ فرمایا۔ علم ایک نور ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ کہ ان کی مجلسِ ذکر میں حاضری دینا دس مجالس لہو کا کفارہ بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے اس کتاب سے مسلمانوں کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ طالب دعا۔ المجاہد محمد رفیق نقشبندی

خاکپائے دربار عالیہ نقشبندیہ گھمکول شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلنَّحْوُ فِی الْکَلَامِ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ

مرآتُ العوامل

شرح:۔ شرح مِائۃ عامل

تصنیفِ لطیف

محققِ اہلسنت حضرت مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی قادری

- درسِ نظامی کے نصاب میں شامل کتاب شرح مائتہ عامل عربی بااعراب
- مع ترجمہ تشریح اور اردو میں شاندار ترکیب
- ہر فصل کے آخر میں یا کسی مناسب مقام پر گذشتہ سبق میں سے طلبا کے ذہنی آزمائش اور اجراء کے لئے دس سوالات۔
- درسِ نظامی کے طلباء، طالبات، بی اے کے طلباء، فاضل عربی کے طلباء اور دیگر عربی گرامر سے وابستگی اور دلچسپی رکھنے والے طلباء اور طالبات کے لئے بہت مفید بہت مفید۔
- ہر طالب علم کے لئے قندیل علم، ○ اساتذہ اور علما اور طلبا کی ضرورت۔
- تمام کتاب جامع مسجد محمدیہ نوریہ میں بیٹھ کر لکھی گئی۔
- تمام کتاب باوضو لکھی گئی۔
- باہر سے منگوانے والے حضرات کے لئے ۳۳ فیصد رعائت ڈاک خرچہ ان کے ذمہ
- کتب فروشوں کے لئے ۴۰٪ فیصد رعائت ڈاک خرچ ہمارے ذمہ
- مقامی لوگوں کے لئے بھی ۳۳ فیصد رعائت۔ ۶۰۰ صفحات طباعت کتابت شاندار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور نبی پاکؐ صاحب لولاک فخر موجودات جانِ کائنات روح کائنات آنکھوں کے تارے دلوں کے سہارے اللہ کے پیارے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف کے ہر پہلو پر لکھی گئی شاندار لاجواب کتاب

فضائل میلادِ مُصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء

تصنیفِ لطیف

محقق اہلسنت مولانا پیر حافظ محمد زمان نقشبندی جلالی قادری

- ٥ اس کتاب کے بیس ابواب ہیں۔
- ٥ ۱۸ صفحات مکۃ المکرمہ مسجد حرام میں بیت اللہ شریف کے سامنے بیٹھ کر ۳ نشستوں میں لکھے۔
- ٥ ۴۰ صفحات مدینہ شریف میں مسجد نبوی میں ۴ نشستوں میں لکھے۔
- ٥ موضوع کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ اس سے قبل میلاد شریف کے موضوع پر اس انداز سے کتاب نہیں لکھی گئی۔ اس کا پندرھواں باب بعنوان (حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاریخ کے آئینہ میں) جدید طرز پر لکھا گیا ہے۔ جو کہ بہت ہی اہم ہے۔ سیرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ایک پہلو تاریخ کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے۔ علماؑ طلباؑ وکلا اور تعلیم یافتہ لوگوں کیلئے اور ذہنی آزمائش کیلئے بہت مفید صفحات ۶۰۸ قیمت ۱۰۵ روپے باہر سے منگوانے والوں کیلئے ۳۳ فیصد رعایت کتب فروشوں کو ۴۰
- ٥ تمام کتاب جامع مسجد محمدیہ نوریہ میں باوضو لکھی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قوانین صرف کو سمجھانے والی لاجواب کتاب

قانونچہ جلالیہ

مؤلفہ
مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی خطیب جامع مسجد محمدیہ نوریہ

- اس کے مقدمہ میں تعریفات ہفت اقسام بوضاحت بیان کی گئی ہیں۔
- سہ اقسام مختصر اور جامع انداز میں بیان کی گئی ہیں۔
- صیغہ کی بنا نہایت تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔
- قوانین میں بڑی جامعیت ہے ○ تمام کتاب جامع مسجد محمدیہ نوریہ میں باوضو لکھی گئی ہے۔
- ١٦ قانون نمبروار لکھ کر ان کی بہترین شرح مثالیں دے کر بیان کی گئی ہے۔
- صحیح کا باب ضرب یضرب نقشہ میں لکھ کر صیغہ اس کا ترجمہ اور پھر جو اس میں ضمیر ہے مثلاً بارز یا مستتر وہ بھی لکھ دی ہے۔
- علماء، طلباء، طالبات کے لئے بہت مفید بہت مفید بہت مفید
- صفحات ٢٨٨ قیمت -/٥٠ روپے باہر سے منگوانے والے سب حضرات کے لئے نصف قیمت پر اور ڈاک خرچ ان کے ذمہ۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی الحدیث

۱۲ مسائل

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار الحدیث

۱۲ عقائد

تالیف

پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری

خطیب جامع مسجد غوثیہ 237 البرٹ روڈ آسٹن برمنگھم U-K


مسائل میلاد نور مجسم
باعثِ تخلیقِ کائنات کی دھوم
کعبے کا کعبہ
مع میلاد شریف
قرآن و حدیث کی روشنی میں
خواتین کی محفل میلاد
بچپن مصطفیٰ
مع میلاد مصطفیٰ
میلاد کی بہاریں
مدلل عقیدے
آؤ میلاد منائیں